allurdupdfnovels.blogspot.com

نے اٹھلاتے ہوئے کہا آپ بہت بلند ہیں۔

دری۔یقین کرو.............یہ میرے دل کی بات ہے یہ میرے اندر کی بات ہے کہ تمہارے سامنے اکثر میں اپنے قد کو چھوٹا محسوس کرتا ہوں مجھے کچھ احساس کم مائگی سا ہوتا ہے میں سوچتا ہوں تم وہ ثمر نایاب ہو میرا ذہن جس کی شیرینی کا متحمل نہیں میں نے جذبات انگیز لہجے میں کہا۔

تم بہت دلکش باتیں کرتی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ انسان پر نفس کے مختلف غلبے ہوتے ہیں نفس کی کوئی ایک واضح سمت نہیں ہے مگر دری یہ وقت اس گفتگو کا نہیں تم مجھے کوئی مشورہ دینے کو کہہ رہی تھیں ہاں مجھے تمہارا انداز پسند نہیں آیا تھا تم حکم بھی دیا کرو یقین کرو مجھے وہ تیور دیکھنے کی بڑی شدید خواہش ہے جب تم حکم دے رہی ہو میں نے دری شہوار کا نرم وگداز ہاتھ پکڑ کر کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں تو بھول ہی گئی آپ کو معلوم ہے کہ میں اونکار ناتھ کے سلسلے میں بڑی محتاط رہتی ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے پے در پے شکستوں کے بعد اپنے نامی گرامی پنڈتوں اور پجاریوں سے مشورے لئے ہیں اور بنارس کے ایک پنڈت نے اسے ایک ایسا عمل یاد دلایا ہے جو اونکار ناتھ کے ذہن میں نہیں آ رہا تھا ہر چند کہ وہ خود وید وں اور منتروں کا بڑا عالم اور ماہر ہے چنانچہ اس نے وہ مہلک عمل شروع کر دیا ہے اور وہ ایک ہفتے کے اندر ختم ہو جائے گا در شہوار نے مجھے راز داری سے بتایا۔

اچھا............تو تم اس سے خوفزدہ ہو؟ میں نے پوچھا۔

نہیں......مگر میں احتیاط کا مشورہ دے رہی ہوں در شہوار نے جواب دیا۔

کیا خوب.........کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں رہا؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ ثمینہ اور اکبر کو لے کر کہیں اور منتقل ہو جائیں۔

مگر کیوں دری............ آخر اس میں کیا مصلحت ہے۔؟

یہ جگہ اس اعتبار سے مشکوک ہے کہ اونکارناتھ کے علم میں آچکی ہے حالانکہ میں یہاں دربانی کے فرائض انجام دیتی ہوں جب تک میں یہاں موجود ہوں آپ پر کوئی آنچ نہیں آسکتی لیکن احتیاطاً آپ ہٹ جائیں تو مناسب ہے۔

مجھے درشہوار کی اس ہدایت پر ہنسی آگئی اس کے چہرے پر معصومیت تھی غالباً وہ اونکارناتھ سے کچھ زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی لہٰذا میں نے اسے سمجھاتے ہوئے بڑی لاپروائی سے کہا دری تم اس ضمن میں پریشان نہ ہو اونکارناتھ کے بارے میں تم نے جو اطلاع پہنچائی ہے وہی بہت ہے وہ احمق مجھ سے بار بار الجھ کر اپنے رہے سہے اعتماد کو بھی کھونا چاہتا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے تمہاری اطلاع کے مطابق اس عمل یا جاپ کی معیاد ایک ہفتے میں ختم ہو جائے گی لیکن میں اس سے پہلے کوئی انتظام کر دوں گا۔

آپ میری بات نہیں سمجھ رہے میں آپ کو ان باتوں سے دور رکھنا چاہتی ہوں آپ کو پہاڑی نہیں چھوڑنی چاہیے تھی بادا جان نے جو کہا تھا کہ کاش آپ نے اسے مان لیا ہوتا وہ اوذکارناتھ کو عبرتناک سزا دیتے۔

ابوالحسن میرے محسن ہیں انہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی ہے لیکن اگر وہ آسانی سے ختم ہو گیا تو میرا دل مطمئن نہ ہوگا کیا تم سمجھتی ہو کہ اوذکارناتھ کو ختم نہیں کیا جا سکتا تھا۔

آپ تاویلیں پیش کر رہے ہیں حالانکہ آپ نے ابھی کہا تھا کہ آپ میرے حکم کے خواہاں رہتے ہیں میری اس درخواست کے اور بھی کئی پہلو ہیں آپ نے اس پر غور کیوں نہیں کیا کہ پولیس نے آپ خلاف

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایک باقاعدہ مقدمہ تیار کرلیا ہے وہ جلد اس جگہ پر پہنچ جائیں گے مجھے علم ہے کہ وہ آپ کا بال بیکا نہیں کرسکیں گے لیکن اس کے بعد شر اور فساد کا ایک سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلا جائے اسے آپ میرا حکم سمجھئے۔

خوب میں نے مسکرا کر کہا تو اگر یہ حکم ہے پر دری! پولیس سے ایک آخری معرکہ تو ہونا ہی ہے یہ شعبدی بازی کب تک جاری رہے گی۔ پولیس او نکارنا تھ کو ناکام دیکھ کر خود بخود مایوس ہو جائے گی لیکن اس ایک ہفتے کے اندر اندر وہ کسی وقت بھی ادھر کا رخ کر سکتی ہے۔

مجھے تمہاری زیرکی پر بہت خوشی ہے دری۔ پر ہم جائیں گے کہاں؟

پہاڑی پر چلئے۔

اس کا وقت نہیں آیا۔

آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ان معاملات میں الجھ کر آپ اپنے مقام

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے دور ہوتے جا رہے ہیں آپ کے عقیدت مند بھی کنارہ کش ہوتے جا رہے ہیں باواجان اور ان کے رفقاء اجنہ بھی آپ سے کبیدہ خاطر ہیں آپ نے ایک راشد حسین کے لئے کتنے لوگوں کی دوریاں مول لی ہیں جب آپ پہاڑی پر چلے جائیں گے تو سب باتیں ٹھیک ہو جائیں گی ابھی موقع ہاتھ سے نہیں گیا ہے۔

دری! پہاڑی پر جانے کے لئے اصرار مت کرو، چاہے کہیں اور لے چلو میں سرفراز ہو کر پہاڑی پر واپس جانا چاہتا ہوں میرے رفیق عقیدت مند اور اجنہ کی ناراضگی عارضی ہے میں ان سب کو راضی کر لوں گا کیونکہ میں خیر کی طرف مائل ہوں اور یہ تمام معاملات و واقعات عارضی ہیں میں نے درشہوار کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

درشہوار کی آنکھیں شدت جذبات سے نمناک ہو گئیں میں نے محسوس کیا کہ وہ میری ضد پر تلملا رہی ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اچانک مجھے ایک خیال آیا میں نے کہا۔

دری..........کہیں ایسا تو نہیں کہ تم ابوالحسن سے دور رہ کر پریشان ہو میری طرف سے اجازت ہے تم جا سکتی ہو۔

اس جملے کا اس پر بڑا گہرا اثر ہوا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے روتے ہوئے بولی آپ مجھے نہیں سمجھے۔

مجھ سے اس کی یہ حالت نہ دیکھی گئی میں شرمندہ ہوں دری۔ میں کچھ زیادہ کہہ گیا میں نے خجالت سے کہا تمہاری رفاقت ان دنوں میرے لئے بڑا سہارا ہے مجھے اس سہارے سے محروم نہ کرنا۔

اور پہلی بار ایسا ہوا نہ جانے یہ کیسے ہو گیا میں نے بے اختیار ہو کر اسے سینے سے لگا لیا اس کی دبی دبی سسکیاں اس بات کی غمازی کر رہی تھیں کہ وہ میرے رویئے سے سخت آزردہ ہے اسے سینے سے لگا کر میرے اندر زندگی کا عجیب احساس پیدا ہوا اس کا لمس اس کی وارفتگی مجھے پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

سکون اور اطمینان کے دروازے ایک عرصے بعد وا ہوئے میں ایک لذت سے آشنا ہوا تھا۔ میرا جی چاہا کہ یہ لمحے جاوداں ہو جائیں بس یہی سکون وراحت کی معراج ہے بس یہی گداز ہے جہاں جسم وجاں کی آزمائش کا حل موجود ہے میں نے یہ چند لمحے اس دنیا میں نہیں گزارے لیکن جلد ہی میں نے اسے خود سے علیحدہ کر دیا، اور نہ جانے کیوں میں نے اسے علیحدہ کرنے پر چند آیتیں پڑھیں۔.......

درشہوار کی نظریں جھکی ہوئی تھیں وہ میری اس اچانک کیفیت پر یقیناً حیران ہوئی ہوگی ہم دونوں دیر تک خاموش ادھر ادھر دیکھتے رہے میں نے اس خاموشی کو توڑا۔

تو تم نے کہاں جانے کے بارے میں کیا سوچا ہے؟

میری رائے ہے یہاں سے دو دن کی مسافت کے بعد ایک ویران قلعہ بے جواب کھنڈر کی شکل میں موجود ہے کسی زمانے میں وہاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

آبادی تھی مگر گردش وقت نے اس شہر کی آبادی کو ختم کر دیا اب صرف ایک قلعہ اور اس سے ملحق ٹوٹے پھوٹے مکانات ہیں قلعے کے قریب ایک دریا رواں ہے عرصہ ہوا یہاں خانہ بدوش قبائل آ کر بس جاتے تھے مگر اب پورا علاقہ خالی ہے یہ اس لئے کہ لوگوں میں عجیب قسم کے توہمات مشہور ہیں سنا ہے وہ روحوں کا مسکن ہے درشہوار نے کہا۔ یہ جگہ تو خاصی دلچسپ ہو گی بہتر ہے وہیں چلا جائے۔

کچھ دیر بعد میں اکبر اور ثمینہ کو لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا اکبر نے اس تبدیلی کے متعلق جاننا چاہا تو میں نے اسے یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ اب یہ جگہ محفوظ نہیں رہی ہم چلتے رہے چلتے رہے رات ہوئی تو ہم نے کچھ دیر آرام کیا ثمینہ کو حیرت تھی کہ کھانا اچانک کیسے فراہم ہو جاتا ہے میں چلتے چلتے کس سے باتیں کرتا ہوں وہ خوف اور حیرت کے ساتھ اس مختصر قافلے کے ساتھ چل رہی تھی اس کی چال میں ایک

allurdupdfnovels.blogspot.com

عزم تھا اکبر اس کی خبر گیری کرتا رہتا تھا راستے میں ثمینہ سے میری کوئی خاص بات نہیں ہوئی اس نے کئی بار مجھ سے گفتگو کرنا چاہی دوسرے دن بھی ہم اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے اکبر کی داڑھی بڑھ گئی تین آدمیوں کا یہ شکستہ قافلہ جس کے ساتھ کوئی سامان نہیں تھا ویران گزر گاہوں کو عبور کرتا رہا ہم نے درمیان کی آبادیوں کے بجائے ویرانوں سے گزرنا پسند کیا راستے میں ثمینہ کی وجہ سے خاصی دقت پیش آئی اس کے پیر میں چھالے پڑ گئے مگر وہ چلتی رہی دو شبوار کی فراہم کی ہوئی اعلیٰ قسم کی غذا مشروبات اور پھل اسے سنبھالے ہوئے تھے ثمینہ ناز و نعم میں پروان چڑھی تھی اسے کیا معلوم تھا کہ کبھی اتنا طویل سفر پیدل بھی کرنا پڑے گا۔

ہم دو دن اور دو راتیں سفر کرکے اپنی منزل پر پہنچ گئے سامنے ایک دریا رواں تھا چھوٹی موٹی پہاڑیاں تھیں گھنا سبزہ تھا آبادی یہاں سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

زیادہ دور نہیں تھی سامنے وہ رفیع الشان کھنڈر تھے کسی زمانے میں

یہاں بڑی رونق ہوگی اب وہاں ہو کا عالم طاری تھا قلعے کے شکستہ

درو دیوار اپنی عظمت و شوکت کی المناک داستانیں دہرا رہے تھے

مختلف قسم کے پرندوں کا وہاں راج تھا قلعے میں داخل ہونے میں ہم

نے کچھ دیر نہیں لگائی ثمینہ نے سب سے پہلے میرے لئے ایک جگہ کو

اپنے دوپٹے سے صاف کیا اکبر دریا کے کنارے چلا گیا جہاں اس

نے غسل کیا تھوڑی دیر میں درشہوار نے ضروریات کی چیزیں مہیا کر

دیں ایک گھڑا تین چار لوٹے مٹی کے برتن چٹائیاں اور چادریں گرمی

کا موسم تھا ایسی خاص گرمی بھی نہیں اکبر کے آجانے کے بعد میں نے

بھی دریا کے کنارے غسل کیا اور قلعے میں نماز پڑھی اکبر میرے ساتھ

جماعت میں شریک تھا غالباً بہت عرصے کے بعد اس قلعے میں انسانی

آوازیں گونجی تھیں میری تلاوت سے قلعے کے بام و در گونج اٹھے ثمینہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

پر وجد کی کیفیت طاری تھی پھر ورشہوار کھانا لے آئی ثمینہ نے ایک خانہ دار عورت کی طرح کھانے کو سلیقے سے رکھا پلیٹیں دھوئیں اور نماز پڑھی دریا کے کنارے رات گئے میں اکبر ثمینہ اور ورشہوار کے ساتھ گھومتا رہا یہ جگہ بڑی پر فضا تھی درشہوار اکبر اور ثمینہ سے روپوش ہی رہی رات گزر گئی تو ہم اپنے ٹھکانے پر آ گئے اکبر مجھ سے کچھ دور اور ثمینہ خاصی دور سو گئے جب وہ دونوں سو گئے تو میں نے آنے والے حالات کے بارے میں سوچنا شروع کیا اچانک میرے ذہن میں ایک وظیفہ آیا میں نے اٹھ کر وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ کر وہ وظیفہ شروع کر دیا میرے اس وظیفے سے چند موکل حاضر ہوئے میں نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایس پی ماتھر کے گھر جا کر اونکار ناتھ کو گھیر لیں اور میرے دوسرے حکم کا انتظار کریں اس عمل سے فارغ ہو کر میں نے آنکھیں بند کر لیں کچھ دیر بعد میری بصارت نے میلوں کا سفر طے کر لیا درمیانی رکاوٹیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

دور ہوتی چلی گئیں میں قلعے میں بیٹھا ایس پی ماتھر کے مکان کے اس حصے کو بخوبی دیکھ رہا تھا جہاں اونکار ناتھ اپنے کسی بھگوان کی مورتی کے سامنے ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے بیٹھا مالا جاپ رہا تھا اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اسی کمرے کے ایک کونے میں مجھے بیرسٹر راشد حسین نظر آیا اس کی آنکھوں سے وحشت اور بے بسی جھلک رہی تھی بھگوان کی مورتی کے سر پر جلتے ہوئے دیئے کی روشنی میں کمرے کا ماحول بڑا پراسرار نظر آ رہا تھا میرے موکل اونکار ناتھ کے سر پر سوار تھے مگر راشد حسین کی نظریں انہیں نہیں دیکھ سکتی تھیں میں کچھ دیر تک اونکار ناتھ کی محویت کو غور سے دیکھتا رہا جب اس کی محویت ختم نہیں ہوئی تو میں نے اپنے موکلوں کو حکم دیا۔

وہ جو کونے میں دبکا بیٹھا ہے اس کی سمت جاؤ۔

میرے موکل تیزی سے پلٹے اور راشد حسین کو پکڑ کر اسے زدوکوب کرنا

allurdupdfnovels.blogspot.com

شروع کر دیا راشد حسین جو موکلوں کو دیکھ نہیں سکتا تھا اس اچانک افتاد پر بوکھلا گیا اور ہذیانی انداز میں چیخنے چلانے لگا اس کی خوفزدہ آنکھیں چاروں طرف دیکھ رہی تھیں لیکن میرے موکل برابر اسے تنگ کرنے میں مصروف تھے راشد حسین کی چیخ و پکار بڑھتی جا رہی تھی وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر مدد مدد چلا رہا تھا دوسری طرف اونکار ناتھ کے عمل میں خلل پڑا تو اس کے چہرے پر ناخوشگوار تاثرات ابھر آئے ایک دو بار اس نے ہاتھ کے اشارے اور ہوں، ہوں کر کے راشد حسین کو شوروغل بند کرنے کو کہا لیکن راشد حسین کو بھلا اتنا ہوش کہاں تھا جو وہ اس کی ہدایت پر عمل کر سکتا وہ اس انداز میں اچھل کود رہا تھا جیسے اس کے جسم پر شہد کی مکھیوں نے یلغار کر دی ہو۔

اونکار ناتھ کے چہرے پر غصے تشویش اور کرب کے تاثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے اسے اپنے ورد میں دشواری پیش آ رہی تھی اور یہی

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں چاہتا تھا اکثر وظائف اور جاپ میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ عامل کامل سکون سے رہے کوئی مداخلت نہ ہواسے درمیان میں گفتگو نہ کرنا پڑے اگر درمیان میں کوئی مداخلت ہو جاتی ہے تو ساری محنت پہ پانی پھر جاتا ہے یہ عمل لوٹ بھی سکتا ہے اور پھر اسے نئے سرے سے شروع کرنے کے لئے فضا ہموار کرنا پڑتی ہے اونکار ناتھ کے لئے جب شور وغل نا قابل برداشت ہو گیا تو وہ آنکھیں کھول کر دھاڑا۔

پاپی.............بند کر اپنی یہ بکواس۔!

لیکن راشد حسین برابر چیختے جا رہا تھا اونکار ناتھ کو میں نے بڑے جھلائے ہوئے انداز میں مرگ چھالا سے اٹھ کر راشد حسین کی طرف بڑھتے دیکھا ٹھیک اسی وقت ایس پی ماتھر شب خوابی کے لباس میں ملبوس بوکھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا اس نے پہلے سہمی ہوئی نگاہوں سے راشد حسین کو دیکھا پھر اونکار ناتھ سے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مہاراج............یہ اسے کیا ہو رہا ہے کیا آپ نے اسے کوئی کشٹ دیا ہے؟

اس کی چیخ و پکار نے میرا سارا کھیل بگاڑ دیا ہے ماتھر جی۔

اونکار ناتھ نے بدستور راشد حسین پر نظر جمائے ہوئے ماتھر کو جواب دیا میں بھی یہی وچار کر رہا ہوں کہ اسے بیٹھے بٹھائے اچانک کیا ہو گیا ہے۔

کک..........کہیں یہ اسی میاں جی کی شرارت تو نہیں مہاراج۔

ایس پی ماتھر جو ایک بار پہلے بھی میری طاقت کا حیرت انگیز کرشمہ اپنی زبان بندی کی صورت میں دیکھ چکا تھا لکنت سے بولا اس کے چہرے پر اچانک زردی پھیلنے لگی۔

ہو سکتا ہے سب کچھ ممکن ہے میں ابھی اپنے بیروں سے پتا کرتا ہوں۔

اونکار ناتھ نے ایس پی کی بات سن کر چونکتے ہوئے کہا پھر اس کے

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہونٹ دوبارہ متحرک ہو گئے غالباً وہ کسی منتر کا جاپ شروع کر چکا تھا لیکن قبل اس کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا میں نے اپنے موکلوں کو دوسرا حکم دیا۔

اس مردود پنڈت کو اس وقت تک تنگ کرتے رہو جب تک یہ بے ہوش نہ ہو جائے۔

میرے حکم کی دیر تھی کہ میرے موکل راشد حسین کو چھوڑ کر پنڈت اونکار ناتھ سے لپٹ گئے اور اس کے بے داغ سر پر انھوں نے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے اونکار ناتھ بوکھلا کر بھاگا لیکن موکلوں نے اسے جکڑ لیا اور اپنا عمل اور تیز کر دیا پنڈت اونکار ناتھ کی چیخ و پکار سے کمرہ گونجنا شروع ہوا تو ماتھر گھبرا کر کمرے سے باہر نکل گیا راشد حسین اب پھٹی پھٹی نظروں سے اونکار ناتھ کو فضا میں تلملا کر ہاتھ پاؤں مارتے دیکھ رہا تھا۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

مم..........مم......مہاراج راشد حسین نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا یہ تمہیں کیا ہو رہا ہے۔

یہ..........یہ سب تیرے کارن ہوا ہے......اپرادھی اونکار ناتھ نے چلاتے ہوئے جواب دیا تو نے میری پتیا برباد کر دی۔

اونکار ناتھ کی حالت ہر لحظہ ابتر ہوتی جا رہی تھی جب تک اس لحیم شحیم پنڈت کا بس چلا وہ سر پر پڑنے والی ضربات کو برداشت کرتا رہا پھر نڈھال ہو کر فرش پر گر پڑا اور کراہتا ہوا بے ہوش ہو گیا راشد حسین کی حالت دگرگوں تھی اس کی نظروں میں سارے جہاں کا خوف سمایا ہوا تھا وہ بار بار آوازیں دے رہا تھا لیکن اس کے قریب جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا میرے لئے اب اس کھیل میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہ گئی تھی اس لئے میں نے اپنے موکلوں کو رخصت کیا اور آنکھیں کھول کر جائے نماز سے اٹھ کر اپنے بستر پر آ گیا اس رات مجھے بڑی پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

سکون نیند آئی۔

دوسرے روز ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔

حسب معمول میں نے اٹھ کر فجر کی نماز ادا کی پھر ٹہلنے کے لئے باہر چلا گیا جب میں واپس ایا تو اکبر میرا انتظار کر رہا تھا وہ پریشانی میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا میں نے اسے بے تابی اور بے قراری کے عالم میں دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے اکبر خیریت تو ہے۔

شاہد میاں۔ثمینہ ہذیان بک رہی ہے اس کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے پھر کوئی چکر چل گیا ہے یہ ہم لوگوں کی مصیبتیں کب ختم ہوں گی اکبر نے بے چینی سے کہا۔

کدھر ہے ثمینہ..........تم حوصلہ کرو میں یہاں موجود ہوں گھبراتے کیوں ہو میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اکبر مجھے ثمینہ کے پاس لے گیا جو ایک ٹوٹی ہوئی چھت کے نیچے ایک

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

چنائی پر اول فول بک رہی تھی اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے

میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو میرے منہ سے بے ساختہ ایک قہقہہ

نکل گیا قلعے کے در و بام اس قہقہے کی بازگشت سے گونج اٹھے۔

خوب.......میں نے اس شکستہ عمارت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

یہاں بہت اچھے دن گزریں گے اے اجنبی میرے دوستوں! کیا

تمہیں نہیں معلوم یہاں کون ٹھہرا ہوا ہے۔

اکبر نے میری طرف حیرانی سے دیکھا کہ میں کس سے مخاطب ہوں

اکبر یہاں ہم اکیلے نہیں ہیں ایک پورا قبیلہ یہاں موجود ہے اب

خوب گزرے گی تم دیکھ رہے ہو............مگر تم نہیں دیکھ سکتے انہیں

نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا غلطی کی ہے میں نے اکبر سے پر اعتماد

کے لہجے میں کہا اس موقعے کی ایک آیت پڑھنے کے بعد میرے

سامنے اجنبی موجود تھے ان کے چہروں پر ہم لوگوں کے لئے کوئی ہمدردی

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں تھی میں نے انہیں سلام کیا۔

وعلیکم السلام! ان سب نے بیک وقت جواب دیا۔

میں پوچھتا ہوں اس لڑکی نے تمہارا کیا بگاڑا تھا میں نے گرجدار آواز میں کہا۔

اس نے ہمارے مرشد کی جائے استراحت پر قبضہ کیا ایک جن نے آگے بڑھ کر جواب دیا.........

کیا اسے یہ بات معلوم تھی؟ ظاہر ہے اسے نہیں معلوم تھی میں نے کہا۔

مگر اسے یہ بات معلوم ہونا چاہیے تھی تم لوگ کون ہو اور یہاں کیوں ٹھہرے ہوئے ہو اس جن نے نخوت سے پوچھا۔

میں کون ہوں؟ میں تمہیں بتاتا ہوں میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر مجھے درشہوار نظر نہیں آئی غالباً وہ ناشتے کی فراہمی میں کہیں لگی ہوئی تھی میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے اسے آواز دی ورشہوار تم فوراً آجاؤ۔

اور چند لمحے گزرے کہ ورشہوار حاضر ہو گئی اجنہ نے اسے دیکھا تو

حیران رہ گئے میں نے اسی جن سے پوچھا تم نے اسے دیکھا نہیں تھا۔

نہیں ہم نے اسے پہلی بار دیکھا ہے ہم لوگ علی الصبح اجمیر سے حضرت

خواجہ کی زیارت کر کے یہاں آئے ہیں یہاں انسانوں میں کوئی نہیں

ٹھہرتا عرصے سے ہم لوگ یہاں مقیم ہیں مگر آپ کون ہیں؟ اس بار

اس نے قدرے نرمی سے پوچھا۔

دری بولنے کے لئے مضطرب نظر آرہی تھی میں نے اس سے کہا دری

انہیں بتاؤ کہ ہم کون ہیں۔؟

ورشہوار نے اپنی شیریں آواز میں کہا اے رفیقو! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم

لوگ یہاں مقیم ہو نہیں تو میں اپنے بزرگ میاں شاہد کو ضرور بتا دیتی

اور ثمینہ کو بھی مطلع کر دیتی میں تم سے معذرت خواہ ہوں تم ایک جلیل

allurdupdfnovels.blogspot.com

القدر بزرگ چھوٹے میاں صاحب سے ہمکلامی کی سعادت حاصل کر رہے ہو اجن جن کے خدمت گزار اور روحیں جن کی اطاعت گزار ہیں تم نے یہاں سے شمال میں چار دن کی مسافت پر واضح ایک پہاڑ کے بڑے میاں صاحب کا نام سنا ہو گا یہ اسی آستانہ فیض کے سلسلے کے دوسرے بزرگ ہیں۔

ان میں سے ایک بوڑھا جن آگے بڑھا، جوان کا مرشد تھا اس کے انداز میں ایک جلال تھا اس نے کہا۔

مگر ہم یہ کس طرح یقین کر لیں کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو درست ہے .... صرف ایک بات درست ہے کہ تم ہم میں سے ایک ہو۔

اے مرشد! آپ کی بصیرت کہاں گئی کیا اللہ والوں کو پہچاننے کے لئے کسی شناخت کی ضرورت پڑتی ہے مجھے حیرت ہے کہ آپ تلخی کیوں پیدا کر رہے ہیں درشہوار نے خفگی سے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں ورری..........میں انہیں مطمئن کئے دیتا ہوں..........یہ جو ثمینہ پر ایک مسخرا قابض ہے میرا خیال ہے کہ اسے سزا ضرور ملنی چاہیے میں نے ترشی سے کہا اور قبل اس کے ورشہوار مجھے کوئی جواب دیتی میرے ایک اشارے پر ثمینہ نے جھرجھری لی اس پر قابض ایک نوجوان جو شکل وصورت سے عاشق مزاج معلوم ہوتا تھا اور بہت وجیہہ تھا ثمینہ کے جسم سے نکل کر زمین پر لوٹنے لگا اور اس نے بے تحاشا چیخنا شروع کر دیا۔

اسے معاف کر دیجئے۔ بوڑھے جن نے کچھ توقف کے بعد کہا یہ بہت ہے اور ہم سب معذرت خواہ ہیں یہ کرامت کوئی صاحب علم وفضل ہی کر سکتا ہے آپ ہمارے مہمان ہیں۔

آپ کا شکریہ..........مگر کیا یہ مناسب ہوگا کہ جب تک ہم لوگ یہاں موجود ہیں یہ مختصر سی جگہ ہمارے لئے وقف کر دی جائے میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے کہا۔

کیوں نہیں اے نیک بزرگ..........میں ہدایت کئے دیتا ہوں آپ اطمینان سے یہاں قیام فرمائیں میری ایک گزارش ہے کہ آپ ہمارے مہمان ہیں قیام وطعام کا بندوبست ہماری طرف سے ہوگا بوڑھے جن نے التجا آمیز انداز میں نے کہا۔

میں نے ورشہوار کی طرف دیکھا اس نے آنکھوں کے اشارے سے اپنی منظوری کے لئے کہا اور میں نے اقرار میں سر ہلا دیا میں نے بوڑھے جن سے کہا کہ وہ اس طرف جنوں کے غول کو آنے سے منع کر دیں اور ہمارے کسی معاملے میں کوئی دلچسپی نہ لیں۔

بوڑھے جن نے ہماری خاطر ومدارت میں کوئی کمی نہ کی اس نے کئی بار شاندار ضیافتیں کیں جنوں کا یہ قبیلہ پہاڑی والے قبیلے کی طرح زیادہ پڑھا لکھا اور مہذب نہ تھا وہ عام جن تھے ان میں ابوالحسن جیسا کوئی

allurdupdfnovels.blogspot.com

عالم موجود نہیں تھا بوڑھے جن نے اس قلعے کے متعلق مجھے کئی دلچسپ داستانیں سنائیں اس نے بتایا کہ قلعے کے مکینوں کی روحیں اب بھی اس قلعے میں گھومتی رہتی ہیں قلعے کے سب سے شاندار وسیع ہال میں کوئی جن جانے کی جرات نہیں کرسکتا وہاں عجیب وغریب آوازیں سنائی دیتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی دربار منعقد ہو رہا ہو میں نے اس بوڑھے کو نہیں بتایا کہ روحوں کو طلب کرنے میں مجھے کتنا ملکہ ہے میں عموماً خاموش ہی رہا کرتا تھا۔

ہم لوگوں کو یہاں قیام کیے پندرہ دن سے زائد ہو گئے صبح ہوتی تو دستر خوان ہمارے سامنے سج جاتے دوپہر کو انواع واقسام کے کھانے موجود ہوتے شام کو مختلف اقسام کے ذائقے ہمارے منتظر رہتے اس عرصے میں درشہوار کو مجھ سے رغبت دوچند ہوگئی ہم رات گئے دریا کے کنارے سیر کرتے رہتے بہت دنوں کے بعد میں نے اس طرح کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دن گزارے تھے اس طرح فراغت کے دن اونکار ناتھ کا کوئی پتا نہ تھا
راشد حسین اور اونکار ناتھ دونوں شہر سے کہیں جا چکے تھے شہر میں بہت
اضطراب تھا میری گمشدگی کے عجیب معانی لئے جا رہے تھے بستی کے
مسلمان اس بات پر سخت برافروختہ تھے کہ پولیس نے چھوٹے میاں
صاحب کے ساتھ کوئی ناروا سلوک کیا ہے انہیں یا تو نظر بند کر دیا گیا
ہے یا وہ کہیں روپوش ہو گئے ہیں جتنے منہ اتنی باتیں مجھے یہ خبریں
درشہوار سے ملتی رہتی تھیں درشہوار کو یقین تھا کہ اونکار ناتھ دوبارہ ضرور
کوئی وار کرے گا خود مجھے بھی شبہ تھا اور اس لئے میں نے اپنے گرد
حصار قائم کر رکھا تھا اس قلعے کے نگہبان اجنبی تھے اس لئے بظاہر کوئی
خطرہ نظر نہیں آتا تھا اونکار ناتھ کہاں چلا گیا تھا یہ بات ہر چند کے
تشویش کی تھی لیکن میں ان پندرہ دنوں میں ان مسائل سے کم اور
درشہوار سے قریب زیادہ رہا یوں کہا جائے کہ یہ پندرہ دن میں نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنی مشاغل سے بے نیاز ہو کر گزار رہے تھے میں نے باقاعدہ نماز ادا کی تھی لیکن عبادت و ریاضت کا وہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکا تھا جو برسوں سے میرے معمول میں تھا میں کچھ تھک گیا تھا۔

ایک رات میں اپنی سوچوں میں گم تھا کہ مجھے قلعے کے اس گوشے کا خیال آیا جس کے بارے میں بوڑھے جن نے بتایا تھا کہ وہاں روحوں کا قیام ہے میں نے خود پر دم کیا اور اس ویران گوشے کی طرف روانہ ہو گیا رات کچھ ایسی زیادہ روشن نہ تھی چاروں طرف خاموشی تھی مگر جیسے ہی میں نے بڑے ہال کی ٹوٹی پھوٹی سیڑھیوں پر قدم رکھا تو کئی چمگادڑیں اڑ کر گہری خاموشی کو توڑتی ہوئی گزری عام آدمی کا گزر یہاں ناممکن تھا عام آدمی یہاں سے گزرتا تو خوف سے اس کا دم نکل جاتا سارا منظر بہت وحشت ناک تھا مگر میں پورے سکون کے ساتھ چمگادڑوں کے شور و غل سے بے پرواہ ہو کر آگے بڑھ رہا تھا راستہ میرا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جانا پہچانا نہ تھا اس لئے میں بڑی احتیاط سے قدم اٹھا رہا تھا سیڑھیاں
جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں سیڑھیوں کے بعد ایک طویل راہداری تھی
جس سے گزر کر چھوٹے موٹے کمرے اور ان سے ملحق وسیع ہال تھا
جب میں نے سیڑھیوں کو عبور کر لیا تو ایک دربان مجھے پرانے وضع قطع
کے لباس میں ملبوس نظر آیا اس نے آگے بڑھ کر میرا راستہ روک لیا
اس کے ہاتھ میں ایک بڑا نیزہ تھا اپنے راستے میں اسے آتا دیکھ کر
میں نے کسی قسم کا تاثر قبول نہیں کیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ بناتا ہوا
وہاں سے گزر گیا وہ ایک دربان کی روح تھی جو میری جسارت پہ
غائب ہو گئی تھی اس دربان کی موجودگی سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس
گوشے کے متعلق جو باتیں منسوب ہیں وہ بالکل صحیح ہیں میرا اشتیاق
بڑھ گیا اور میں نے اپنی رفتار تیز کر دی راہداری میں مجھے روحوں کا
ایک عظیم اجتماع نظر آیا وہاں ہلچل سی مچی ہوئی تھی دو تین کنیزیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

راہداری میں مجھے آتا دیکھ کر دوڑنے لگی تھیں وہاں مجھے کئی سپاہی بھی نظر آئے جنہوں نے میری جانب بھالے تان رکھے تھے لیکن میں بے خوف وخطر آگے بڑھتا گیا راستہ مجھے صاف ملا جب میں بڑے کمرے کے قریب پہنچا تو خوبصورت عورتوں نے جو کنیزیں اور باندیاں نظر آ رہی تھیں میرا راستہ روک لیا وہ تعداد میں کئی تھیں انہوں نے میرے قریب آ کر کہا۔

آگے مت جاؤ۔

میں نے ایک لمحے کو توقف کیا اور پھر قدم آگے بڑھانے لگا مگر وہ میرے قدموں میں گر گئیں اور التجا آمیز انداز میں کہا آگے مت جاؤ۔

میں نے برہمی سے کہا کیوں؟ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔

نہیں نہیں وہ ایک ساتھ مترنم آوازوں میں بولیں وہاں وہ ہیں۔

وہ کون؟ میں نے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

راج کماری...........وہاں راج کماری ہیں انہوں نے پھر ایک ساتھ کہا ان کے لہجے دردناک تھے وہ سب معصوم اور حسین تھیں۔

راج کماری سے کہو کہ کوئی ان سے ملنا چاہتا ہے میں نے بھاری بھرکم لہجے میں کہا۔

انہوں نے ہر ایک سے ہی ملنا بند کر دیا ہے اب وہ کسی سے نہیں ملتیں۔

وہ کسی سے کیوں نہیں ملتیں۔؟

جب تک راج کمار نہیں آ جاتے انہوں نے باہر نکلنا بند کر دیا ہے۔

مجھے یہ باتیں بہت دلچسپ معلوم ہوئیں اس لئے میں نے پوچھا وہ کب سے منتظر ہیں؟

وہ ایک زمانے سے راج کمار کا انتظار کر رہی ہیں اپنی پہلی زندگی سے دوسری زندگی تک وہ وہیں ہیں انہوں نے جواب دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اور تم لوگ کون ہو۔؟

ہم ان کی باندیاں ہیں جب مہاراج کمار آ جائیں گے تو ہم سب سے پہلے انہیں مطلع کریں گے۔

اور راج کمار کہاں گئے ہیں۔

وہ راستے میں کہیں گم ہو گئے تھے اب تک نہیں آئے۔

راستے میں، میں نے حیرت سے پوچھا۔

کون سے راستے میں مجھے بتاؤ انہیں کیا ہو گیا۔

جب دیونگر سے ان کی بارات آ رہی تھی اس وقت سراؤں نے ان پر حملہ کر دیا سب لوگ مارے گئے اور مہاراج ہیں غائب ہو گئے اس وقت سے اب تک ان کا کوئی پتا نہیں اس وقت راج کماری دلہن بنی ان کا انتظار کر رہی تھیں وہ انتظار کرتی رہیں کرتی رہیں۔ جب راج کمار نہیں آئے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ بھی اور لوگوں کے ساتھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

مارے گئے تو انہوں نے دوسری دنیا میں ان سے ملنے کے لئے اپنی پہلی زندگی کو ختم کر دیا مگر دوسری زندگی میں بھی مہاراج کمار نہیں ملے وہ اس وقت سے ان کا انتظار کر رہی ہیں اور اسی کمرے میں بند ہیں۔
میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں میں نے اشتیاق سے کہا۔
نہیں............تم انہیں نہیں دیکھ سکتے انہیں مت چھیڑو وہ بہت دکھی ہیں لڑکیوں نے میری منتیں شروع کر دیں۔
میں عجیب کشمکش میں مبتلا تھا اس دلچسپ اور افسوسناک داستان کو سننے کے بعد راج کماری کو دیکھنے کی شدید خواہش میرے اندر پیدا ہو چکی تھی مگران باندیوں کی موجودگی میں یہ خواہش پوری ہوتی ممکن نظر نہیں آ رہی تھی میں نے آگے جانا چاہا مگر وہ میرے پیروں سے لپٹ گئیں انہوں نے کچھ اس طرح مجھے آگے جانے سے منع کر دیا جیسے میرے اس اقدام سے ان پر کوئی عذاب نازل ہو جائے گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں یہ سوچ کر واپس ہو گیا کہ الماس کے ذریعے راج کماری کے بارے میں معلومات کروں گا واپسی میں سارے راستے راج کماری کے بارے میں سوچتا رہا جو شدت سے اپنے محبوب کا انتظار کر رہی ہے جسے صدیاں بیت گئی یہ دنیا کتنی عجیب تھی .... میرے ذہن نے راجکماری کی شکلیں بنانا شروع کر دیں وہ کیسی ہو گی؟ رات بھر میں اسی واقعے کے متعلق سوچتا رہا رات کے آخری پہر کہیں نیند آئی۔

صبح میں نے اس گوشے کی طرف دیکھا تو وہاں ویرانی چھائی ہوئی تھی اس واقعے کے بارے میں میں نے درشہوار سے کوئی تذکرہ نہیں کیا اس صبح میں الجھا الجھا رہا جب طبیعت بہت گھبرائی میں دریا کے کنارے چہل قدمی کے لئے چلا گیا صبح کا منظر بڑا دل آویز تھا جب میں واپس آیا تو اکبر میرے پاس آیا اور دبی زبان میں کہنے لگا شاہد میاں میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

یقیناً پہاڑی پر واپس جانے کے لئے کہو گے میں نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔

نہیں کچھ اور بات ہے۔؟

کیا بات ہے اس بار میں نے توجہ سے اس کی طرف دیکھا۔

میں آج ثمینہ کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

ثمینہ کا نام سن کر میری پیشانی شکن آلود ہو گئی کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔

کل میں نے ثمینہ سے تفصیلی بات کی تھی جو کچھ اس کے بہن اور باپ نے تمہارے ساتھ کیا ہے اسے اس پر بے حد افسوس اور شرمندگی ہے میں خاموش رہا تو اکبر نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

ثمینہ کو اپنے باپ سے شدید نفرت ہے اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے باپ کی صورت کبھی نہ دیکھے گی۔

اکبر میں نے سپاٹ آواز میں جواب دیا تم یہ کیوں بھول رہے ہو کہ وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

راشد حسین جیسی کمینہ خصلت شخص کی بیٹی ہے۔

مجھے معلوم ہے مگر یہ ضروری تو نہیں کہ اس کے باپ کے جراثیم اسے ورثے میں ملے ہوں اکبر نے جذباتی لہجے میں کہا جو راشد حسین اور رشیدہ نے کیا ہے اس کی سزا ثمینہ کو دینا سراسر ناانصافی ہے شاہد میاں! وہ بڑے مظلوم اور لاچار ہے۔

رشیدہ!............ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے رشیدہ کا نام لے کر مجھے یاد دلایا میں تو بھول ہی گیا تھا میں نے اکبر سے قدرے ناراضگی سے کہا۔

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ثمینہ کو آزاد کر دوں تا کہ اس نابکار پنڈت کو اپنی برتری جتانے کا ایک اور موقع مل جائے۔

تم اگر اسے آزاد کر دو گے تب بھی وہ راشد حسین کے پاس نہیں جائے گی اس نے خدا کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھائی ہے مجھے اس کی باتوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

پر پورا اعتماد ہے اکبر نے اکتا کر کہا۔

آخر تم ثمینہ کے سلسلے میں کیا کہنا چاہتے ہو میں نے جھلا کر دریافت کیا۔

میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم میری خاطر ایک بار ثمینہ سے بات کر کے دیکھو مجھے یقین ہے تمہارا دل اس مظلوم کی طرف سے صاف ہو جائے گا۔

میں نے اکبر کی بات کا جواب دینے کے بجائے اسے شکایت بھری نظروں سے دیکھا تو اکبر نے بڑی صاف گوئی سے کہا۔

شاہد میاں..........میں ثمینہ کے بارے میں سنجیدہ ہوں ان دنوں میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا ہے وہ بہت اچھی لڑکی ہے میرا جی چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔

تمہیں بہت ہمدردی ہو گئی ہے ثمینہ سے کیا تم بھول گئے ہو کہ راشد

allurdupdfnovels.blogspot.com

حسین نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے میں نے تلخی سے کہا۔

شاہد میاں............خداوند کریم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مظلوموں کی مدد سے گریز کرتا ہے اس پر رحمتوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جس نے درگزر کیا اس نے رب کو خوش کیا جس نے زخم بھرے اس نے خدا کے دل میں گھر کیا ثمینہ حالات کے ستم کا شکار ہے اس کی کوئی خطا نہیں میں سوچتا ہوں اگر میں ایک بے سہارا لڑکی کا سہارا بن جاؤں تو کیا تمہیں اس پر کوئی اعتراض ہو گا۔؟

اف فوہ! تو بات یہ ہے پندرہ بیس دنوں کی رفاقت رنگ لائی تم نے دوسرے انداز سے سوچنا شروع کر دیا میں نے طنزیہ کہا۔

شاہد تمہارے اندر تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں تم بدگمان ہونے لگے ہو میں جو کچھ کر رہا ہوں اس میں کوئی اور جذبہ نہیں، اکبر نے ناراضگی سے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر کا جملہ سن کر میرے اندر آگ سی لگ گئی مجھے توقع نہیں تھی کہ میرا عزیز دوست اس قسم کی باتیں کرنے لگ جائے گا اور وہ راشد حسین جیسے شخص کی لڑکی سے شادی کرنے کا تصور بھی ذہن میں لائے گا میں نے اکبر کو ناگواری سے دیکھا اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اس کے دلی جذبات کی ترجمانی کر رہی تھی جو کچھ اس نے کہا تھا اسے کر گزرنے کی ہمت بھی اس کے اندر تھی میرا دل چاہا کہ اکبر سے کہوں وہ اسی وقت اٹھے اور ہمیشہ کے لئے میری نظروں سے دور ہو جائے لیکن میں ایسا نہ کر سکا اکبر میرے جواب کا منتظر تھا میں اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ درشہوار میرے سامنے آگئی غالباً اس نے میرے اور اکبر کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی تھی وہ میرے قریب آ کر بولی

....

آخر اس میں حرج بھی کیا ہے؟ اکبر نے ثمینہ کے بارے میں جو کچھ کہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے وہ حرف بحرف درست ہے اس کا دل اپنے باپ کی طرف سے
مکدر ہو چکا ہے اسے آپ سے ہمدردی ہے جب اکبر نے اسے یہ
سب کچھ بتایا تو وہ اپنے باپ کے ظلم و ستم پر آنسو بہانے لگی یوں بھی
اگر وہ اکبر سے وابستہ ہو جائے تو راشد حسین کے لئے یہ خبر کسی تازیا
نے سے کم نہ ہو گی اس کے عواقب پر آپ نے غور کیوں نہیں کیا راشد
حسین عمر بھر اس نقصان پر تلملاتا رہے گا یہ ایک نیکی کا کام بھی تو ہے
آپ اجازت دے دیں میں ثمینہ کو دلہن بناؤں گی یہاں کے تمام
میزبان اجنہ اس تقریب میں شریک ہوں گے......

درشہوار مجھے بڑی دیر تک سمجھاتی رہی اور میں نے اس کے اصرار پر
اکبر کو اجازت دے دی اس دن ہی اس تقریب کا اہتمام ہو گیا
درشہوار کو پہلی بار اکبر اور ثمینہ کے سامنے آنا پڑا اسے دیکھ کر وہ دونوں
حیرت زدہ رہ گئے اتنی حسین دوشیزہ انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ثمینہ تو اسے دیدے پھاڑ کر دیکھ رہی تھی تو وہ آپ تھیں اس نے بے اختیار کہا جو ہمارے ساتھ سفر کر رہی تھیں جو ہمارے لئے لذیذ ترین غذائیں فراہم کرتی تھیں اف۔! یہ کیسی دلچسپ اور حیرت انگیز حقیقت ہے آپ تو الف لیلہ کی کوئی شہزادی معلوم ہوتی ہیں اب آپ ہم سے دور نہ رہیے گا ثمینہ بہت جلد در شہوار سے گھل مل گئی۔

در شہوار نے اسے دلہن بنایا ایسی دلہن جو چاند ستاروں کو شرمائے وہ دن اس ہنگامے میں گزر گیا بوڑھے جن نے شاندار ضیافت کی قلعے کا ایک کونا ثمینہ اور اکبر کے حجلہ عروسی کے لئے محفوظ کر دیا گیا اس دن تمام اجنہ اکبر اور ثمینہ کے سامنے آ گئے میں نے نکاح پڑھایا اور تقریب دل پذیر شام کو کہیں ختم ہوئی اکبر کے چہرے پر عرصے کے بعد میں نے مسکراہٹ دیکھی شام کو وہ دونوں میرے پاس آئے ثمینہ نے جن الفاظ میں اپنے جذبات کی ترجمانی کی اس سے میرا دل صاف ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

گیا۔

میں نے اسے دعائیں دے کر رخصت کیا عشاء کے بعد مجھ پر شدید اداسی کا غلبہ ہوا آج رات میں راج کماری کے ایوان میں جانے کے لئے صبح سے سوچ رہا تھا مگر ثمینہ نے جن لفظوں میں مجھے اپنی بہن کی یاد دلائی تھی اس سے میری طبیعت اور پریشان ہو گئی تھی ابھی کچھ نہیں ہوا میرا پہاڑی سے آنے کا مقصد ادھورا ہی ہے میں کہاں جا رہا ہوں ثمینہ رشیدہ کی بہن تھی میں نے ثمینہ کو معاف کر دیا.......... مگر رشیدہ.......... بہت رات گزر گئی اور میں اسی طرح سوچتا رہا پھر میں نے بیٹھے بیٹھے ایک وظیفہ پڑھا در میانی رکاوٹیں دور ہو گئیں میری آنکھیں ایس پی ماتھر کے گھر میں تھیں مجھے اونکار ناتھ وہاں نظر نہیں آیا میں نے مندروں اور محلوں کا جائزہ لیا پھر میری آنکھوں نے ہزاروں میل کی مسافت طے کی میں نے دیکھا کہ اونکار ناتھ ایک پلنگ پر بے

allurdupdfnovels.blogspot.com

سدھ پڑا ہے اور راشد حسین اس کے قریب ہی اسے تشویش کی نظروں سے دیکھ رہا ہے اونکار ناتھ کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے یک گونہ مسرت ہوئی لیکن ابھی میں مقام کا تعین اور اس منظر سے پوری طرح لطف اندوز نہ ہو پایا تھا کہ میری نظروں کے سامنے دھندی چھانے لگی میں نے جھلا کر اس دھند کو دور کرنے کی سعی کی لیکن دھند ہر لحظہ بڑھتی جا رہی تھی یہاں تک میں کچھ بھی نہ دیکھ سکتا تھا مجھے حیرت تھی کہ ایسا کیوں ہوا میں نے تلملا کر آنکھیں کھول دیں ٹھیک اسی وقت اکبر کے گوشہ عروس سے خوفزدہ انداز میں چیخنے چلانے کی آوازیں ابھرنی شروع ہو گئیں یوں لگ رہا تھا جیسے اسے کوئی ذبح کر رہا ہو میں جلد سے اٹھا اور لپکتا ہوا اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اکبر فرش پر ہاتھ پاؤں سمیٹے پڑا سسکیاں لے رہا ہے ثمینہ اس کے پاس بیٹھی سہمے ہوئے لہجے میں اسے بار بار آواز دے رہی ہے غالباً اکبر کسی ڈراونے

allurdupdfnovels.blogspot.com

خواب کے نتیجے میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا مجھے دیکھ کر ثمینہ اٹھ کھڑی ہوئی اور پریشان لہجے میں بولی۔

خدا کے لئے کچھ کیجئے نہ جانے انہیں کیا ہو گیا ہے۔؟

میں نے ثمینہ کی بات کا جواب دینے کے بجائے اکبر کو شانے سے پکڑ کر آواز دی تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا چند ثانیئے تک یوں آنکھیں پھاڑے حیرت سے مجھے دیکھا جیسے اسے اپنی قوت بینائی پر شبہ ہو رہا ہو پھر یک لخت اٹھا اور بڑے بے ساختگی سے مجھ سے لپٹ کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

شاہد.............شاہد............خدا کا شکر ہے کہ تم صحیح سلامت ہو۔

میرا خیال ہے کہ تم نے کوئی بہت ڈراؤنا خواب دیکھا ہے درود شریف پڑھو خوف و ہراس اور گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔

اکبر نے بلند آواز میں دو چار بار درود شریف پڑھا پھر کہا خدا کرے جو

allurdupdfnovels.blogspot.com

کچھ میں نے دیکھا ہے وہ خواب ہی ہو۔ اکبر کا جواب سن کر میرا جذبہ تجسس بڑھا یقیناً اس نے خواب میں جو کچھ دیکھا تھا وہ میرے ہی بارے میں تھا جس انداز میں وہ مجھ سے بغل گیر ہوا تھا اس سے بھی یہی ظاہر ہوا تھا کہ وہ مجھے زندہ سلامت دیکھ کر خوش ہوا ہے میں نے ثمینہ کی موجودگی میں اس سے کچھ دریافت کرنا مناسب نہ سمجھا اور اسے اپنے ساتھ دوسری جانب لے آیا بعد میں جب میں نے خواب کی بابت دریافت کی تو اکبر بولا۔

شاہد.........میں نے دیکھا کہ میں اور تم ایک لق و دق ویران اور سنسان صحرا میں بھٹکتے پھر رہے ہیں کہ اچانک طوفانی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں گرد و غبار میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا میں نے تمہیں آوازیں دینی شروع کیں لیکن تم نے کوئی جواب نہیں دیا کچھ دیر بعد جب طوفان کا زور تھما اور میں نے تمہیں دیکھنا چاہا تو تم

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہیں نظر نہ آئے میں ادھر اُدھر دوڑنے بھاگنے لگا اور چلا چلا کر تمہیں
پکارتا رہا میری آواز صدا بہ صحرا ہو رہی تھی کہ اچانک میں نے تمہیں پا
لیا لیکن اس حالت میں کہ دہشت سے چیخ اٹھا میں نے دیکھا کہ تم
ایک ریت کے تودے پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑے ہو اور
آسمان پر گدھ منڈلا رہے ہیں اور ایک انتہائی بوڑھا اور خونی شکل کا
گدھ تمہارے قریب بیٹھا اپنی ناپاک چونچ سے تمہارے جسم کا
گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا ہے میں اس منظر کو دیکھ کر چیخنے لگا گدھ کی
صورت اتنی ڈراؤنی اور ہیبت ناک تھی کہ مجھے اس کے قریب جانے
کی ہمت نہ ہوئی ابھی میں چیخ رہا تھا کہ میں نے میاں صاحب کو دیکھا
جو اچانک کہیں سے نمودار ہوئے میاں صاحب کو دیکھ کر میری
ڈھارس ہوئی لیکن جانتے ہو پھر میں نے کیا دیکھا میاں صاحب کچھ
دیر تک خاموش کھڑے رہے پھر ان کے چہرے پر جالالی کیفیتیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

نمودار ہوئیں میرا خیال تھا کہ وہ تمہیں اس مصیبت سے نجات دلائیں گے لیکن میاں صاحب نے ایسا کرنے کے بجائے اپنا روئے مبارک دوسری طرف کرلیا اور کچھ دور آگے جا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہوائیں اور تیز ہو گئیں میں نے میاں صاحب کو آواز دی مگر طوفان میں میری آواز دب کر رہ گئی پھر میں نے ایک سائے کو گرد وغبار میں تمہاری طرف آتے دیکھا میں نے اسے پہچان نہ سکا میں نے اسے قریب آتا دیکھ کر چیخنا چلانا شروع کردیا پھر غالبا تم نے میرا شانہ پکڑ کر مجھے بیدار کردیا تھا۔

اکبر نے اپنا خواب بیان کرنے کے بعد ٹھنڈی سانس لی اور پھر کہا۔

شاہد............کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے۔

جو کچھ تم نے دیکھا اور محسوس کیا ہے وہ محض تمہاری پریشان خیالی کا سبب ہے جاؤ جا کر آرام کرو ثمینہ تمہاری راہ تک رہی ہوگی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر کو میں نے مطمئن کر کے ثمینہ کے پاس بھیج دیا لیکن میں خود کو مطمئن نہ کر سکا اکبر کا خواب میرے ذہن کو پریشان کر رہا تھا میں اس خواب کی تعبیر کے لئے بے چین تھا خوابوں کی تعبیر کے معاملے میں میری معلومات کچھ زیادہ نہ تھیں میں نے اس میدان میں کبھی کوئی دلچسپی نہیں لی تھی لیکن اس کے باوجود اکبر کا خواب ایسا نہیں تھا جسے آسانی سے نظر انداز کر دیا جاتا خاص طور پر اکبر کا یہ بیان کہ اس نے میاں صاحب کو موجود پایا اور وہ جلالی کیفیت میں منہ پھیر کر چلے گئے تو کیا میاں صاحب مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں اور وہ گدھ کون تھا جو میرے جسم پر چمٹا ہوا تھا خواب میں علامتیں ہوتی ہیں اور یہ کیسی علامت تھی۔؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ گدھ اونکار ناتھ ہو۔

اونکار ناتھ کا نام میرے ذہن میں ابھرا تو بہت سے اندیشے جاگزیں ہو گئے بہت سے وسوسوں سے دل بھر گیا میں نے اپنا محاسبہ کیا اونکار

allurdupdfnovels.blogspot.com

ناتھ بڑے میاں صاحب کی پہاڑی کی عظمت وحرمت پر داغ لگانے
میں کامیاب ہو جائے گا نہیں اونکار ناتھ سے یہ کس طرح ممکن ہے مگر
اونکار ناتھ نے اب تک جو حرکتیں کی ہیں وہ اس کے اعتماد کا ثبوت
ہیں یہ اعتماد یقیناً کسی سبب سے ہو گا کیا میں نے اونکار ناتھ کے
بارے میں جو رائے قائم کی تھی وہ غلط تھی میاں صاحب کی بے چینی
اور ناراضگی کا سبب کیا ہے کوئی جواب میرے پاس نہیں تھا میں اپنے
ہی پیدا کردہ انتشار کی زد میں تھا میں یہ بھی بھول گیا تھا کہ کچھ دیر پیشتر
میرے ساتھ کیا ہو چکا تھا میں نے اس دھند کو کوئی اہمیت دینی
مناسب نہیں سمجھا جس نے درمیان میں ہو کر میرے اور اونکار ناتھ
کے درمیان پردہ کر دیا تھا کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی جب کچھ سمجھ
میں نہ آیا تو میں نے جائے نماز پر الماس کی طلبی کا وظیفہ شروع کر دیا۔
الماس لمحوں میں حاضر ہو گئی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

الماس.........میں نے جذباتی انداز میں اسے مخاطب کیا میں اونکار ناتھ کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں وہ اب کس حال میں ہے الماس نے حسب معمول چاروں طرف نظر دوڑائی پھر ایک سمت کچھ دیر دیکھنے کے بعد بولی۔

محترم بزرگ! اونکار ناتھ کے ساتھ آپ کے موکلوں نے جو برتاؤ کیا تھا وہ اس کے زیر اثر ابھی تک بے ہوش ہے وہ کاشی میں اپنے گرو کے پاس ہے جو اسے ایس پی ماتھر کے ہاں سے لے گیا تھا راشد حسین بھی اس کے ساتھ ہے۔

اسے ہوش کب آئے گا۔؟ میں نے دوسرا سوال کیا وہ کل صبح تک ٹھیک ہو جائے گا کاشی کے بہت سے پنڈت اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں الماس نے ادب سے جواب دیا۔

الماس.............تمہیں علم ہے کہ میں نے ثمینہ کو معاف کر دیا ہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیکن رشیدہ کو نہیں میں نے تم سے کہا تھا کہ رشیدہ کو یہاں واپس بلایا جائے تم نے وعدہ بھی کیا تھا کہ اس کام کے لئے وقت درکار ہے۔

میں تسلیم کرتی ہوں محترم بزرگ رشیدہ کا شوہر ایک حادثے میں مر چکا ہے وہ اپنے دو بچوں کے ساتھ کل شام تک آ جائے گی اپنے شوہر کی موت کی وجہ سے اسے آنے میں دیر ہو گئی الماس نے مختصر جواب دیا۔

رشیدہ............ آ رہی ہے میں نے مٹھیاں بھینچ کر کہا وہ نابکار وہ فاحشہ عورت............ اب آ رہی ہے مجھے اسے سخت اذیت دینی ہے الماس............ میں رشیدہ کو معاف نہیں کروں گا۔

الماس نے میرے غصے کو دیکھ کر جھرجھری لی پھر دبی زبان میں بولی۔

میں مشورہ دینے کے لئے نہیں حکم دینے کے لئے ہوں لیکن رشیدہ اپنے شوہر کے غم میں نڈھال یہاں آ رہی ہو گی شوہر کا غم ہی اس کے لئے کافی ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں الماس............نہیں بخدا یہ غم اس غم سے زیادہ نہیں جو میں نے برداشت کیے ہیں تم دیکھو گی کہ میں اس کو کیسی ہولناک سزا دیتا ہوں ....میں اس کے بچوں میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا میں اسے کربناک حالات سے دوچار کروں گا۔

غصے کی شدت سے میں سر تا پا لرز رہا تھا الماس نظریں جھکائے میرے سامنے کھڑی تھی۔

الماس اب بہت ہو چکا وقت بہت گزر چکا ہے یہ کھیل اب ختم ہو جانا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ رشیدہ اپنے باپ کے پاس پہنچنے سے پہلے ایک اور حادثے کا شکار ہو وہ اپنے بچوں کا غم بھی دیکھے اسے پتا چلنا چاہیے کہ خونی رشتوں کا غم کیسا ہوتا ہے میں اس فاحشہ کو تڑپتا اور بلکتا دیکھنا چاہتا ہوں اسے ایسی اذیتوں سے دوچار کروں کہ اس کی مثال روئے زمین پر نہ مل سکے سمجھیں میں کیا کہہ رہا ہوں میں نے شدید

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشتعال کے عالم میں کہا۔

الماس میری باتیں سن کر کانپنے لگی خوف اس کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا وہ بید مجنوں کی طرح لرز رہی تھی میرا حکم سن کر اسے سکتہ سا ہو گیا اسے اس حالت میں دیکھ کر میرے اشتعال میں اور شدت پیدا ہو گئی میں نے گرجتے ہوئے کہا تم نے سنا۔ میں کیا کہہ رہا ہوں میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔

اے نیک بزرگ............... آپ کا ہر حکم میرے لئے سعادت کا باعث ہے لیکن یہ احکام میرے بس کے نہیں میں اس گناہ پر خود کو تیار نہیں کر سکتی اے عالی مرتبت بزرگ میری درخواست ہے کہ......

الماس میں الماس کا جواب سن کر حلق کے بل چلایا تم جانتی ہو کہ ایک بار تم انکار کر کے تم کیسی اذیت سے دوچار ہو چکی ہو یہ میرا حکم ہے میں جو کچھ کہتا ہوں اس کے کچھ معنی ہوتے ہیں مجھے مشورہ مت دو میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

حکم کی تعمیل کرو۔

میں۔میں آپ سے رحم کی درخواست کرتی ہوں۔

میں نے اپنا جملہ مکمل کر کے ایک وظیفے کا ورد شروع کیا لیکن ٹھیک اسی وقت الماس میری نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گئی الماس کی اس حرکت پر میرا غصہ اور بھڑک اٹھا میں نے اسے طلب کرنے کا عمل دوبارہ شروع کیا لیکن وہ حاضر نہ ہوئی میں نے تیسری بار عمل کیا لیکن مجھے ایک بار پھر مایوسی کا شکار ہونا پڑا ناکامی نے میری جھنجھلاہٹ دو چند کر دی میں شدید غیظ و غضب کی کیفیت میں اٹھ کھڑا ہوا میرے اوسان بحال نہیں تھے میں کسی زخمی شیر کی طرح دریا کے کنارے ٹہلتا رہا مجھے حیرت تھی کہ میرا عمل تین بار خالی کیوں گیا۔

پھر معا میرے ذہن میں اکبر کا خواب ابھر آیا میں نے سوچا کیا اس خواب کی علامتوں میں واقعی کوئی حقیقت موجود ہے میاں صاحب

allurdupdfnovels.blogspot.com

طوفان گدھ میں............... کیا کوئی طوفان آنے والا ہے۔؟

دریا کے کنارے مجھے پہلی بار سردی محسوس ہوئی میرے قدم بوجھل ہو گئے.........اور میرا ذہن پریشان خیالات کی آماجگاہ بن گیا میں نے قلعے کی طرف دیکھا وہاں تاریکی چھائی ہوئی تھی ہر سمت تاریکی تھی مجھے اس اندھیرے سے وحشت ہونے لگی۔

ان الجھنوں میں مجھے پتا ہی نہ چلا کہ میں کتنی دور نکل آیا ہوں اکبر کا خواب الماس کا نہ آنا وہ اشارہ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میاں صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں دریا کے کنارے میں دیر تک ٹہلتا رہا پھر اچانک پلٹ کر قلعے کی طرف قدم اٹھانے لگا اسی وقت مجھے بڑی شدت سے تنہائی محسوس ہو رہی تھی میرے ذہن میں ان پریشان خیالات سے چھٹکارے کے لئے درشہوار ہی ابھری۔

درشہوار۔ میرے محسن ابوالحسن جن کی نوجوان بیٹی جو اپنے شفیق باپ کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

چھوڑ کر میرے پاس چلی آئی تھی وہ سرتاپا حسن و جمال کا شاہکار تھی وہ نہ ہوتی تو حالات نہ جانے کیا رخ اختیار کر لیتے وہ میرا سہارا تھی وہ میری لاٹھی تھی میں نے اس وقت اپنے دل میں اس کے لئے بے پناہ محبت محسوس کی۔

قلعے میں پہنچ کر میں نے درشہوار کو تلاش کیا مگر وہ یہاں موجود نہ تھی چنانچہ میں اپنے بستر پر دراز ہو کر درشہوار کا انتظار کرنے لگا عموماً وہ کچھ دیر کے لئے چلی جاتی تھی اکبر اور ثمینہ دوسرے حصے میں تھے میرا دل چاہا کہ ایک بار پھر روح الماس کو طلب کرنے کا عمل شروع کروں میں اس خیال سے اٹھا اور دوبارہ جائے نماز پر بیٹھ کر وہی عمل پڑھنے لگا لیکن چوتھی بار بھی مجھے مایوسی ہوئی جب کوئی صورت نہ بنی تو میں نے خود کو بہلانے کی خاطر اٹھ کر ٹہلنے لگا ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں لاتعداد وسوسے پیدا ہو رہے تھے نہ جانے کیا ہونے والا تھا؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایسی مایوسی مجھے پہلے تو کبھی نہ ہوئی تھی۔

میں اپنے خیال میں محو تھا کہ قدموں کی آہٹ سن کر میرا شیرازہ خیال منتشر ہو گیا میں نے گھوم کر دیکھا اکبر میری طرف آ رہا تھا میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی میں اکبر کو اپنی پریشانیوں میں شریک نہیں کرنا چاہتا تھا اس غریب نے میری خاطر پہلے ہی بہت دکھ جھیلے تھے اکبر میرے قریب آ کر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا پھر بولا۔

شاہد میاں میں اس وقت تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں بشرطیکہ تمہیں ناگوار نہ ہو۔

کہو اکبر۔ یہ کیسی اجنبیت کی باتیں کر رہے ہو مجھے تمہاری کسی بات سے تکلیف بھی ہو سکتی ہے۔؟

بات دراصل یہ ہے شاہد علی کہ میں اور ثمینہ اس وقت مستقبل کے بارے میں سوچ رہے تھے اکبر نے مدھم لہجے میں کہا ہم کب تک اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

طرح زندگی گزارتے رہیں گے ہمیں شہر جا کر دوسرے لوگوں کی طرح گھر بنانا چاہیے لیکن ثمینہ اس بات پر رضامند نہیں ہو رہی ہے۔

اکبر نے کہا تم نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس سے وہ بہت متاثر ہے وہ چاہتی ہے کہ ہمیشہ تمہاری خدمت کرتی رہے ایک بہن کی طرح تمہاری بہن کی طرح۔

ثمینہ کی فکر نہ کرو میرے دوست میں اسے سمجھا دوں گا میں نے اداسی سے کہا۔

ہر چند کہ اکبر اور ثمینہ کو جدا کرنے کو میرا جی نہ چاہتا تھا لیکن میں اکبر کی خوشیوں کی راہ میں حائل بھی نہیں ہونا چاہتا تھا میری دلی آرزو بھی یہی تھی کہ اکبر اور ثمینہ اپنا گھر بنائیں خوش و خرم رہیں اس لئے جانے پر اصرار نہ کرے ثمینہ تھوڑی دیر تک تو اس بات پر بضد رہی کہ میں بھی اس کے ہمراہ چلوں لیکن جب میں نے اسے حالات کی اونچ نیچ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سمجھائی تو وہ خاموش ہو گئی۔

دوسرے دن اکبر ثمینہ کو لے کر رخصت ہو گیا میں نے قلعے میں مقیم اجنہ کو ہدایت کی کہ وہ اکبر کو کسی محفوظ شہر تک پہنچا دیں اکبر اور ثمینہ کے جانے کے بعد میری طبیعت اداس ہو گئی قلعے کی ویرانی مجھے کاٹنے کو دوڑ رہی تھی گزشتہ رات میرے ساتھ جو کچھ ہوا تھا اس کی ہر ہر بات دوبارہ مجھے بے چین کر رہی تھی سارا دن میں نے بے چینی کی حالت میں گزارا رات آئی تو میں نے ایک بار پھر روح الماس کو طلب کرنے کا عمل پڑھا مگر پھر مایوسی ہوئی ان پے درپے ناکامیوں نے مجھے نڈھال کر دیا ادھر ورشہوار کی غیر موجودگی بھی بے حد شاق گزر رہی تھی مجھے اس سے بہت ساری باتیں معلوم کرنی تھیں رشیدہ کے بارے مجھے بھی دریافت کرنا تھا الماس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آج پہنچنے والی ہے میں چاہتا تھا کہ رشیدہ اپنے باپ تک پہنچنے سے پہلے ایک اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

حادثے سے دوچار ہو جتنے دن گزر رہے تھے راشد حسین اور رشیدہ سے میری نفرت اور شدید ہوتی جا رہی تھی میرا سینہ جل رہا تھا میں رشیدہ کو کسی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہ تھا میں اسے اذیت ناک حالات اور حادثات سے دوچار کر کے اپنی بہن کی روح کو سکون پہنچانے کا خواہش مند تھا معاً مجھے خیال ہوا کہ کیوں نہ میں موکل کو بلانے کا عمل پڑھوں اور موکلوں کے ذریعے رشیدہ کی سرکوبی کراؤں لیکن نہ جانے کیوں میں نے اس عمل سے گریز کیا میں خائف تھا کہ کہیں اس عمل میں بھی مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے درشہوار سے مشورہ کرنے سے پہلے کوئی عمل مناسب نہیں معلوم ہوتا تھا اگر مجھے علم ہوتا کہ درشہوار کی واپسی میں اتنی دیر لگے گی تو میں ثمینہ اور اکبر کو ایک دن کے لئے اور روک لیتا قلعے کے اجنہ بھی اکبر کو پہنچانے کے لئے اس کے ساتھ گئے تھے سارا قلعہ ویران تھا وہاں صرف میں تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نصف رات تک میں انہی کیفیتوں سے دو چار رہا پھر جب ذہن معطل ہونے لگا اور پلکیں نیند کی وجہ سے بوجھل ہونے لگیں تو میں اپنے بستر پر لیٹ گیا جلد ہی میری آنکھ لگ گئی اور اس وقت میں ہڑبڑا کر اٹھا جب میں نے ایک آہٹ محسوس کی میں نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ میرے قریب ایک عورت کھڑی ہے میں اندھیرے کی وجہ سے یہی سمجھا کہ وہ ورشہوار ہے لیکن جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک اجنبی عورت ہے ابھی میں اسے شناخت ہی کر رہا تھا کہ وہ کون ہے اور اتنی رات گئے اس ویرانے میں کیسے آ گئی ہے عورت جو قدیم ہندو لباس میں تھی اس نے بڑی عقیدت سے ہاتھ جوڑ کر مجھے پر نام کیا پھر بڑی مترنم آواز میں مجھ سے بولی۔

چلئے سرکار۔ وہ آپ کو بلاتی ہیں یہ باندی اسی لئے آئی ہے۔

مگر تم کون ہو۔ اور مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہو؟ میں نے تعجب سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پوچھا۔

سرکار عورت ہاتھ جوڑ کر بولی میں انہی باندیوں میں سے ایک ہوں جنہوں نے کل رات آپ کو راج کماری تک جانے سے روکا تھا ہمیں اس وقت آپ کے بارے میں معلوم نہ تھا کہ آپ کون ہیں ہم نے آپ کو نہیں پہچانا تھا میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتی ہوں سرکار۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں عورت کا جواب سن کر سمجھ گیا کہ وہ مجھے اسی راج کماری کے پاس لے جانے کی متمنی ہے جس کو دیکھنے کی تمنا کئی بار میرے دل نے کی تھی میرا اشتیاق بڑھنے لگا میں باندی کا پیغام پا کر اپنی پریشانیوں کو یکسر فراموش کر بیٹھا مجھے یہ سن کر بھی تعجب ہوا کہ راج کماری کو میرا مرتبہ معلوم ہو چکا ہے باندی نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ اب اسے میرے بارے میں معلوم ہو چکا ہے وہ مجھے پہچان گئی ہے میں نے یونہی اسے کریدنے کی غرض سے قدرے سنجیدگی سے جواب دیا۔

میں تم سے ناراض نہیں لیکن تمہاری راجکماری کا بلاوہ مجھے منظور نہیں کل انہوں نے مجھے واپس کیوں کرا دیا تھا۔

مجھ پر رحم کیجئے سرکار باندی آبدیدہ ہو کر بولی اگر آپ نے میرے ساتھ جانے سے انکار کیا اور میں مایوس ہو کر راج کماری کے پاس گئی تو وہ ہم سب باندیوں اور کنیزوں پر برہم ہوں گی وہ بہت اداس ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

گی انہیں آپ کے آنے کی اطلاع آپ کے جانے کے بعد ہوئی تھی لیکن تمہاری راج کماری کو کیا معلوم کہ میں کون ہوں میں نے باندی کی پریشانی سے محظوظ ہوتے ہوئے بدستور سنجیدگی سے کہا۔

یہاں شناسا بدیوں "صدیوں" سے کوئی نہیں آتا آپ ہی آئے تھے اور ہم نے آپ کا حلیہ راج کماری کو بتایا تھا تب ہی سے وہ آپ سے ملنے کی آرزومند ہیں اور انہوں نے مجھے بلانے کے لئے بھیجا ہے۔

یہ عجیب دلچسپ بات تھی یہ تو کوئی الف لیلیٰ داستان معلوم ہوتی تھی میرا اشتیاق روحوں کے اسرار جاننے اور راج کماری کو دیکھنے کے لئے بڑھ رہا تھا چنانچہ میں باندی کے ہمراہ ہو لیا آج میں نے نہ تو اپنے اوپر حصار کیا نہ ہی رفع شر کا وظیفہ کیا جب میں اس گوشے کی طرف گیا تو مجھے سخت حیرت ہوئی پہلے جہاں ویرانی اور اداسی تھی آج وہاں ہر سمت خوشیاں نظر آرہی تھیں ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں طے کرتا ہوا آگے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بڑھا تو وہاں کا سماں دیکھ کر دنگ رہ گیا راہداری میں آج بھی دربان سپاہی باندیاں اور کنیزیوں کا اجتماع تھا لیکن آج نہ تو مجھے دیکھ کر ان کے چہروں پر ناگواری کے اثرات ابھرے نہ وہ سراسیمگی کی کیفیتوں سے دوچار ہوئیں اس کے برعکس وہ باوقار اجتماع مجھے دیکھ کر بڑے ادب سے راہداری میں دو رویہ کھڑا نظر آیا ایک طرف مرد تھے اور دوسری طرف کنیزیں اور باندیاں ان کے چہروں پر بے پناہ خوشیاں رقص کر رہی تھیں ان کی نگاہوں میں میرے لئے عقیدت تھی انہوں نے اپنے ہاتھوں میں پھولوں کے تھال اٹھا رکھے تھے جب میں ان کے درمیان سے گزرا تو دونوں طرف سے میرے اوپر پھولوں کی بارش شروع ہوگئی مجھے یہ سب عجیب سا لگ رہا تھا راج کماری کا کمرہ میرے سامنے تھا میں تجسس و فخر اور تمکنت سے آگے قدم بڑھتا رہا جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو ایک حسین کنیز نے آگے بڑھ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھولوں کا مہکتا ہوا ہار میرے گلے میں ڈالا اور مسکراتے ہوئے ادب سے بولی۔

اندر وہی ہیں سرکار، وہ صدیوں سے آپ کی راہ تک رہی ہیں۔

قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا وہ مسکراتی ہوئی پیچھے کی سمت بھاگی میں نے پلٹ کر دیکھا تو راہداری سنسان پڑی تھی غالباً وہاں ان کی موجودگی اب ضروری نہ تھی میں نے گھوم کر دروازے کو آہستہ سے اندر کی جانب دھکیلا اور اندر قدم رکھا ہی تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں غلطی سے کسی کے حجلۂ عروسی میں چلا گیا ہوں پورا کمرہ سجا ہوا تھا سامنے مسہری پر کوئی عورت عروسی میں گھونگھٹ نکالے سمٹی سمٹائی دلہن بنی تھی پورا ماحول بھینی بھینی مست کر دینے والی خوشبوؤں سے معطر ہو رہا تھا مجھے یہ سب کچھ خواب کی باتیں لگ رہی تھیں۔

چند لمحے میں دروازے کے قریب کھڑا پھولوں کی سیج پر بیٹھی سرخ

allurdupdfnovels.blogspot.com

گھڑی کو دیکھتا رہا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا مسہری کے قریب جا کر رک گیا میں اپنے دل کی کیفیت بیان کرنے پر قادر نہیں وہ عجیب کیف آگیں احساس تھا وہ ایک طلسم تھا مگر بہت خوبصورت سرخ لباس میں سمٹی ہوئی دلہن میری قریب جاتے ہی کچھ اور سمٹ گئی اسکا یہ انداز مجھے بہت دلکش لگا اس کے لباس سے پھوٹتی ہوئی تیز خوشبو میرے دل و دماغ پر نشہ طاری کر رہی تھی اب میں اس کا چہرہ دیکھنے کے لئے مضطرب تھا میں نے کچھ توقف کے بعد اسے آہستہ سے مخاطب کیا۔

میں آگیا ہوں راج کماری۔ تم نے مجھے بلایا تھا۔

جواب میں راج کماری کا سر اور جھک گیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا میں ہمت کر کے آگے بڑھا اور راج کماری کے سامنے مسہری پر آہستہ سے بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

راج کماری میں آ گیا ہوں میں یہاں موجود ہوں تمہارے سامنے۔
اس بار بھی راج کماری نے کوئی جواب نہیں دیا اس کے جواب نہ
دینے پر مجھے حیرت ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر اس کا گھونگھٹ الٹ دیا
راج کماری کے حسن جہاں سوز کو دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں میں
نے دنیا میں لاکھوں حسین چہرے دیکھے تھے لیکن جو حسن اور معصومیت
راج کماری کے چہرے پر دیکھی اسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں
اس کی مانگ میں بھری ہوئی افشاں اور چہرے پر پسینے کے جھلملاتے
ہوئے قطروں نے مجھے گنگ سا کر دیا میں دیر تک اس کے چہرے کو
دیکھتا رہا اور قادر مطلق کی صناعی کی داد دیتا رہا وہ کوئی معمولی چہرہ نہیں
تھا ایسا چہرہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا وہ تو کوئی حور تھی میں اس کے
بے مثال حسن میں کھو کر رہ گیا میں بھول گیا کہ میں کون ہوں مجھے بس
یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے راج کماری میری دلہن ہے ماحول نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے دل و دماغ پر جادو کر دیا تھا میں نے ہاتھ بڑھا کر راج کماری کی ٹھوڑی پکڑی اور اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

آنکھیں کھولو جب تم نے خود مجھے بلایا ہے تو پھر شرم کیوں رہی ہو۔؟

راج کماری نے گھنیری پلکوں میں ارتعاش پیدا کیا وہ چھوئی موئی کی طرح اپنے وجود میں سمٹ جانے کی کوشش کر رہی تھی میرا اصرار شدید ہوا تو اس نے آنکھیں وا کر دیں میرے خدا! وہ کس قدر حسین اور نشیلی آنکھیں تھیں مجھے کچھ دیکھنے میں ان آنکھوں کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا نہ جانے کتنے حسین لمحات خاموشی سے گزر گئے میں مبہوت سا راج کماری کو تکتا رہا جیسے مجھ پر سکتہ ہو گیا تھا پھر جب راج کماری کی مترنم آواز میرے کانوں سے ٹکرائی تو اس طلسم رنگین کا سحر ٹوٹا۔

یوں حیرت سے کیا دیکھ رہے ہو۔

قدرت کی صناعی پر محو حیرت ہوں میں نے دبی آواز میں جواب دیا۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

یہ تم کہہ رہے ہو تم؟ راج کماری کے لہجے میں شدید حیرت تھی وہ مجھے سوالیہ نگاہوں سے یوں گھور رہی تھی جیسے اسے میری جواب سے دکھ پہنچا ہو میں اس کی حیرت کا سبب نہ جان سکا پہلو بدل کر بولا۔

راج کماری کیا میری بات سے تمہیں کوئی صدمہ پہنچا ہے۔

تم ہتم کتنے بدل گئے ہو راج کماری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اس کی آواز میں بڑا درد تھا وہ سوگوار لہجے میں بولی۔

میں تو آج تک وہی ہوں صدیاں بیت گئیں دنیا بدل گئی لیکن میں وہی ہوں مگر تم راج کماری کی گھنیری پلکوں پر آنسو کے قطرے ابھرے تو میں تڑپ اٹھا بے اختیار اس کے حنائی ہاتھوں کو عالم وارفتگی میں تھام کر میں نے کہا۔

تمہیں مجھ سے شکایت ہے راج کماری آخر میرے کس اقدام نے تمہارے دل کو دکھ پہنچایا ہے مجھے بتاؤ کہ میں کیسے بدل گیا ہوں میں تو

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہی ہوں جو تھا اور جو ہوں۔

تم سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہے ہو۔

راج کماری ایک سرد آہ بھر کر بولی بھگوان کی شاید یہی مرضی تھی منش کا کیا دوش۔

راج کماری اپنے ماضی میں تھی ماضی جو بچھڑ گیا تھا جو بچھڑ جاتا ہے اس کا اشارہ کس طرف تھا؟ یہ باتیں میری سمجھ سے بالاتر تھیں البتہ میں اتنا ضرور سمجھ چکا تھا کہ راج کماری کسی غلط فہمی کا شکار ہو رہی ہے بہر اس موقع پر مجھے راج کماری کی دل شکنی منظور نہ تھی اس کے سوگوار چہرے نے مجھے مضطرب کر دیا تھا میں نے ان لمحوں کو طول دینے کے لئے کہا۔

میں راج کماری کیا تم مجھے پہلے سے جانتی ہو؟

جواب میں راج کماری نے مجھے غمناک نظروں سے دیکھا اس کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے تھے کچھ دیر تک وہ کسی مجسمے کی طرح خاموش اداس نظروں سے دیکھتی رہی پھر یک لخت جیسے اس پر دیوانگی کا دورہ پڑ گیا ہو وہ بے اختیار ہو کر مجھ سے لپٹ گئی اور رندھی ہوئی آواز میں بڑے کرب سے بولی۔

پردیپ کیا تم بھول گئے کیا تم اپنی داسی کو بالکل ہی بھول گئے کیا تم کو اپنی شیلا یاد نہ رہی تم نے تو وچن دیا تھا پردیپ کے ہم جنم جنم ساتھ رہیں گے پھر تم میرے ساتھ یہ ظلم کیوں کر رہے ہو۔؟

میں اس کی باتوں سے سخت متعجب تھا راج کماری شیلا مجھ سے لپٹی ہوئی سسک رہی تھی اس کے لمس نے مجھے کچھ نئے جذبوں سے روشناس کرایا اس کا جسم سرد تھا لیکن میں منتشر ہو گیا تھا میں سوچ رہا تھا کہ کاش یہ لمحے یونہی ساکت ہو جائیں اور میں تمام زندگی اسی طرح گزار دوں راج کماری میرے پہلو میں بیٹھی رہے مجھ پر نشہ طاری ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

گیا تھا میں نے راج کماری کی باتوں کے جواب میں بے اختیار اسے خود سے اور قریب کر لیا اور اس کے شانوں پر ہاتھ پھیرنے لگا میرے اس طرز عمل سے وہ اور مضطرب ہو گئی اور مجھ سے جدا ہو کر اس نے ڈبڈبائی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

پردیپ کیا تمہیں کچھ بھی یاد نہیں رہا میں نے تو تمہیں تلاش کرنے کے لئے آتما کا روپ دھار لیا۔

راج کماری میں نے اسے سمجھانا چاہا میرے سلسلے میں تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ میری صورت تمہارے پردیپ سے ملتی جلتی ہو لیکن میں وہ نہیں میرا نام شاہد علی ہے۔

نہیں نہیں نہیں راج کماری میرا جواب سن کر دیوانگی کی حالت میں بولی تم پردیپ ہو وہی پردیپ جس نے میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنا کہا تھا تمہیں یاد نہیں ہے میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتیں میں نے تمہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

پہچان لیا ہے میری آتما نے تمہیں پہچانا ہے تم وہی ہو۔ بالکل وہی۔

میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ راج کماری کی باتوں کا کیا جواب دوں میں خاموش رہا تو راج کماری نے کہا۔

بھگوان کے لئے پردیپ مجھے بتاؤ کہ تم اتنے دن کہاں رہے تم اتنے کٹھور کیسے ہو گئے ہو پہلے تو تم ایسے نہ تھے اپنی شیلا کے کارن تو تم نے ایک بار اپنے پتا سے راج پاٹ تک چھوڑ دینے کو کہا تھا پھر اب تمہیں کیا ہو گیا ہے۔

راج کماری کی سسکیاں اور اس کی غزالی آنکھوں میں لرزتے ہوئے آنسوؤں کے شبنمی قطرے مجھے روحانی کرب سے دوچار کر رہے تھے ایک لمحے کے لئے میرے دل میں خیال آیا کہ اس صحبت رنگین کے لئے کیوں نہ میں پردیپ بن جاؤں لیکن میں اس کے لئے خود کو آمادہ نہ کر سکا مجھے اپنی ہی تجویز پسند نہیں آئی میرا ذہن عجیب الجھن میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

گرفتار ہو کر رہ گیا تھا قبل اس کے کہ میں کوئی جواب دیتا راج کماری نے ایک جذباتی حرکت کی مسہری سے نیچے اتر کر اس نے میرے پاؤں پکڑ لئے اور مجسم التجا بن گئی۔

پردیپ تمہاری داسی تمہارے چرن چھو کر بنتی کرتی ہے اسے اپنے سے دور نہ کرو نہیں تو میری آتما کو کبھی سکون نہیں ملے گا میں ہمیشہ یونہی تڑپتی رہوں گی۔

راج کماری میں تمہارے جذبات محسوس کر رہا ہوں مجھے تم سے ہمدردی ہے لیکن تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں وہ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔

پردیپ راج کماری نے درد بھرے لہجے میں مجھے مخاطب کیا اور بے ساختہ میرے سینے سے لپٹ کر رونے لگی روتے روتے اس نے کہا۔

تم نے اپنا حلیہ ضرور بدل لیا ہے تم خود بھی بدل گئے ہو لیکن میں تمہیں ہر رنگ میں پہچان سکتی ہو پردیپ بھگوان کے لئے کچھ یاد کرنے کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کوشش کرو مجھے یوں پریشان نہ کرو اگر یہ مذاق ہے تو اس مذاق کو ختم کردو اگر تم بدل گئے ہو تو میں تمہارے لئے ہر روپ اختیار کر سکتی ہوں۔

راج کماری جس وارفتگی کے عالم میں مجھ سے ہم آغوش ہوئی تھی اس نے میرے جسم میں چنگاریاں سی بھر دی تھیں میرا تنفس تیز ہو رہا تھا............لیکن پھر معاً مجھے احساس ہوا کہ ایک حسین عورت کے قرب نے مجھے میرے مقام سے گرا دیا ہے میں ایک عظیم گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں میرے دل کے نہاں خانوں سے ایک گھٹی گھٹی مگر واضح آواز ابھری۔

سنبھلو شاہد علی۔ تمہارا یہ مقام نہیں اگر تمہارے قدم ڈگمگا گئے تو تمہاری عمر بھر کی عبادت اور ریاضت برباد ہو جائے گی تم تاریکی کے جزو بن جاؤ گے تاریکیاں جو پہلے ہی تمہارے تعاقب میں رواں ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے اچانک ہوش آ گیا میں نے راج کماری کو ایک جھٹکے سے علیحدہ کیا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا مجھے شدید طور پر شرمندگی کا احساس ہو رہا تھا میں بے نیازی سے بولا۔

راج کماری۔ سنو میں تمہارا اپر دیپ نہیں بلکہ شاہد علی ہوں جسے دنیا چھوٹے میاں صاحب کے نام سے جانتی ہے تم نے مجھے بلایا تھا میں چلا آیا مگر اب میں جا رہا ہوں تمہارے سکون کے لئے خدا سے ضرور دعا کروں گا۔

راج کماری میرے اس اچانک ردعمل پر ششدر رہ گئی محبت کے بعد اچانک بے نیازی کے اس اظہار نے اس پر سکتے کی سی کیفیت طاری کر دی تھی چند ساعت تک وہ مجھے خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی پھر مسہری سے اتر کر میرے قریب آنے لگی میں پیچھے ہٹتے ہوئے بولا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں ایک اور شخص ہوں مجھے پہچاننے کی کوشش

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرو اور مجھ سے دور رہو۔

تم کسی بھی صورت میں ہو میرے پردیپ ہو تم مجھے اپنے سینے میں چھپا لو میں تم سے محبت کرتی ہوں میں اب سمجھ رہی ہوں کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے شیلا کے لہجے میں التجا تھی۔

نہیں راج کماری یہ گناہ ہے میں نے خشک لہجے میں جواب دیا تو راج کماری ہاتھ جوڑ کر بولی۔

نہیں نہیں دیکھو میری طرف دیکھو میں شیلا ہوں تم مجھے پہچاننے کی کوشش کرو بھگوان کے لئے مجھ سے دور نہ رہو۔

راج کماری مجھ سے التجا کرتی رہی اس پر دیوانگی کا دورہ پڑ گیا تھا اس کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ میری سمت بڑھی تو میں خوفزدہ ہو کر پلٹا اور واپسی کے راستوں پر دوڑنے لگا میں نے پلٹ کر دیکھنے کی کوشش نہیں کی ویران راہداری میں میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

قدموں کی بازگشت میرے کانوں سے ٹکرا رہی تھی میں دوڑتا رہا دوڑتا رہا پھر اسی وقت رکا جب اپنے گوشے میں پہنچ گیا میں نے خود کو کسی نہ کسی طرح بستر پر گرا دیا راج کماری کو میں اپنے ذہن سے محو کر دینا چاہتا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا اس کا خیال میرے دل و دماغ پر مسلط ہو گیا تھا یہ سب کیا تھا یہ پردیپ کون تھا جس کی شکل مجھ سے اتنی ملتی تھی کہ راج کماری دھوکا کھا گئی میرے وہاں سے رخصت ہوتے وقت اس کی آنکھوں میں اداسیاں سمٹ آئی تھیں اس کی آنکھیں تر ہو رہی تھیں اس کی کشادہ بانہیں مجھے حسرت بھری نظروں سے تک رہی تھیں اس کے لہجے کا گداز ابھی تک میری سماعت پر طاری تھا اس کا روح پرور جمال کئی محرومیوں کی داستان بنا ہوا تھا میرے دل میں اس کے لئے ہمدردی کا جذبہ ابھرا اور میں اس کے ساتھ اپنے طرز عمل پر غور کرنے لگا مجھے یہ احساس شدت سے ستا رہا تھا کہ نہ جیسے میری

allurdupdfnovels.blogspot.com

باتوں نے اس کے ستم زدہ دل اثر کیا ہو؟ وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی مجھے اس کو نرمی اور محبت سے سمجھانا چاہیے تھا لیکن میں تو نا معلوم جذبوں کے ہاتھوں کھلونا بن گیا تھا میرے خدا مجھے معاف کر دے۔

میں راج کماری کی آتما کے متعلق سوچوں میں غرق تھا کہ قدموں کی آہٹ سن کر چونکا میں نے سہمی ہوئی نظروں سے آہٹ کی سمت دیکھا مجھے شبہ ہوا تھا کہ راج کماری میرا تعاقب کرتی ہوئی آئی ہو گی لیکن جب میں نے درشہوار کو پہچانا تو مجھے قرار آ گیا درشہوار چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی میرے قریب آئی میں اٹھ کر بیٹھ گیا خلاف معمول اس کے چہرے پر مغموم تاثرات محسوس کر کے مجھے خیال گزرا کہ کہیں درّی میرے اور راج کماری کے راز سے واقف تو نہیں ہو گئی ؟ ایک ثانیے کے لئے میں دم بخود رہ گیا پھر اس وسوسے پر قابو پا کر بولا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دری۔ تم کہاں چلی گئی تھیں مجھے بتائے بغیر۔

مجھے افسوس ہے کہ جاتے وقت میں آپ سے کچھ نہ کہہ سکی لیکن میں جانے پر مجبور تھی درشہوار کا لہجہ مغموم تھا آپ اس وقت کسی عمل میں مصروف تھے جب مجھے جانا پڑا میرا ارادہ جلد آنے کا تھا مگر میں نہ آ سکی بابا جان کی طبیعت ناساز ہے میں انہی کی مزاج پرسی کے لئے گئی تھی۔

ابوالحسن کی طبیعت ناساز ہے کوئی زیادہ تشویش کی بات تو نہیں ہے مجھے سچ سچ بتاؤ دری معاملہ کیا ہے۔

بس اللہ ہی اپنا رحم کرے درشہوار نے اداس لہجے میں جواب دیا۔

خدا انہیں صحت دے کاش میں وہاں ہوتا مگر............... درشہوار میری بات کاٹ کر بولی آپ فکرمند نہ ہوں اب پہلے سے انہیں افاقہ ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں درشہوار کی دلجوئی کرتا رہا پھر میں نے اسے اکبر اور ثمینہ کے بارے میں بتایا اس کے بعد میں نے ان مایوسیوں کا ذکر چھیڑا جنہوں نے مجھے پریشان کر دیا تھا درشہوار سنجیدگی سے سب کچھ سنتی رہی میں اس سے کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن ابوالحسن کی علالت کی خبر سن کر میں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا ویسے مجھے امید تھی کہ درشہوار خود مجھے بتائے گی کہ مجھے اپنے وظیفے میں پے در پے ناکامیاں کیوں ہو رہی ہیں میں نے سرسری طور پر اس سے اپنی الجھن کا تذکرہ کیا۔

یہ سب وقتی پریشانیاں ہیں خدا نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

دری یقین کرو میرے ذہن میں مختلف وسوسے اٹھ رہے ہیں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے اندر کا توانا شخص مر گیا ہے میں کمزور ہو گیا ہوں جیسے میں عنقریب کسی مصیبت میں گرفتار ہونے والا ہوں میں نے اپنی بات واضح کی تو درشہوار جلدی سے بولی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ایسا مت سوچئے۔ آپ کو خدا کی رحمتوں سے اتنی جلدی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

لیکن پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔

آپ کو آرام کی ضرورت ہے درشہوار نے نرمی سے کہا ذہن جب اس قدر منتشر ہو تو کسی طرف بھی ارتکاز مشکل ہو جاتا ہے میرا مشورہ ہے کہ آپ کچھ دنوں تک مکمل آرام کیجئے کسی عمل یا وظیفے کا ورد نہ کیجئے بس خدا سے لو لگائے رکھئے مجھے یقین ہے کہ بہت جلد آپ کو اطمینان قلب نصیب ہو گا۔

اطمینان قلب .... یہ اس وقت تک ناممکن ہے دری! جب تک رشیدہ اس کے باپ اور اونکار ناتھ کے بارے میں کوئی آخری فیصلہ نہ ہو جائے میں نے کہا ویسے مجھے تمہاری شدید ضرورت ہے دری۔

دری ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے میں آپ کے لئے ہمہ وقت موجود ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

البتہ باواجان کی علالت نے مجھے بھی پریشان کر دیا ہے اگر مجھے آپ کی الجھنوں کا خیال نہ ہوتا تو میں باواجان کو چھوڑ کر واپس نہ آتی۔

درشہوار کی زبانی دوبارہ ابوالحسن کی علالت کا تذکرہ سن کر میں نے یہی مناسب خیال کیا کہ اس وقت مجھے درشہوار کو پریشان نہیں کرنا چاہئے میں نے کہا۔

تم درست کہہ رہی ہو دری۔ تمہیں اس وقت ابوالحسن کے پاس ہونا چاہئے انہیں واقعی تمہاری ضرورت ہوگی۔

باواجان مجھ سے ناراض ہیں لیکن میرا فرض ہے کہ اس حالت میں ان کی خدمت کروں درشہوار مضمحل آواز میں بولی وہ مجھے بے حد اداس نظر آرہی تھی۔

میں نے اسے یہی مشورہ دیا کہ واپس ابوالحسن کے پاس جائے اور ان کی تیمارداری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے درشہوار خاصی دیر

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ساتھ ابوالحسن کی بیماری کی باتیں کرتی رہی پھر بولی۔

میں کبھی نہ جاتی لیکن میرا وہاں جانا ضروری ہے یہ میرا فرض بھی تو ہے لیکن جاتے جاتے آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتی ہوں۔

کہو دری کہو۔ میں تمہاری کسی بات کو کیسے نظرانداز کر سکتا ہوں؟

مجھے یقین تھا کہ آپ ایسا ہی کریں گے درشہوار نے ایک پھیکی مسکراہٹ اپنے اداس چہرے پر بکھیرتے ہوئے کہا۔

دیکھیئے آپ کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا کہ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں آپ اس قلعے سے باہر نہیں جائیں گے ہو سکتا ہے مجھے باوا جان کے پاس دو چار دن سے بھی زیادہ لگ جائیں۔

درشہوار کی بات مجھے کچھ عجیب سی محسوس ہوئی میں نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور پوچھنے لگا۔

دری کیا تم مجھے بھی نہیں بتاؤ گی کہ مجھے قلعہ بند ہو کر بیٹھنے کا مشورہ کیوں

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

دے رہی ہو؟

باوا جان کی بیماری نے مجھے پریشان کر دیا ہے میں ڈرتی ہوں کہ کہیں میری غیر موجودگی خدانخواستہ آپ بھی کسی مصیبت کا شکار نہ ہو جائیں حالات نے مجھے کچھ بزدل بنا دیا ہے نہ جانے کیوں میں سہم کر رہ گئی ہوں درشہوار نے پرخلوص لہجے میں کہا۔

اس کی بات میری سمجھ میں نہ آسکی تاہم جب اس نے پیہم اصرار کیا تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جب تک وہ واپس نہیں آ جائے گی میں قلعے سے باہر نہیں جاؤں گا اور ایسی حالت میں جب کہ وہ ابوالحسن کی بیماری کے باعث پہلے ہی پریشان تھی میں اس کے مشورے پر بحث کر کے یا اس کی بات رد کر کے اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا

غرضیکہ درشہوار مجھ سے وعدہ لے کر مطمئن ہو گئی اور کچھ دیر بعد رخصت ہو گئی میں اس کے جانے کے بعد دوبارہ اپنے بستر پر آ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیٹ گیا ذہن تھکا ہوا تھا اس لئے جلد ہی مجھے نیند آ گئی۔

درشہوار کے جانے کے بعد دو روز تک کوئی ایسا قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا جسے لکھا جائے۔

تیسرے روز عشا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں اٹھ کر ٹہلنے لگا مجھے گھٹن اور حبس سا محسوس ہو رہا تھا ابھی مجھے ٹہلتے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ باہر سے کسی عورت کے رونے اور کراہنے کی آواز آئی اور قلعے کی شکستہ در و بام میں ارتعاش سا ہوا دوسری بار جب وہی آواز پھر ابھری تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی عورت شدید کرب کی حالت میں مبتلا ہے اتنی رات گئے وہاں کسی عورت کی آواز سن کر مجھے تعجب ہوا نہ جانے وہ غریب کس مصیبت سے دوچار تھی میرے قدم تیزی سے قلعے کے بیرونی دروازے کی سمت اٹھ گئے لیکن میں دروازے پر پہنچ کر رک گیا مجھے درشہوار سے کیا ہوا وعدہ یاد آ گیا میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

واپسی کے ارادے سے پلٹا ہی تھا کہ پھر وہی نسوانی آواز ابھری اس بار وہ کراہنے کے بجائے بڑی اذیت ناک آواز میں حلق پھاڑ کر چلائی تھی پھر اس کی آواز یک لخت گھٹ سی گئی جیسے کسی نے اس کا منہ بند کر دیا ہو میں صبر نہ کر سکا اور بے اختیار قلعے سے باہر آ گیا میرے ضمیر کی آواز نے درشہوار سے کئے ہوئے وعدے پر سبقت پالی تھی میں نے یہی سوچا کہ کسی مظلوم عورت کو دیدہ دانستہ ناگفتہ بہ حالات کے سپرد کر دینا اور اس کی مدد نہ کرنا بھی ایک عظیم گناہ ہے۔

قلعے سے باہر نکل کر میں تاریکی میں جانے پہچانے راستے پر دوڑتا ہوا اس سمت گیا جہاں سے عورت کی آواز سنائی دی تھی لیکن وہاں مجھے کچھ نظر نہ آیا میں نے ایک دو بار اونچی آواز میں کہا کون ہے۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا غالباً عورت پر ظلم کرنے والے نے میرے بھاگتے ہوئے قدموں کی آہٹ پا کر کسی ٹیلے کھنڈر یا درخت کی آڑ لے لی تھی مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہول آنے لگا میں ہر قیمت پر اس مظلوم عورت کو نادیدہ شیطان کے چنگل سے نجات دلانا چاہتا تھا چنانچہ میں نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کہا یہاں جو کوئی موجود ہے سامنے آجائے۔

ایک لمحے تک قریب و جوار میں مکمل سکوت رہا پھر وہی نسوانی آواز قدرے دور دریا کی سمت سے ابھری اور فوراً گھٹ کر رہ گئی

..........شاید کوئی ظالم اس عورت کو مشق ستم بنانے کے درپے تھا میں تیزی سے آواز کی سمت دوڑنے لگا دریا کے قریب درختوں کی بہتات تھی اور مجھے یقین تھا کہ عورت انہیں میں کسی درخت کی آڑ میں ظلم کا شکار ہو رہی ہے میں نے کچھ سوچ کر پھر سخت آواز میں کہا۔

نابکار میں تجھے دیکھ چکا ہوں اب چھپنا بے سود ہے سامنے آجا..........

میں اپنا جملہ مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ اچانک ایک عورت درخت کی آڑ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے بچاؤ بچاؤ چلاتی ہوئی اور تیزی سے بھاگتی ہوئی میری طرف آئی اور بے اختیار مجھ سے لپٹ گئی قبل اس کے کہ میں اس عورت سے کچھ دریافت کرتا درختوں کے عقب سے ایک اور انسانی سایہ ابھر کر تیزی سے میری طرف آیا وہ ایک لانبے قد کا شخص تھا جسم گٹھا ہوا تھا چہرے پر کر ختگی کے تاثرات موجود تھے قریب آتے ہی وہ مجھ سے انتہائی بے ہودہ انداز میں بولا۔

تم کون ہوتے ہو ہمارے ذاتی معاملات میں دخل دینے والے۔؟

بد بخت عورت پر ہاتھ اٹھاتے تجھے شرم نہیں آتی تو کیسا مرد ہے میں نے طیش کی حالت میں جواب دیا اور عورت کو اپنے پیچھے کر لیا۔

اپنا راستہ ناپو بڑے میاں نو وارد نے میری داڑھی کی وجہ سے اندھیرے میں میری عمر کا غلط اندازہ لگاتے ہوئے کہا کیوں خواہ مخواہ میرے ہاتھوں اپنی مٹی پلید کرانا چاہتے ہو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

زبان دراز لفنگے ٹھہر جا۔ میں ابھی تجھے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں میں غصے سے کانپتا ہوا آگے بڑھا تو نووارد میرے مقابلے پر آنے کے بجائے دو قدم پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

کہیں آپ شاہد علی تو نہیں جو چھوٹے میاں صاحب کے نام سے مشہور ہیں اگر آپ وہی ہیں تو پھر میں آپ کے ساتھ کوئی نازیبا سلوک نہیں کر سکتا۔

مجھے نووارد کی زبان سے اپنا نام سن کر تعجب ہوا میں نے بدستور کرخت لہجے میں کہا۔

مردود تجھے میرا نام کس طرح معلوم ہوا؟

تو کیا آپ ہی میاں صاحب ہیں؟ نووارد کے لہجے میں عقیدت تھی۔

ہاں لیکن تو کون ہے اور اس عورت کو کیوں پریشان کر رہا ہے۔

اچانک نووارد نے قہقہہ بلند کیا پھر سنجیدگی اختیار کر کہا بڑی مچھلی کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

پھانسنے کے لئے اکثر چھوٹی مچھلی کو کانٹے میں لگانا پڑتا ہے ہمیں تیری ہی تلاش تھی۔

پھر اس سے پیشتر کہ میں کوئی جواب دیتا نووارد نے ایک سیٹی کی سی آواز حلق سے نکالی اور اچانک چھ سات آدمی درختوں کی آڑ سے نکل کر میرے سامنے آ گئے میرے لئے یہ سمجھ لینا دشوار نہ تھا کہ عورت کو مجھے پھانسنے کے لئے بطور چارہ استعمال کیا گیا تھا میں اس وقت سات آٹھ آدمیوں کے نرغے میں گھرا کھڑا تھا میری جگہ کوئی اور ہوتا تو ہاتھ پاؤں چھوڑ دیتا لیکن میں نے ہزاروں دلوں پر حکومت کر رکھی تھی ہزارہا عقیدت مند میرے آگے پیچھے ہاتھ باندھے پھرا کرتے تھے اور میری ایک نظر التفات کے متمنی رہتے تھے چنانچہ میں نے بلا کسی خوف وخطر کے ڈپٹ کر کہا۔

مجھ سے دور رہنا، کسی گھمنڈ میں مت رہنا سمجھ لو میں تنہا تم سب پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھاری ہوں۔

پکڑ لو اسے۔

میرے بائیں جانب کھڑے ہوئے شخص نے کرخت آواز میں کہا دوسرے ہی لمحے تمام افراد مجھ پر ٹوٹ پڑے میں نے مزاحمت کی کوشش کی لیکن بے سود سات بٹے کٹے آدمیوں نے مجھے پہلے ہی بے بس کر دیا تھا اور پھر پھر میرے ذہن پر غنودگی طاری ہونے لگی میں نے خود کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن اس بے ہوشی سے چھٹکارا نہ پا سکا جو میرے ذہن پر بڑی تیزی سے غالب ہو رہی تھی مجھے بس اتنا یاد ہے کہ اس بے ہوشی کی وجہ وہ رومال تھا جو میری ناک پر رکھا گیا تھا اور اس میں سے چھوٹنے والی تیز مہک نے مجھ پر غنودگی طاری کر دی تھی۔

میرا خیال ہے میری بے ہوشی کی کیفیت خاصی طویل رہی جب

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ذہن پر طاری دھند چھٹی اور غنودگی کی کیفیت بتدریج زائل ہوئی تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی سخت فرش پر بے سدھ پڑا ہوں میری آنکھیں بند تھیں لیکن ذہن آہستہ آہستہ جاگ رہا تھا میرے کانوں میں مدھم مدھم آوازیں آرہی تھیں پھر رفتہ رفتہ یہ آوازیں صاف ہونے لگیں۔

اس کی چنتا مت کرو ماتھر جی میں نے ہر چیز کا بندوبست پہلے ہی سے کر دیا یہ اونکار ناتھ کی آواز تھی۔

مجھے اپنے دماغ میں سنسناہٹ پیدا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی میرے خون کی گردش تیز ہونے لگی لیکن یہ وقت طیش وجلال کے بجائے صبرو ضبط کا تھا مجھے گزری ہوئی باتیں یاد آنے لگیں ساری باتیں اب سامنے تھیں میں سمجھ گیا کہ اونکار ناتھ نے مجھے ماتھر کے آدمیوں کے ذریعے دھوکے سے پکڑوایا ہے یقیناً وہ سب کچھ سوچی سمجھی اسکیم کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

تحت ہوا تھا عورت کی آواز مجھے قلعے سے باہر نکالنے کی خاطر تھی شاید اسی لئے درشہوار، ابوالحسن کو بیماری کی حالت میں چھوڑ کر محض مجھ سے یہ وعدہ لینے آئی تھی کہ میں اس کی واپسی تک قلعے کی حدود سے قدم باہر نہ نکالوں گا تو کیا درشہوار کو اس پیش آنے والے خطرے کا علم پہلے سے تھا؟ میں اگر درشہوار کی پس پردہ مصلحت جانتا ہوتا تو اس مصیبت سے کبھی دوچار نہ ہوتا ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ماتھر کی آواز آئی۔

مہاراج مجھے صرف اس بات کا خدشہ ہے کہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو اس کی گرفتاری کا علم ہو گیا تو شہر میں بلوا ہو جائے گا فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ جائے گی صورت حال سنگین نوعیت اختیار کر سکتی ہے۔ تم اونکار ناتھ کو نہیں سمجھے ماتھر جی۔ اونکار ناتھ کے لہجے میں بڑا اعتماد تھا میں ایک پجاری پنڈت ہونے کے علاوہ بھی اور کچھ ہوں میں نے سادہ لباس والوں کو پہلے ہی ہدایت کر دی تھی کہ اس رنگے سیار کو بکتر بند گاڑی

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں لایا جائے اور ایسا ہی ہوا تم بیاکل مت ہو ماتھر جی میرے ہوتے ہوئے تمہارے اوپر کوئی پریشانی نہیں آئے گی مجھ پر بھروسا کرو۔

مہاراج! میرا کہا مانو تو اسے بیدار ہونے سے پیشتر ہی ختم کردو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شیطان جاگنے کے بعد کوئی نیا فتنہ کھڑا کردے۔ اس بار ماتھر کے بجائے بیرسٹر راشد حسین کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

بے وقوف کیسی باتیں کررہا ہے اونکار ناتھ نے درشت لہجے میں جواب دیا تو ابھی تک نہیں سمجھا کہ تو کس کی پناہ میں ہے میرا نام اونکار ناتھ ہے مت بھول کہ تو ابھی زندہ ہے میں نے اپنے بیروں کے ذریعے اسے مجبور و بے بس کردیا ہے پر تو ایک بات کا سختی سے دھیان رکھنا تیری بیٹی ثمینہ کو یہ نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی ہمارے جال میں پھنس چکا ہے۔

اسے اتنا ہوش کہاں ہے مہاراج راشد حسین بھرائی ہوئی آواز مگر غصے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بولا وہ تو اس مردود اکبر کے غم میں رو رو کر پاگل ہوئی جا رہی ہے خدا
جانے اس کمبخت نے میری معصوم بچی پر کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ ہر
وقت بس اس کا اور اپنے قلاش شوہر کا کلمہ پڑھتی ہے۔
گھبراؤ نہیں راشد حسین سب ٹھیک ہو جائے گا اکبر کی موت کے بعد
پریم کی اگنی زیادہ دنوں نہیں چل سکتی۔
میرا ذہن ماؤف ہو رہا تھا اکبر اور ثمینہ کی بابت یہ جان کر کہ وہ بھی
میری طرح مصیبت کا شکار ہیں میرے رگ و پے میں بجلیاں کوند
گئیں میں اس سے زیادہ سننے کی تاب نہیں رکھتا تھا میرے صبر کا پیمانہ
لبریز ہو رہا تھا میں نے سوچا کہ خواہ حالات کتنے ہی خطرناک کیوں نہ
ثابت ہوں مجھے اب ہوش میں آ کر کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیے ٹھیک
اسی وقت ایس پی ماتھر کہہ رہا تھا۔
مہاراج میں نے آپ کی آ گیا سے ابھی تک اکبر حسین کو اپنی خفیہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

قید میں رکھا ہے اس کے علاوہ اس کا پتا معلوم کرنے کے لئے مجھے اس پر سختیاں بھی کرنی پڑی ہیں لیکن یہ سب غیر قانونی ہے مہاراج اگر بڑے افسروں کو اس کی خبر مل گئی تو۔

ان باتوں کی چنتا مت کرو ماتھر جی میں نے جیسا وچار کیا ہے ویسا ہی ہوگا میری شکتی کے بیر اس پاپی کو کچل کر نرکھ میں جھونک دیں گے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی ہاں جب تک سارے کام پورے نہ ہو جائیں ثمینہ کو کڑی نگرانی میں رکھنا ہوگا۔

اکبر کے سلسلے میں اونکار ناتھ کے ناپاک ارادے کا علم ہو جانے کے بعد صبر کا دامن میرے ہاتھوں سے چھوٹ گیا میں نے آنکھیں کھول دیں اس وقت میں اونکار ناتھ ایس پی ماتھر اور بیرسٹر راشد حسین کے درمیان فرش پر چیت پڑا ہوا تھا غصے کے مارے میرا برا حال ہو رہا تھا میں تمام احتیاطی تدابیر فراموش کر کے طیش کے عالم میں اٹھ کھڑا ہوا

allurdupdfnovels.blogspot.com

سب سے پہلے ایس پی ماتھر کی نگاہ مجھ پر پڑی وہ بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا یہی کیفیت بیرسٹر راشد حسین کی بھی ہوئی لیکن اونکار ناتھ وہ بد ستور میرے روبرو سینہ تانے کھڑا تھا اس کی خوف ناک اور سرخ سرخ آنکھیں میرے چہرے پر مرکوز تھیں مجھے اٹھتا دیکھ کر اس کے چہرے پر نفرت کے تاثرات پیدا ہو چکے تھے میں نے ماحول کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر اونکار ناتھ کے چہرے پر بڑی حقارت سے ایک نگاہ ڈالی اور کہا۔

اونکار ناتھ تم سے کچھ نہ ہو سکا تو تم نے یہ گھٹیا حرکت کی میں سمجھتا ہوں تم اس میں کامیاب ضرور ہو گئے مگر تمہیں شرم ضرور آ رہی ہو گی اگر تمہارے اندر ذرا بھی غیرت ہوتی تو خود میرے سامنے آتے۔

سچ کہا تم نے شاہد میاں۔ اونکار ناتھ زہرخند سے بولا مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو میں یہ سمجھ بیٹھا کہ آپ جیسا مہان بزرگ ایک عورت

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے چکر میں آ جائے گا۔

تم بہت اوچھی باتیں کر رہے ہو جو تمہیں زیب نہیں دیتیں تم ایک عالم بھی ہو یہ بات میں تمہیں یاد دلاتا ہوں میں نے بدستور غصیلی آواز میں کہا رہا مقابلے کا سوال تو میں تمہیں مقابلے کی دعوت دیتا ہوں جب جی میں آئے خود کو آزما کر دیکھ لو۔

کہاں مہاراج۔ اونکار ناتھ نے سہما ہوا لہجہ بنا کر جواب دیا اب میں اتنا مورکھ بھی نہیں جو آپ جیسی بلند ہستی سے مقابلہ کر کے اپنا کریا کرم کراؤں گا میں تو آپ کا چیلا ہوں مہاراج اگر مجھ سے کوئی بھول ہوئی ہو تو مجھے شما کر دیجئے۔

یہ محسوس کر کے ایک بانکا پنڈت میری بے بسی کا مذاق اڑا رہا ہے اور سفلے پن پر اتر آیا ہے میں بری طرح تلملا اٹھا اور گرجدار آواز میں بولا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پنڈت اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ تم اپنے اس کھیل میں کامیاب ہو جاؤ گے کیا تمہیں یاد نہیں کہ تم کتنے دنوں چار پائی پر پڑے رہے ہو کیا تم یہ بھی بھول گئے کہ میرے موکلوں نے تمہاری زندگی حرام کر دی تھی تم خود کو سمجھو اونکار ناتھ خود کو پہچانو اسی میں تمہاری بہتری ہے۔

شاہد علی ۔اونکار ناتھ کے بجائے ایس پی ماتھر نے غراتے ہوئے کہا میں تمہارا بہت لحاظ کرتا ہوں لیکن اب اگر تم نے مہاراج کی شان میں کچھ کہا تو۔

تم درمیان میں مت بولو ماتھر جی۔اونکار ناتھ نے ہاتھ اٹھا کر ماتھر کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا پھر بگڑے ہوئے تیور سے مجھے گھورتا ہوا بولا۔

مسلے تو نے میرا اپمان کیا ہے میرا مذاق اڑایا ہے تجھے بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں میں تجھے ہاتھ باندھ کر معافی مانگنے پر مجبور کر دوں گا تو میرا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

نام اونکارناتھ نہیں۔

میں اور تجھ جیسے بے دین کے آگے ہاتھ باندھوں گا حد سے مت گزر میں نے تلخ لہجے میں کہا میں بت فروش نہیں، بت شکن ہوں پنڈت میرے ساتھ میری پوری تاریخ ہے۔

میں تمہیں گولی ماردوں گا ایس پی ماتھر نے گرج کر کہا لیکن وہ ابھی تک مجھ سے دور دور ہی تھا مجھے اس کے چہرے پر غصے اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات نظر آ رہے تھے میں نے ماتھر سے کچھ کہنے کا ارادہ کیا لیکن اونکارناتھ بول پڑا۔

تو شاہد علی اگر تمہیں اپنا جیون پیارا ہے تو جو کچھ میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو تم میرے اور میرے متروں کے چرن چھو کر شما کی بھکشا مانگو تمہاری مکتی کا کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے پرنتو اگر تم نے اکڑفوں سے کام لیا تو پھر تمہیں سارا جیون پچھتانا پڑے گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کمینے تیری یہ مجال۔ میں آپے سے باہر ہو کر اونکارناتھ کی طرف جھپٹا میرا ارادہ تھا کہ آج اس نابکار پنڈت کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر ہی دم لوں گا لیکن دوسرے ہی لمحے مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کچھ غیر مرئی قوتوں نے مجھے اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہو میں اس اچانک افتاد سے بوکھلا گیا میں نے خود کو ان شیطانی قوتوں سے آزاد کرانے کی خاطر بہتر ہاتھ پاؤں مارے لیکن میری ایک نہ چلی میں نے جلدی سے دو چار آزمودہ وظائف کا سہارا بھی لیا مگر وہ بھی بے سود ثابت ہونے میں جن غیر مرئی قوتوں کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا انہوں نے مجھے بے بس کر کے رکھ دیا تھا۔

مجھے اپنا سانس اپنے سینے میں گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اس وقت مجھے اپنے مرتبے کا خیال آیا اور ایک مردود شخص کے مقابلے میں اپنی ناکامی کا احساس ہوا تو میری آنکھیں بھر آئیں میں ایس پی ماتھر اور ہیر سنگھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

راشد حسین مجھے اونکار ناتھ پر جھپٹتا دیکھ کر پہلے تو چونکے تھے لیکن اب میری مضحکہ خیز کیفیتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اونکار ناتھ جس کا داؤ میرے اوپر چل چکا تھا بڑی تضحیک آمیز سنجیدگی سے مجھے مخاطب کر کے بولا۔

کیا ہوا میاں صاحب جی آپ رک گئے مگر کیوں؟ کیا آپ کو میرے اوپر دیا آ گئی۔؟

میں نے یک بار پھر اپنی تمام قوتوں کو جمع کر کے خود کو آزاد کرانا چاہا مگر محض تڑپ کر رہ گیا بولنے کی کوشش کی تو مجھے محسوس ہوا جیسے میری قوت گویائی بھی سلب ہو کر رہ گئی ہے اونکار ناتھ نے کہا۔

کچھ تو بولئے میاں صاحب ایسی بھی کیا ناراضگی۔

میں ہونٹ کاٹ کر رہ گیا کچھ کرنے یا کہنے کا یارا کہاں تھا میں بے بس کھڑا ا نتظار رہا اونکار ناتھ بڑی دیر تک میری بے بسی پر قہقہے لگاتا رہا پھر

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس نے ماتھر کو مخاطب کر کے کہا۔

ماتھر جی تم نے دیکھا کہ کیا سے کیا ہو گیا اب میں نے اسے کیسا کاٹھ کا الو بنا دیا ہے اب یہ بالکل لاچار ہے بنا میری آ گیا کے ایک حرکت بھی نہیں کر سکتا۔

مہاراج راشد حسین نے مجھے نفرت سے گھورتے ہوئے اونکار ناتھ سے کہا کیا آپ ثمینہ کی دیوانگی کا کوئی علاج نہیں کر سکتے اگر اس کی یہی کیفیت رہی تو وہ مر جائے گی مہاراج۔

سب ٹھیک ہو جائے گا راشد حسین! پرنتو پہلے مجھے اس میاں جی کا بندوبست کر لینے دو اونکار ناتھ نے کہا پھر وہ دوبارہ ایس پی ماتھر سے مخاطب ہوا اب یہ تمہارا شکار ہے اسے حوالات بھیج دو اس پر زنا کاری کا الزام ثابت کرنے کے لئے وہ عورت بڑے کام کی ثابت ہو گی جس نے اسے پکڑانے میں حصہ لیا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

جو حکم مہاراج ماتھر نے رک رک کر جملہ پورا کیا اونکار ناتھ سے وہ بہت زیادہ مرعوب نظر آتا تھا۔

میں سب کچھ دیکھ رہا تھا سن رہا تھا محسوس کر رہا تھا لیکن میرے اندر کی تمام متحرک قوتوں کو جیسے زنگ لگ گیا تھا میں کوئی جوابی کارروائی کرنے سے لاچار تھا ماتھر اونکار ناتھ کا اشارہ پا کر کمرے سے باہر چلا گیا چند لمحوں بعد واپس ہوا تو اس کے ساتھ چار سادہ لباس والے بھی تھے ماتھر ایک شخص کو جو سب سے آگے تھا اور جس کی نگاہوں سے کینہ توزی جھلک رہی تھی مخاطب کر کے بولا۔

شرما جی تم اسے اپنی نگرانی میں لے جا کر حوالات میں بند کرا دو عورت کا بیان اور ڈاکٹری معائنے کی رپورٹ صبح تک تیار کرالی جائے گی۔

بہتر ہے سر۔ شرما نے مجھے گھورتے ہوئے جواب دیا۔

تھانے کے انچارج کو سختی سے ہدایت کر دینا کہ جب تک میں اجازت

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہ دوں کسی شخص کو اس سے نہ ملنے دیا جائے اور اسے علیحدہ حوالات میں رکھا جائے دوسری بات یہ کہ تم اسے حوالات تک لے جانے کے لئے قیدیوں والی پولیس وین استعمال کرو گے اپنے ساتھ اگر چاہو تو دو چار اور مسلح سپاہیوں کو لے لو مگر یہ سارا کام بڑی راز داری سے ہونا چاہئے جب تک کاغذات تیار نہ ہو جائیں کسی کو اس بھنک بھی نہیں ملنی چاہئے۔

میں سمجھ رہا ہوں سر۔ شرما نے سنجیدگی سے کہا۔

شرما کے اشارے پر اس کے بقیہ تین ساتھیوں نے آگے بڑھ کر مجھے گھیر لیا پھر ایک سادہ لباس والے نے میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں میں اف بھی نہ کر سکا اونکا ناتھ بدستور سینہ تانے کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا جب سادہ لباس والے مجھے لے جانے لگے تو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

شاہد علی کیا اب تمہیں اندازہ ہوا کہ تم نے میرے بارے میں کتنے غلط اندازے قائم کئے تھے؟ تم نے بڑی حماقت کی۔

میں نے جواب دینا چاہا لیکن الفاظ جیسے میرے حلق میں پھنس کر رہ گئے میرے اوپر اب تک کچھ غیر مرئی شیطانی قوتوں کا تسلط تھا میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی مفقود ہو چکی تھیں میں خاموشی سے سادہ لباس والوں کے ساتھ باہر نکلا اور راہداری سے گزرتا ہوا باہر آ گیا جہاں پولیس کے بہت سارے مسلح جوان موجود تھے ماتھر کے دروازے سے قیدیوں والی گاڑی تک لے جانے کے لئے میرے جسم کے اوپری حصے پر ایک سیاہ کپڑا ڈال دیا گیا تاکہ باہر کا کوئی شخص میری ایک جھلک بھی نہ دیکھ سکے اسکے بعد مجھے پولیس وین میں پچھلی سمت بٹھا کر باہر سے دروازہ مقفل کر دیا گیا چند لمحوں بعد وین حرکت میں آ گئی میں اب حوالات کی سمت جا رہا تھا سیاہ کپڑے کی وجہ سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے شدید گھٹن ہو رہی تھی میں باہر کی کسی چیز کو دیکھنے سے قاصر تھا مجھے ان راستوں کا بھی علم نہ ہو سکا جن پر وین چل رہی تھی۔

تھانے پہنچ کر مجھے ایس پی ماتھر کی ہدایت کے مطابق ایک علیحدہ حوالات میں بند کر دیا گیا اور ایک سنگین بردار سپاہی کو دروازے پر تعینات کر دیا گیا شرمانے جاتے وقت تھانے کے ڈیوٹی آفیسر کو بڑی سختی سے ہدایت کی تھی کہ اس حوالات کی طرف کسی سپاہی کو بھی جانے کی اجازت نہ دی جائے۔

رات گئے تک میں جاگتا رہا حوالات کی سخت زمین پر بیٹھے بیٹھے میری کمر دکھنے لگی تھی اس لئے میں تھک کر فرش پر لیٹ گیا گہری تاریکی کے سبب مجھے الجھن ہونے لگی تو میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر کب میری آنکھ لگی مجھے کچھ پتا نہ چل سکا دوسری بار میری آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی میرا بازو تھامے مجھے آہستہ آہستہ ہلا رہا تھا میں نے ہڑبڑا کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

آنکھیں کھولیں تو دم بخود رہ گیا مجھ پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے
حوالات میں میرے قریب اس وقت ہی راج کماری شیلا سوگوار بیٹھی
تھی جسے میں نے قلعے کے ویران گوشے میں دیکھا تھا میں آنکھیں
پھاڑے راج کماری کو دیکھ رہا تھا کہ اس کے یاقوتی لبوں کو جنبش ہوئی
اور اس کی مترنم مگر مغموم آواز میرے کانوں میں گونج اٹھی۔
پردیپ صرف تمہارے کارن آج صدیوں بعد میں قلعے کے ویران
گوشے سے نکل کر یہاں تک آئی ہوں تمہارے اوپر جو بپتا پڑی ہے
اس کی خبر سن کر میں بیاکل ہوگئی میں تمہاری سہائتا کرنے یہاں آئی
ہوں پردیپ۔
شیلا کے لہجے میں پیار کی کسک موجود تھی اس کی آنکھوں میں محبت کے
سینکڑوں دیپ روشن نظر آرہے تھے اس کا ہوش ربا جمال قید خانے
میں بھی میرے دل کو گرما رہا تھا لیکن میں بولنے سے قاصر تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تم چپ کیوں ہو پردیپ تمہیں کیا ہو گیا ہے میں سمجھ گئی ہوں کہ تم نے دوسرا جنم لیا ہے اور پہلے جنم کی تمام باتیں اور اپنی شیلا کو بھی بھول گئے ہو۔؟

میں نے اثبات میں سر کو جنبش دی میں راج کماری کی دل شکنی نہیں چاہتا تھا میری نظریں اس کے معصوم چہرے پر جمی رہیں شیلا نے مجھ سے جواب نہ پا کر ایک سرد آہ بھری اور کہا۔

میرے بھاگ میں یہی لکھا تھا پردیپ میں اب نراش ہو چکی ہوں میری آتما کتنی بے چین رہی ہے تم کیا جانو تم نہیں جان سکتے پردیپ تم نے تو سب کچھ بھلا دیا سب کچھ۔

چند ثانیئے تک حوالات میں سناٹا طاری رہا پھر شیلا بولی۔

پردیپ اب تمہیں دوش دینے سے کیا حاصل بھگوان نے یہ ستم کیا ہے مجھے بتاؤ کہ میں تمہارے لئے کیا کروں تم اب بھی میرے لئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پردیپ ہو ۔یہ بھاگ کا پھیر ہے پر میں ابھی تک تمہیں اپنا دیوتا بنائے
تمہاری پوجا کر رہی ہوں مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں سے نکلتے ہی پھر
مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش کروگے لیکن تم میرے ہو میں اور انتظار
کروں گی بتاؤ اپنی داسی سے تم کیا کام لینا چاہتے ہو۔
شیلا اتنا کہہ کر رونے لگی تو میں بھی رونے لگا اس کی پلکوں کی اوٹ
سے ابھرنے والے آنسو جو اس کے گالوں سے ڈھلک کر اس
کے دامن میں جذب ہو رہے تھے میری بے بسی کے لئے تازیانہ
ثابت ہو رہے تھے اگر میرے بس میں ہوتا تو میں اس وقت ہر احتیاط
سے منہ موڑ کر شیلا کی زلفوں میں خود کو چھپا لیتا اسکے آنسوؤں کو یوں نہ
بہنے دیتا اپنا ما فی الضمیر سمجھانے کی خاطر میں نے گردن کو نفی میں
جنبش دینی شروع کر دی میں اشارے سے اسے یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ
یہ گریہ بند کر دے اور اپنے آنسوؤں کو خشک کر لے مگر اس نے میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشارے کا کچھ اور مطلب نکلا اور تڑپ کر بولی۔

تم مجھ سے کچھ بھی نہیں کہہ رہے مجھ سے بات بھی نہیں کر رہے میں جا رہی ہوں پردیپ تم خوش رہو میں اب جا رہی ہوں شاید میری صورت دیکھ کر تمہیں دکھ ہوتا ہے میں اب تمہیں پریشان نہیں کروں گی مجھے وشواس ہے کبھی نہ کبھی تمہیں میرا خیال ضرور آئے گا تمہیں سب یاد آ جائے گا۔

اور پھر قبل اس کے کہ میں شیلا کو اپنا مقصد سمجھانے کے لئے کوئی دوسرا اشارہ کرتا وہ بڑی تیزی سے تاریکیوں میں گم ہو گئی میرے دل سے ہوک اٹھ کر لبوں تک آ گئی میں نے اپنا سر زمین پر مارنا شروع کر دیا۔

عجیب بات ہے کہ اس قید و بند میں بھی تمام رات میں شیلا کے سلسلے میں منصوبے بناتا اور توڑتا رہا رات اسی طرح گزر گئی جب صبح ہوئی تو گردش حالات نے ایک بار پھر مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا حوالات میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

سب سے پہلے شرما داخل ہوا تھا اس کے چہرے پر شدید نفرت کے تاثرات اجاگر تھے کچھ دیر تک وہ مجھے حاکمانہ نظروں سے گھورتا رہا پھر سرد لہجے میں بولا۔

شاہد علی دو گھنٹے بعد تمہیں مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا تمہارے اوپر ایک ہندو لڑکی کلپنا کی آبرو ریزی کا الزام ہے تم اسے رات گئے شہر سے اغوا کر کے لے گئے تھے بعد میں تم نے اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا کلپنا کا بیان اور ڈاکٹری رپورٹ تمہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچانے کے لئے تو کافی نہیں ہے لیکن اس سے میں تم سے ایک خاص بات کہنے آیا ہوں اگر تم نے مجسٹریٹ کے سامنے زبان کھولی اور الزام کی تردید میں کچھ کہا تو ایس پی ماتھر تمہیں خطرناک حالات سے دو چار کر دے گا ہو سکتا ہے کہ جو اذیت ناک تشدد تم تمہارے اوپر کریں وہ عدالت کی سزا سے زیادہ بھیانک ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس لئے میں تاکید کرتا ہوں کہ تم مجسٹریٹ کے سامنے اپنی گندی زبان بند ہی رکھنا اسی میں تمہاری مکتی ہے۔

بولتا کیوں نہیں شرما کی گرجدار آواز سن کر میں چونک اٹھا کیا تو نے سن لیا کہ میں تجھ سے کیا کہہ رہا ہوں؟

میں نے جلدی سے اثبات میں سر کو جنبش دی تو شرما کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ابھر آئی مجھے نفرت سے گھور کر تضحیک آمیز لہجے میں بولا۔

تمہارے کرتوتوں کی کہانی جب اخبارات میں چھپے گی تو تمہارے چیلے چاپے شور مچانے کے بجائے تم سے نفرت کرنے لگیں گے دنیا جان جائے گی کہ تم نے اپنی مہان شکتی کا ڈھونگ کس لئے رچایا تھا۔

شرما اتنا کہہ کر چلا گیا تو بے بسی اور مستقبل میں ہونے والی ذلت کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

احساس سے میری آنکھیں بھر آئیں جو کچھ شرما نے کہا تھا اگر وہ حقیقت بن کر سامنے آ گیا تو میرے عقیدت مند مجھ پر افسوس کرنے کے بجائے میرے کردار پر تھو تھو کریں گے میرا نام بڑی حقارت سے لیا جائے گا میری برسوں کی عبادت اور ریاضت خاک میں مل جائے گی اور کیا عجب کہ لوگ میرے نام کے ساتھ میاں صاحب کی ذات با برکات پر بھی انگلیاں اٹھانی شروع کر دیں۔

میری حالت ابتر ہونے لگی ذہن ماؤف ہونے لگا مجھے اکبر کا خیال بار بار پریشان کر رہا تھا نہ جانے وہ غریب کس حال میں ہوگا اور اس پر کیا کیا ظلم توڑے جا رہے ہوں گے مجھے یہ احساس زیادہ مضمحل کئے دے رہا تھا کہ اکبر میری وجہ سے صعوبتوں کا شکار ہوا ہے ورنہ اس کی اور اونکار ناتھ کی کوئی دشمنی نہ تھی اس غریب کا مستقبل بھی میری وجہ سے تباہیوں میں تھا کیے بعد دیگرے مختلف خیالات اور تصورات نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ہوش وحواس گم کر دیئے تھے پھر اچانک میرے تصورات میں
راج کماری شیلا کا تصوراتی ہیولا ابھر آیا میں نے محسوس کیا کہ وہ
آسمانوں کی سمت اڑی چلی جا رہی ہے اس کے حسین چہرے پر بلا کا
تقدس اور معصومیت ہے پھر میں نے خود کو اس کے پیچھے جاتا محسوس کیا
لیکن وہ میری دسترس سے بہت دور بادلوں میں پرواز کر رہی تھی میں
ابھی اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا کہ کہیں سے ایک
سفید گدھ خون میں لتھڑا ہوا ادھر سے گزرا اکبر کا خواب مجھے یاد آنے
لگا اس خیال سے کہ میاں صاحب نے بھی مجھ گدھ کے ہاتھوں نجات
نہیں دلائی تھی میرا دل ڈوبنے لگا یقیناً مجھ سے بڑی کوتاہیاں سرزد
ہوئی ہیں میں نے ابوالحسن اکبر اور درشہوار کے مشوروں کو ٹھکرا کر جو
قدم جلد بازی میں اٹھائے آج انہی کی سزا مجھے مل رہی تھی میں نے
پہاڑی کو چھوڑ کر علم وفضل کو رسوا کیا میں نے اپنے مرتبے کو فراموش کر

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے ذاتی اغراض اور سرکش نفس کے فریب میں آ کر خود کو تباہ کر لیا تھا
میں نے احکام الٰہی کو نظر انداز کیا تھا جو کچھ میں کرتا رہا وہ کسی عالم با
عمل کے منصب کے شایان شان نہیں تھا جب میں نے دنیا سے کنارہ
کشی کر کے رب العزت سے رشتہ جوڑا تھا تو فیصلے بھی خدا پر چھوڑ
دینے چاہئے تھے وہ منصف ہے وہ حق کا امین ہے میں نے خود کو کھو دیا
میں نے میاں صاحب کے مرتبے کا بھی خیال نہ کیا یہ میں نے کیا
کیا۔ پر اب وقت گزر چکا تھا۔

حوالات کا دروازہ کھلا میں نے دیکھا کہ شرما تین چار سنگین بردار
سپاہیوں کے ساتھ حوالات میں داخل ہو رہا تھا میرا ہولناک مستقبل
میرے سامنے تھا میری آنکھیں نمناک ہو گئیں شرما نے ایک بار پھر
مجھے کرخت لہجے میں تاکید کی کہ مجسٹریٹ کے روبرو مجھے اپنی زبان
بند رکھنی ہو گی اس کے بعد ایک سادہ لباس والا اندر داخل ہوا جس

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے ہاتھ میں وہی سیاہ کپڑا موجود تھا جو رات میرے چہرے پر ڈالا گیا تھا میں سمجھ رہا تھا کہ ایس پی ماتھر اور اس کے گرگے مجسٹریٹ کے فیصلے تک مجھے لوگوں کی نظروں سے دور رکھنا چاہتے ہیں انہیں اندیشہ تھا کہ اگر میرے معاملات قبل از وقت منظر عام پر آ گئے تو نقص امن کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

شرما کے اشارے پر جب سادے لباس والا سیاہ کپڑا لے کر میری سمت بڑھا تو میرے دل پر ایک ضرب سی لگی میں پتھرائی ہوئی نظروں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک میری نگاہ حوالات کے دروازے کی سمت اٹھی دوسرے ہی لمحے میرے جسم میں حرارت کے اثرات پیدا ہونے لگے میں نے درشہوار کو حوالات کے دروازے پر کھڑے دیکھا جو بڑی قہر آلود نظروں سے شرما اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی اندھیرے میں امید کی ایک کرن چمکی تو مجھے اپنی آنکھوں پر اعتبار

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہ آیا میں نے محسوس کیا کہ میں اپنے قدموں پر کھڑا ہوں اور میرے قدم مضبوطی سے زمین پر جم رہے ہیں میری نقاہت تیزی سے دور ہو رہی تھی وہ دھند چھٹ رہی تھی جو اونکار ناتھ کے کسی جاپ نے مجھ پر طاری کر دی تھی۔ میں نے دری کو آواز دینا چاہی لیکن میری آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی میں نے بے تابی سے اپنی گردن کو تین چار جھٹکے دیئے درشہوار نے میری اس ہذیانی کیفیت کو غور سے دیکھا وہ قریب آئی اور اس نے کوئی آیت پڑھ کر میرے منہ پر پھونک ماری اس کے بعد وہ فوراً ہی مجھ سے دور ہو گئی اسی اثناء میں ایک سادہ لباس والا سپاہی کپڑا لے کر میرے نزدیک آیا اور میں نے اپنے جسم کو پوری طاقت سے اس کو لات ماردی وہ بلبلاتا ہوا دور جا گرا اس کا انجام دیکھ کر تین چار گرانڈیل قسم کے سپاہیوں نے مجھے جکڑ لیا اور توہین آمیز انداز میں مجھے دھکیلنے لگے وہ شخص جو میری ٹھوکر سے گرا اور ہاتھا تیزی

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے اٹھا اور اس نے میرے منہ پر ایک طمانچہ رسید کیا لیکن فوراً ہی وہ دور ہٹ گیا جیسے اسے کسی سانپ نے کاٹ لیا ہو وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ یہ صورت حال دیکھ کر ایس پی ماتھر کا خاص کارندہ شرما بھاگتا ہوا میرے پاس آیا اور کڑک کر بولا شاہد علی ہمارے ساتھ سیدھی طرح چلو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں مردہ حالت میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر دیں۔

میری قوت گویائی واپس آ چکی تھی میں نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا اور کہا شرما موت اور زندگی خدا کے ہاتھ میں ہے یہ جو کچھ ہو رہا ہے میں جانتا ہوں کیوں ہو رہا ہے کہ تم جیسے راکشش میری طرف بڑھ رہے ہیں یہ صرف وقت وقت کی بات ہے شرما۔

تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے ملا اب تیرا انجام نزدیک ہے تو نے بہت دن پریشان کر لیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مردود میں اس وقت بے بس ہوں تو مجھے میرے انجام کو کیا پہنچائے گا چل تجھے جہاں لے جانا ہے وہاں چل اور جو کچھ تجھے کرنا ہے کر زیادہ باتیں نہ بنا۔

سن تو نے ہمارے پنڈت اونکار ناتھ کو للکارا تھا انجام بھول گیا تھا کیا؟ سنا تھا تو تو بڑا ملعون ہے شرما نے میرا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا تو میرا خون کھول اٹھا۔

اونکار ناتھ اگر وہ حقیقتاً کوئی عالم ہوتا تو اس طرح کی اوچھی حرکت نہ کرتا کسی عورت کا سہارا لے کر دشمنوں کو زیر کرنا عالموں کا شیوہ نہیں اونکار ناتھ تو بہت پیچ نکلا۔

ابے ادھی میں کہتا ہوں اپنی زبان سنبھال تو ہمارے دھرماتما کا اپمان کر رہا ہے شرما غصے سے لال پیلا ہو کر بولا پھر اس کا بھرپور ہاتھ میرے گال پر اس زور سے پڑا کہ میری آنکھوں کے سامنے تارے ناچ گئے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ابھی میں سنبھل بھی نہ پایا تھا کہ شرما نے دوسرا ہاتھ مارا پھر سادہ لباس والے کو حکم دیا اس مسلے کے چہرے پر کپڑا ڈال دو اگر یہ آواز نکالے تو مار مار کر بھرکس نکال دو۔

میں پے در پے دو ہاتھ کھا کر چکرا گیا میں نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی تو در شہوار کو غیظ و غضب کی حالت میں دیکھا اس کی قہر آلود نظریں بدستور شرما کے چہرے پر مرکوز تھیں پشت پر بندھے ہاتھوں میں ہتھکڑی کی چبھن سے مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی مجھے اس بات پر تعجب تھا کہ ابھی تک میری قوت گویائی واپس لانے کے سوا در شہوار نے میرے بچاؤ کے لئے کچھ نہیں کیا معا میرے ذہن میں ایک پریشان کن خیال ابھرا کہیں میاں صاحب اور میرے عقیدت مندوں کی طرح دری نے بھی تو مجھ سے بد دل ہو کر نگاہیں نہیں بدل لیں اگر ایسا ہوا تو میرا انجام کیا ہوگا؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

دوسرا اسا دہ لباس والا شرما کا اشارہ پا کر بگڑے ہوئے تیور سے آگے بڑھا اور میرے چہرے کو سیاہ کپڑے سے چھپا دیا میرے چاروں طرف ایک بار پھر تاریکی چھیل گئی میرے اعصاب جواب دینے لگے درشہوار غالباً میری بربادی کا تماشا دیکھنے آئی تھی اس کے باپ ابوالحسن نے اسے شاید میری طرف سے بدظن کر دیا تھا میری ہمت جواب دینے لگی۔

لے چلو اس حرامزادے کو شرما کی گرج دار آواز میرے کانوں سے ٹکرائی اگر مزاحمت کرے تو ہڈی پسلی ایک کر دو۔

دوسرے ہی لمحے میں نے اپنے دونوں بازو کرخت شکنجوں میں محسوس کیے مجھے دھکا دے کر آگے بڑھایا گیا میں نے کوئی مزاحمت مناسب نہ سمجھی درشہوار کی خاموشی نے مجھے بڑا صدمہ پہنچایا تھا میں خاموشی سے قدم آگے بڑھاتا جا رہا کچھ دیر بعد مجھے ایک گاڑی میں ٹھونس دیا گیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے جلاد میرے ساتھ تھے گاڑی میرے بیٹھتے ہی حرکت میں آ گئی میری کیفیت اس بھٹکے ہوئے جانور جیسی تھی جس نے ریگستان میں سراب کے پیچھے بھاگنے کی کوشش کی پھر مایوس ہو کر خود کو موت کے بھیانک انتظار کے لئے چھوڑ دیا میں اپنا دل قابو میں کئے بیٹھا رہا اس پستی کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کچھ دیر بعد گاڑی رکی تو مجھے کچھ دور پیدل جانے کے بعد سیڑھیاں چڑھنی تھیں سیاہ کپڑا اس قدر دبیز تھا کہ روشنی کی ایک کرن بھی نظر نہ آتی تھی بار بار میں سیڑھیوں سے الجھتا اور اس جرم کی پاداش میں وہ جلاد گالیاں بکنے لگتے جو مجھے بدستور جکڑے ہوئے تھے پھر مجھے ایک بینچ پر بٹھا دیا گیا میرے ہاتھ پشت پر ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

خاصی دیر تک میں یونہی بیٹھا رہا پھر میں نے ایس پی ماتھر کی آواز سنی اس کا لہجہ بے حد خشک اور سرد تھا شرماتم نے اسے سمجھا دیا ہے کہ یا اپنی

allurdupdfnovels.blogspot.com

گندی زبان بند رکھے۔

یس سر۔

میں مجسٹریٹ کے پاس چیمبر میں جا رہا ہوں تم میرے دوسرے حکم کا انتظار کرو۔

ایس پی ماتھر کے بھاری قدموں کی آواز دور ہو گئی تو شرما کی کرخت آواز ابھری مسلے کیا تو نے سن لیا کہ ایس پی ماتھر صاحب نے کیا کہا ہے۔

ہاں میں نے ڈوبتے لہجے میں جواب دیا۔

ایک بار پھر کان کھول کر سن لے شاہد علی اگر تم نے زبان کھولنے کی حماقت کی تو یہ دن تیرا آخری دن ہو گا تو اس اذیت ناک سزا کا تصور بھی نہیں کر سکتا جو حکم عدولی کے سلسلے میں تجھے دی جائے گی خیال رکھنا تو اس وقت پولیس کے قبضے میں ہے خاموش رہا تو تجھے صرف جیل کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کٹھنائیاں بھگتنی پڑیں گی۔
آدھ گھنٹے بعد مجھے مجسٹریٹ کے روبرو اس کے چیمبر میں پیش کر دیا گیا سیاہ کپڑا اب میرے چہرے سے ہٹا دیا گیا تھا میں نے اس بند کمرے کا جائزہ لیا جو میرے لئے مقتل سے کم نہ تھا میرے سامنے مکروہ صورت والا ایک منصف بیٹھا مجھے بڑی کینہ توز نظروں سے دیکھ رہا تھا میں نے بھانپ لیا کہ مجسٹریٹ کے کان میرے خلاف پہلے ہی سے بھرے جا چکے ہیں اس کی نظروں میں تعصب جھلک رہا تھا میرے سیدھے ہاتھ پر ایس پی ماتھر موجود تھا دوسری طرف ایک وکیل تھا مجسٹریٹ کے دو کارندے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے میں نے ڈبڈبائی نگاہوں سے اپنی پشت کی طرف دیکھا میرا خیال تھا کہ درشہوار یہاں بھی میری قسمت کا آخری فیصلہ سننے کے لئے موجود ہو گی لیکن وہ مجھے وہاں نظر نہیں آئی میں نے کلپنا کو دیکھا جو نظریں

allurdupdfnovels.blogspot.com

جھکائے ایس پی ماتھر کے پیچھے ایک کرسی پر براجمان تھی وہی بے غیرت اور بے حیا عورت جس نے پنڈت اونکار ناتھ کے اشارے پر پولیس کے سادہ لباس والوں کے ساتھ مل کر مجھے اپنے فریب کے جال میں پھانسا تھا اور اب وہ میرے خلاف زنا بالجبر کی گواہی دینے آئی تھی میں نے حقارت سے نگاہیں پھیر لیں اور مجسٹریٹ کو دیکھنے لگا جس کی متعصب اور مکروہ نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد مقدمے کی کاروائی شروع ہوئی اور مجھے فرد جرم پڑھ کر سنائی گئی پھر سب سے پہلے کلپنا کو گواہ کے طور پر پیش کیا گیا اس نابکار عورت نے وہی بیان دیا جو اسے پنڈت اونکار ناتھ اور ایس پی ماتھر نے طوطے کی طرح رٹا رکھا تھا وکیل نے کرید کرید کر کلپنا سے ایسے سوال کیے جن کے جوابات میرے خلاف ثابت ہو سکتے تھے پھر اس نے مجسٹریٹ کے سامنے وہ سرٹیفکیٹ پیش کیا جو پولیس سرجن کی طرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے جاری کیا گیا تھا اس میں اس بات کی تائید کی گئی تھی کہ کلپنا کو جبری طور پر شدید جسمانی تکلیف پہنچائی گئی ہے میں تصویر حیرت بنا سب کچھ سن رہا تھا کہ وکیل نے کلپنا کو مخاطب کیا کیا تم بھگوان کی سوگند کھا کر گنگا جل کو ہاتھ لگا کر پورے وشواس سے اس منش کو شناخت کر سکتی ہو جس نے تمہارا شریر روندا تھا۔

کلپنا نے شرم سے گردن جھکا لی اور کوئی جواب نہیں دیا۔

بولو کلپنا، پوری عدالت کو تمہارے جواب کا انتظار ہے تمہارے ساتھ انصاف کیا جائے گا وکیل نے زور دے کر کہا۔

کلپنا نے ساڑھی کا پلو اپنے دانتوں تلے دبا لیا وکیل کے شدید اصرار پر وہ جھجکتے جھجکتے بولی ہاں وہ پاپی اس سمے عدالت میں موجود ہے کلپنا نے میری سمت نفرت سے گھورتے ہوئے جواب دیا۔

کلپنا دیوی ذرا صاف صاف بتاؤ کیا تم اس اپرادھی کا نام جانتی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو؟

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کا نام شاہد علی ہے کلپنا نے اپنے جواب کے ساتھ انگلی اٹھا کر میری سمت اشارہ کیا۔

ایس پی ماتھر کی نظریں بدستور میرے چہرے پر مرکوز تھیں نگاہوں نگاہوں میں وہ مجھ سے کہہ رہا تھا شاہد علی اگر تم نے اپنی صفائی میں کچھ کہا تو تمہیں ناقابل برداشت حالات سے دوچار کر دیا جائے گا۔

میں خاموش کھڑا تھا کہ مجسٹریٹ نے سپاٹ لہجے میں مجھے مخاطب کیا شاہد علی کیا تمہیں اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے۔

میں نے حسرت بھری نظروں سے مجسٹریٹ کی طرف دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا کلپنا نے ایک بھیانک چیخ ماری اور زمین پر گر کر تڑپنے لگی میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک سیاہ ناگن اس کے قریب کنڈلی مارے بیٹھی تھی درشہوار بھی مجھے وہیں نظر آئی وہ ناگن کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بالکل قریب تھی مجسٹریٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے دونوں کارندے دروازے کے نزدیک پہنچ گئے ایس پی ماتھر نے بڑی سرعت سے اپنا سروس پستول نکال کر ناگن کا نشانہ باندھا مگر اس سے پہلے کہ وہ لبلبی دباتا ورشہوار نے ناگن کو اپنے ہاتھ میں لے کر ماتھر کی طرف پھینکا جس نے ماتھر کی پیشانی پر ڈس لیا دوسرے ہی لمحے ماتھر فرش پر گر کر تڑپنے لگا اس کا پورا جسم تیزی سے نیلا پڑ رہا تھا چند لمحوں بعد وہ بھی کلپنا کی طرح اکڑی ہوئی لاش میں تبدیل ہو گیا۔

اتنی دیر میں چیمبر خالی ہو چکا تھا وہاں صرف میں تصویر حیرت بنا کھڑا تھا کلپنا اور ماتھر کی لاشیں تھیں وہ سیاہ ناگن تھی اور ورشہوار تھی جو ان دونوں کے لئے موت کا پیغام بن کر وہاں آئی تھی باہر راہداری میں شور وغل کی آوازیں گونج رہی تھیں کچھ دیر بعد پولیس کے دو مسلح سپاہی اندر گھس آئے میری توجہ بس ایک لمحے کے لئے دروازے کی طرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

مبذول ہوئی تھی پھر جو میں نے پلٹ کر دیکھا تو سیاہ ناگن چیمبر کے دوسرے دروازے سے باہر جا رہی تھی دونوں مسلح سپاہیوں نے عمارت کا کونا کونا چھان مارا لیکن انہیں وہاں چیونٹی بھی نظر نہ آسکی درشہوار میرے سامنے کھڑی تھی لیکن وہ دونوں بھی دوسرے لوگوں کی طرح اسے دیکھنے سے قاصر تھے۔

یہ واقعہ جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا اور پوری عمارت میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا جس مجسٹریٹ کے سامنے مجھے پیش کیا گیا تھا اس کی عدالت کے باہر مجسٹریٹوں اور وکیلوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا ہر شخص مجھے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا کچھ لوگ جو مجھے پہچانتے تھے انہوں نے آن کی آن میں یہ مشہور کر دیا کہ جو کچھ وہاں پیش آیا ہے اس میں میرے علم و فضل کا ہاتھ ہے اور میری بد دعا نے ماتھر اور کلپنا کو سزا دی ہے ہر سمت ایک ہیجان برپا تھا مجمع میں چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

جس مجسٹریٹ کے سامنے مجھے پیش کیا گیا تھا اس نے پولیس کے مسلح دستے کو حکم دیا کہ مجھے کسی تاخیر کے بغیر جیل بھیج دیا جائے مقدمے کی کاروائی پھر کسی دن ہوگی مجسٹریٹ کا حکم پا کر چاروں مسلح سپاہی میری سمت بڑھے لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا اس نے مجھے ششدر کر دیا دو سنگین بردار سپاہی جو آگے آگے تھے ابھی میرے قریب ہی پہنچے تھے کہ ان دونوں نے ایک کرب ناک چیخ ماری اور لوٹ لوٹ کر ٹھنڈے ہو گئے پیچھے والے دونوں سپاہی اپنی بندوقیں پھینک کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی لمحے مجسٹریٹ کے سر سے خون بہنے لگا اور وہ چکرا کر گر گیا اس خونیں صورت حال نے مجسٹریٹوں اور وکیلوں کو بھی بھاگنے پر مجبور کر دیا ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی ایک عجیب دہشت طاری تھی یہ جگہ میرے لئے اب دلچسپی کا باعث بن گئی تھی جو تھوڑی دیر قبل میرے لئے سوہان روح تھی درشہوار نے سنگین

allurdupdfnovels.blogspot.com

اٹھا کر میرے سامنے سپاہیوں کو زدوکوب کیا تھا ان میں سے کوئی اسے
نہیں دیکھ سکتا تھا اس اچانک افتاد نے پوری عدالت میں کھلبلی مچا دی
اب وہ جگہ خالی تھی وہاں کوئی نہ تھا صرف میں اور ورشہوار ایک
دوسرے کے سامنے کھڑے تھے اس کے حسین چہرے پر اب بھی
معصومیت تھی حالانکہ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے میرے
قریب آ کر اس نے میری ہتھکڑیاں کھول دیں چابی اس کے پاس
پہلے ہی سے موجود تھی میرے ہاتھ اب آزاد تھے۔
آپ مجھ سے یقیناً ناراض ہوں گے وہ پرسکون آواز میں تمام تر محبت
سمیٹتے ہوئے بولی حوالات کے اندر بھی یہ تمام کام کیا جا سکتا تھا مگر
وہاں ان بدقماش پولیس والوں کی اتنی رسوائی نہ ہوتی مجھے معاف کیجئے
انہوں نے حوالات سے عدالت تک آپ کو سخت اذیت پہنچائی اس
شرمناک اور توہین آمیز رویے کے بعد بھری عدالت میں یہ تماشا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ضروری تھا اب کوئی آپ پر نظر اٹھانے کی جرات نہیں کر سکتا آپ دیکھیں گے کہ اس کا ردعمل کتنا شدید ہوگا۔

دری تم اگر وقت پر نہ آتیں تو یہ ظالم نہ معلوم میرے ساتھ کیا سلوک کرتے دری تم نے مجھ پر احسان کیا ہے مجھے معاف کر دو حوالات میں مجھے تمہاری خاموشی دیکھ کر یہ احساس ہوا تھا کہ شاید تم بھی دوسروں کی طرح مجھ سے روٹھ گئی ہو، میں نے منجل ہو کر کہا۔

مجھے یہی افسوس رہے گا کہ آپ کی دری آپ کے دل میں وہ مقام حاصل نہ کر سکی جس سے اس کی ذات شک وشبہ سے ہمیشہ بالاتر رہے درشہوار نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

نہیں نہیں ایسی بات نہیں تم میرے لئے سب کچھ ہو ایک تم ہی تو ہو جس نے ہمیشہ میری رہنمائی کی ہے۔

درشہوار نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور بولی اب یہاں سے کسی

allurdupdfnovels.blogspot.com

محفوظ مقام تک ہمارا جانا ضروری ہے۔

لیکن وری باہر ہر طرف افراتفری کا عالم ہے یقینا یہاں فرقے وارانہ فساد ہو جائے گا۔

میں آپ کے ساتھ ہوں درشہوار نے میرا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا اور مجھے یاد آ گیا کہ درشہوار ایک بار پہلے بھی میرا ہاتھ تھام کر مجھے لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر کے نکال لے گئی تھی کوئی ہمیں نہ دیکھ سکا تھا چنانچہ میں اس کے ساتھ باہر کی جانب قدم اٹھانے لگا دروازے پر مجسٹریٹ کی لاش خون میں لتھڑی پڑی تھی میں نے ایک سرسری نظر لاش پر ڈالی پھر آگے بڑھ گیا نیچے احاطے میں آیا تو دیکھا ایک جم غفیر موجود ہے لوگوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں شہر میں دکانیں بند ہو رہی تھیں اور بازار ہمارے دیکھتے دیکھتے سنسان ہو گئے تھے ہم چلتے رہے یہاں تک کہ آبادی سے دور نکل

allurdupdfnovels.blogspot.com

آئے کوئی چار دن ہم اسی طرح رات کو رکتے، ستاتے ٹھہرتے اور آگے بڑھتے رہے اور پھر اس قلعے میں پہنچ گئے جہاں سے مجھے دھوکا دے کر پھانسا گیا تھا اس قلعے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مجھ کو جو خیال آیا وہ راج کماری شیلا کا تھا لیکن میں نے درشہوار کی موجودگی میں اپنے چہرے سے کسی بات کا اظہار نہیں ہونے دیا رفتہ رفتہ اجنہ میرے گرد جمع ہو گئے اور میری خیریت پوچھنے لگے ان کی پرسش سے مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میں بہت دنوں بعد اپنے شہر اور اپنے لوگوں میں آ گیا ہوں انہوں نے میری شاندار ضیافت کا اہتمام کیا اور میری آسائش کے لئے ضروری اسباب فراہم کیا اجنہ کی ضیافت کے بعد میں دری کو لے کر دریا کے کنارے چلا گیا جہاں نیلا شفاف پانی دور تک پھیلا ہوا عجیب دلکش منظر پیش کر رہا تھا پانی کی روانی اور اس جگہ کی ہریالی کو دیکھ کر میری طبیعت کو کچھ سکون ملا اور میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے درشہوار سے مخاطب ہو کر کہا۔

درّی اس دن کچھ خطا میری بھی تھی میں نے اس نابکار عورت کی آہ و بکا سن کر تمہاری ہدایت کو فراموش کر دیا تھا۔

جو ہو چکا اسے بھول جائیے درشہوار نے خوابیدہ لہجے میں کہا باوا جان کی طبیعت اب کافی سنبھل چکی ہے اس لئے وہاں میری ضرورت باقی نہیں رہی اب میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔

اب تمہارا ساتھ ہی تو میرا سب کچھ ہے میں نے سرد آہ بھر کر کہا مجھ سے میاں شاہد علی چھن گئے سب کچھ چھن گیا صرف تم رہ گئیں اس لئے کہ تمہارا تعلق میاں شاہد علی سے نہیں شاہد علی سے تھا۔

ایسی اداس باتیں کیوں کر رہے ہو۔ میرا خیال ہے یہ آزمائش کے لمحے تھے کچھ غلطیاں واقعی ہو گئی تھیں جن کا خمیازہ اس ذلت میں ملا لیکن تلافی کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں درشہوار نے مجھے تسلی دی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پتا نہیں اکبر اور ثمینہ غریب کس حال میں ہوں گے؟ میں نے دل گرفتہ لہجے میں کہا اکبر بے چارہ تو صرف میری وجہ سے پریشان کن حالات کا شکار ہوا ہے۔

اگر میں یہاں ہوتی تو ان دونوں کو قلعے سے باہر جانے کا مشورہ کبھی نہ دیتی بہر حال میں انہیں لے آؤں گی مجھے بھی ان سے اتنی ہی محبت ہے جتنی آپ کو ہے درشہوار نے عزم سے کہا۔

کیا یہ ممکن ہے دری کہ وہ یہاں آ جائیں میں نے بے چینی کا مظاہرہ کیا تو درشہوار مسکرا دی اور پھر سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔

آپ مطمئن رہئے اب تک میں آپ کو روکتی رہتی تھی لیکن اب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ ہمیں کن شیطان لوگوں سے واسطہ پڑا ہے مجھے اس ملعون شخص اونکار ناتھ کو بتانا ہے کہ بڑے میاں صاحب والی اس پہاڑی کے معمولی عقیدہ مند بھی اس سے نمٹنے کی کیسی

allurdupdfnovels.blogspot.com

صلاحیتیں رکھتے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ اس کے جنتر منتر اور محافظ کتنی دیر اس کا بچاؤ کرتے ہیں اب صبر کی منزل گزر چکی آپ دیکھئے کہ کیا ہوتا ہے۔

درشہوار کے لہجے میں عزم و استقلال تھا وہ بڑی پر جوش اور سرگرم معلوم ہوتی تھی میں جانتا تھا کہ وہ جنوں کے کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہے اور وہ کس عالم باعمل شخص کی بیٹی ہے اس نے جو کچھ کہا تھا اسے کر گزرنے کی اس میں صلاحیت تھی لیکن پنڈت اونکارناتھ کو میں اپنا ذاتی دشمن سمجھتا تھا اور مجھے اس میں سبکی محسوس ہوتی تھی کہ دری اسے کوئی سبق سکھائے دری کے سامنے اس قدر بے بس ہونے کا میرا جی نہیں چاہتا تھا ہر چند کہ اب میں ایک عام تھا میرے تمام اوصاف مجھ سے چھین گئے تھے چنانچہ میں نے دری سے کہا۔

دری تم اکبر اور ثمینہ کو یہاں لے آؤ اونکارناتھ کے بارے میں بعد میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

سوچا جائے گا۔

جواب میں درّی نے مجھے جن نظروں سے دیکھا ان میں حسرت و یاس کے علاوہ غم اور غصے کی لہر بھی تھی بعد میں وہ پرسکون ہو کر بولی آپ آرام کریں میں اکبر اور ثمینہ کی خبر لیتی ہوں۔

درشہوار کے جانے کے بعد میرے خیالات پھر تیز ہو گئے میں سوچ رہا تھا کہ کیسی عجیب صورت حال سے واسطہ پڑا ہے اب میں درشہوار سے درخواست کر رہا ہوں کہ وہ مجھے سہارا دے مجھے وہ دن یاد آ گئے جب میں پہاڑی پر ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے رہتا تھا ان دنوں کی یاد میں میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے مجھے ابوالحسن یاد آئے میاں صاحب اور اپنے وہ عقیدت مند جو صبح سے شام تک میرے اشارے کے منتظر رہتے تھے نماز کا وہ سکون اور عبادت کی وہ لذت، وظائف کا وہ فرحت بخش ماحول اور مریدوں کا وہ جاں نثار ہجوم کتنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

گھائے ہوئے تھے اجنہ کی پوری فوج ابوالحسن کی سرکردگی میں ہاتھ باندھے رہتی تھی۔

میرا ہر حکم میرے عقیدت مندوں کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتا تھا کبھی میرا ذہن اونکارناتھ کی طرف جاتا کبھی بیرسٹر راشد حسین، رشیدہ اور اس کے دونوں بچوں کے بارے میں غور کرنے لگتا منتشر خیالات سے دماغ بوجھل تھا پھر مجھے راج کماری شیلا کی یاد آگئی جو صدیوں سے میرا انتظار کر رہی ہے اس نے صدیوں پہلے یہ سمجھ کر خود کشی کر لی تھی کہ میں مر گیا ہوں اور اب اسے علم ارواح میں مل سکوں گا لیکن میں اسے نہ مل سکا اور جب ملا تو پردیپ کی بجائے شاہد علی کی شکل میں مجھے ہندوؤں کے فلسفے آواگون پر بالکل یقین نہ تھا مگر راج کماری شیلا اپنے پردیپ کے انتظار میں اپنے پرانے قلعے کے اندر اس کی منتظر رہتی تھی اس کی باندیوں اور دربانوں نے جگہ جگہ پردیپ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نہ ملا شیلا کا واقعہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا لیکن میں روحوں کے اسرار سے کافی واقف تھا بات کچھ بھی ہو میں نے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی یہاں یہ بات بالکل واضح تھی کہ شیلا کا کوئی پردیپ کہیں گم ہو گیا تھا اور اب وہ مجھے اپنے خوابوں کا شہزادہ یعنی پردیپ تصور کرتی تھی وہ حسین و جمیل راج کماری جس کے دل نشین قرب سے میں لطف اندوز ہو چکا تھا قلعے میں قدم رکھتے ہی مجھے شدت سے یاد آنے لگی میرے ذہن میں راج کماری کی وہ مترنم اور مغموم آواز گونج رہی تھی جب اس نے آخری بار حوالات میں مجھ سے کہا تھا تم مجھے بھول گئے ہو پردیپ تمہیں رفتہ رفتہ سب یاد آ جائے گا پہلے جنم کی باتیں اپنی شیلا سب کچھ۔

میری محویت کا شیرازہ اس وقت منتشر ہوا جب درشہوار کی آواز میرے کانوں میں گونجی وہ کہہ رہی تھی کیا آپ سو گئے دیکھئے یہاں کون موجود

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے۔

میں نے ہڑ بڑا کر آنکھیں کھولیں تو دیکھا اکبر اور ثمینہ دونوں میرے قریب فرش پر بچھی چاندنی پر پڑے ہیں دونوں بے حس و حرکت نظر آ رہے تھے ان کے چہروں پر کرب کے تاثرات دیکھ کر میں تڑپ اٹھا دری دری یہ دونوں خاموش کیوں ہیں؟ اکبر اور ثمینہ کو کیا ہوا دری؟

آپ پریشان نہ ہوں میں نے انہیں لمبی نیند سلا دیا ہے درشہوار نے جواب دیا چندت اونکار ناتھ اور پولیس کے لوگوں نے ان دونوں پر بڑے دردناک مظالم توڑے تھے اگر آپ انہیں اس حالت میں دیکھ لیتے تو آپ کا کلیجا پھٹ جاتا اکبر کے پورے جسم پر نیل ہی نیل تھے ثمینہ کا چہرہ اس حد تک بدل چکا تھا کہ شناخت ناممکن تھی لیکن اب تشویش کی کوئی بات نہیں میں نے ان کا علاج کر دیا ہے۔

مگر تم اس قدر جلدی کیسے آ گئیں یہاں سے شہر کی مسافت تو چار دن

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی ہے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

میں نے اس کام میں قلعے میں مقیم اجنہ کے قبیلے سے مدد لی تھی اکبر اور ثمینہ کو ہم اجنہ قبیلوں کی مدد کے بغیر لاتے تو وہ راستے میں دم توڑ دیتے جب میں نے یہ صورت دیکھی تو قلعے واپس آئی اور یہاں سے چند جنوں کو ساتھ لیا اس وقت آپ کسی محویت میں تھے میں انہیں ساتھ لے کر شہر گئی اور اب واپس آ رہی ہوں۔

میں نے درشہوار کی زبانی اکبر اور ثمینہ کا دردناک حال سنا تو میرا خون کھولنے لگا میں غصے کے عالم میں سرتاپا لرز رہا تھا دری میری اس کیفیت سے سہم گئی بولی۔

میری درخواست ہے کہ آپ اونکار ناتھ کا مسئلہ مجھ پر چھوڑ دیں میں اس کافر پنڈت کو عبرتناک سزا کا مستحق سمجھتی ہوں یقین کیجئے اس پر سکون کا ایک ایک سانس محال ہو جائے گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں ڈری۔ میں تقریباً چیخ پڑا اسے میرے لئے رہنے دو میں راشد حسین اور رشیدہ سے بھی بھیانک انتقام لوں گا مجھے ابھی میاں صاحب کے ودیعت کیے ہوئے وظیفے یاد ہیں لاتعداد روحیں میری کنیزیں ہیں غلام ہیں میں اپنے خدا سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگوں گا اور مجھے یقین ہے کہ ان وظائف کا دوبارہ ورد کرنے کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا میں نے کافی مدت عبادت اور ریاضت میں گزاری ہے مجھے معلوم ہے میں کیا طاقتیں رکھتا ہوں۔ میں جوش میں نہ جانے کیا کیا کہہ گیا درشہوار بت بنی میری تقریر سنتی رہی اس کی غزالی آنکھوں سے اضطراب مترشح تھا میں خاموش ہوا تو وہ سرد لہجے میں بولی اب میں آپ کو تاریکی میں رکھنا نہیں چاہتی آپ نے خود دیکھ لیا ہے کہ آپ کیا کچھ کھو چکے ہیں میں نے آپ کے بارے میں باوا جان سے گفتگو کی تھی آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جواب دیا انہوں نے کہا کہ بڑے میاں صاحب آپ سے روٹھ چکے ہیں آپ نے علم وفضل کا غلط استعمال کیا آپ نے خوف فیصلے کرنے شروع کر دیئے آپ نے وہ کیا جو آپ کے رتبے اور منصب کے خلاف تھا آپ نے پہاڑی کی عظمت اور حرمت کا خیال نہیں کیا آپ نے اپنا نفس آزاد چھوڑ دیا اور علم وفضل میں انکسار کے بجائے غرور کا رویہ اختیار کیا اب آپ کی تمام روحانی قوتیں زائل ہو چکی ہیں اور اب میاں صاحب کے ودیعت کئے ہوئے وظیفوں میں کوئی اثر نہیں رہا آپ بھول گئے کہ الماس کی روح آپ کی بار بار طلبی کے باوجود بھی ظاہر نہیں ہوئی آپ کسی اندھیرے میں نہ رہیں ان بدکاروں کو اپنے عقیدت مندوں پر چھوڑ دیں اور دوبارہ اپنے خدا سے لو لگائیں اسی میں پناہ ہے اسی میں نجات ہے۔

دری میں دیوانگی کی حالت میں چیخا دری یہ تم کیا کہہ رہی ہو تم نے ایک

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

بار کہا تھا کہ یہ کیفیتیں عارضی ہیں جلد ہی مجھے میرا کھویا ہوا رتبہ مل جائے گا اب تم بھی دل آزار باتیں کر رہی ہو؟ پھر مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میری آنکھوں سے آنسو گرنے لگے دری تم نے یہ کیسی باتیں کیں کیا تم سچ کہہ رہی ہو یہ باتیں نشتر بن کر میرے سینے میں اتری ہیں۔

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے اب وہ وقت نہیں ہے کہ آپ کو اندھیرے میں رکھا جائے میں اس وقت آپ کو مایوس نہیں کرنا چاہتی جو کچھ ہوا اسے بھول جایئے میں آپ کے ساتھ ہوں مجھے اپنا سہارا سمجھئے جو کچھ ہوا اسے بھول جایئے آپ کے ایک اشارے پر میری جان قربان ہے مجھے حکم دیجئے سب کچھ چھین گیا تو کیا ہوا میں تو موجود ہوں اور میں آپ کے تمام دشمنوں سے نمٹنے کی طاقت رکھتی ہوں۔

نہیں دری۔ میں نے اپنی بے چینی چھپاتے ہوئے کہا ابھی اس کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

وقت نہیں آیا تمہاری مدد کی ضرورت نہیں میں کہتا ہوں تم بھی چلی جاؤ میں تمہیں بتاؤں گا کہ میاں صاحب کے روٹھنے کے بعد بھی میں کیا کر سکتا ہوں میری ریاضتیں اور عبادتیں برباد ہو گئیں تو کیا غم میں اپنے مقصد کے حصول میں خود کو سچا سمجھتا ہوں اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کسی نے میرا خیال نہیں کیا میری پہاڑی والی روحانی قوتیں مجھ سے دور ہو گئیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں کوئی کمزور شخص ہوں میں اب بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں دری تمہارے بغیر بھی۔

درشہوار نے پہلی بار مجھے پاگلوں کی طرح دیکھا آپ بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں آپ کو آرام کرنے کی ضرورت ہے ممکن ہے کچھ دیر بعد آپ اس کا احساس کریں کہ آپ نے کتنی بری باتیں کہہ دی ہیں انسان کو کبھی خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے آپ کی زبان سے کفر کی بو آ رہی ہے توبہ کیجئے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تو بہ کے دروازے تو بند ہو چکے ہیں ورتی ۔ میں مضطرب ہو کر بولا

میرے لئے شاید نیکی کے راستے بند ہو گئے ہیں زندگی کے بیش قیمت

دن جس علم کے حصول میں گزارے تھے اب معلوم ہوتا ہے وہ بے کار

گئے میں نے خوشی کا کون سا لمحہ دیکھا مجھے اب آگے گھٹن ہی گھٹن

محسوس ہوتی ہے میں اب کھلی ہوا میں سانس لینا چاہتا ہوں جب تک

میں اپنے دشمنوں کو زیر نہیں کر لیتا سکون میرے لئے حرام ہے میں اسی

لئے پہاڑی سے چلا تھا اور ورتی سنو میرے سامنے ایک قوت ابھی باقی

ہے مجھے معلوم ہے وہ قوت تسخیر کرنے کے لئے مجھے کچھ قربانیاں دینی

ہوں گی لیکن میں ہر حالت میں اب چند فیصلے چاہتا ہوں میں خود کو

بدل رہا ہوں میں نئے سانچے میں ڈھل جاؤں گا اور تم دیکھو گی کہ میں

کیا کرتا ہوں جب تک یہ حساب بے باق نہیں ہو جاتا میرے

اعصاب پر بوجھ رہے گا میں ایک انسان ہوں جس کے پاس جذبات

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہیں جسے غصہ آتا ہے میں اب ایک عام آدمی ہوں جاؤ جا کر میرے عقیدت مندوں سے کہہ دو کہ چھوٹے میاں صاحب علم و فضل کے رتبے سے گر گئے ہیں اور یہ بھی کہہ دینا کہ نفس کو علیحدہ کرنے کے بعد ہی کوئی میاں صاحب کی جانشینی کا خیال دل میں لائے نفس کے بغیر ایک شخص۔

میں نے دیوانوں کی طرح قہقہہ لگایا تو قلعے کے بام و در گونجنے لگے نفس کے بغیر ایک شخص ہاہاہا۔

میں پوچھ سکتی ہوں وہ کون سی طاقت ہے۔ جس کا ذکر آپ نے مجھ سے کیا ہے؟ جو مجھ سے زیادہ آپ کے اشاروں پر عمل کر سکتی ہے۔

وقت آنے پر تمہیں خود معلوم ہو جائے گا میں تم سے کوئی بات نہ چھپاتا لیکن ابھی مجھ سے نہ پوچھو تو بہتر ہے میں نے اس مرتبہ کسی قدر سکون سے جواب دیا میں درشہوار کو راج کماری شیا! کی آتما کے متعلق کچھ بتانا

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں چاہتا تھا مجھے اندازہ تھا کہ اس سے وری پر بہت برا اثر پڑے گا وہ ہلکان ہو جائے گی اس لئے میں نے اسے کچھ نہ پوچھنے کی تلقین کی اور اکبر کی طرف متوجہ ہو گیا جو آہستہ آہستہ ہوش میں آ رہا تھا۔

ان دونوں کو باقاعدہ ہوش میں آنے میں کچھ دیر لگی لیکن مجھے اپنے قریب زندہ و سلامت دیکھ کر دونوں کو اس قدر مسرت ہوئی کہ بیان نہیں کی جا سکتی وہ آنکھیں پھاڑے قلعے کی دیواروں کو اور ہم دونوں کو دیکھ رہے تھے ان واقعات اور انسانیت سوز مظالم کی تفصیل سے یہاں گریز کیا جا رہا ہے جو اکبر اور ثمینہ نے ہمیں سنائے اکبر سے قلعے کا پتہ پوچھنے کے لئے ایس پی ماتھر اور پولیس کے دوسرے افسران نے ہر قسم کا ظلم روا رکھا تھا ثمینہ کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی وہ مجھ سے لپٹ لپٹ کر زار و قطار رونے لگی اکبر کا بھی یہی حال تھا میں ان دونوں کو اپنے سینے سے لگائے تسلی اور دلاسے دیتا رہا اکبر سے یہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

دل سوز واقعات سن کر میرے زخم اور تازہ ہو گئے میرے اشتعال کا اندازہ کرنا مشکل ہے اور نہ قلم کو اتنی قدرت ہے کہ وہ میری کیفیت تحریر کر سکے۔

رات تک میں اکبر اور ثمینہ کے ساتھ رہا ان کی بپتا سنتا رہا اور دل جوئی کرتا رہا لیکن شام سے رات تک در شہوار چپ چاپ رہی غالباً وہ مجھ سے شاکی تھی اور میں اس سلسلے میں اسے کریدنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

اس روز میں نے نماز ادا نہیں کی در شہوار نے مجھے یاد بھی دلایا تو میں ٹال گیا رات کو اکبر اور ثمینہ قلعے کے ایک ویران حصے کی طرف چلے گئے تو در شہوار نے مغموم لہجے میں کہا میں محسوس کر رہی ہوں کہ آپ مجھ سے کچھ ناراض ہیں اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دیجئے۔

دری میں نے آہستگی سے کہا بخدا میں تم سے ناراض نہیں ہوں دوپہر

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے تمہارے متعلق جو نازیبا باتیں کی تھیں ان پر اب مجھے افسوس ہو رہا ہے تم میرے قریب ہوتی ہو تو مجھے تقویت رہتی ہے تمہاری غیر موجودگی میں میں نے جو صعوبتیں جھیلی ہیں وہ مجھے ہمیشہ یاد رہیں گی مجھے افسوس ہے میں نے تم سے درشت لہجے میں بات کی تم تو میرے زخموں کا مرہم ہو مگر تم دیکھ رہی ہو کہ میں کس قدر ٹوٹ گیا ہوں آدمی کو اپنوں سے تلخ باتیں کرنے کی جرات ہوتی ہے میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا دیکھو میں کیسی متضاد باتیں کر رہا ہوں اس کی وجہ میرا ذہنی انتشار ہے ممکن ہے آئندہ میں تم سے اس سے بھی زیادہ کڑوی باتیں کروں لیکن تم کوئی خیال نہ کرنا ایک دیوانے کی بڑ سمجھ کر میری باتیں نظر انداز کر دینا۔

درشہوار میرا جواب سن کر بے اختیار میرے سینے سے لگ گئی اور رُکتی ہوئی آواز میں بولی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

آپ مجھے کبھی خود سے جدا نہ کیجئے گا میں آپ کی کنیز ہوں اور اسی طرح تمام زندگی آپ کی خدمت کرنا چاہتی ہوں مجھے اس میں بے حد سکون ملتا ہے۔

تمہیں یہ شبہ کیوں کر ہو وری کہ میں تمہیں خود سے دور کر دوں گا میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا میرے دل میں اچانک اس شبے نے سر ابھارا کہ کہیں درشہوار راج کماری شیلا کی بے قرار روح کے ساتھ میری ملاقاتوں کے راز سے واقف تو نہیں ہوگئی۔

میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتی ہوں اب باوا جان مجھ پر کچھ پابندیاں عائد کرنی چاہتے ہیں۔

وری۔ میں نے چونکتے ہوئے کہا میں نہیں سمجھا کیا میرے محسن ابو الحسن نے تمہیں میرے ساتھ رہنے سے منع کیا ہے؟ کیا ابوالحسن اتنے بدل گئے ہیں۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

یہ بات نہیں ہے درشہوار کے حسین وجمیل چہرے پر سوگواری کی کیفیت پیدا ہوگئی بات دراصل یہ ہے کہ باوا جان نے اپنے قبیلے کے ایک جن سے میرے لئے سلسلہ جنبانی شروع کررکھی ہے۔

اوہ میں نے سکون کا سانس لے کر کہا تو یہ بات ہے۔

اور یہ بات بڑی غیر معمولی ہے آپ تو جانتے ہے کہ ہمارے رسم و رواج کیا ہیں شادی کے بعد جو اخلاقی اور سماجی پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں میں سوچتی ہوں کہ وہ میں نبھا نہ سکوں گی۔

مگر تمہیں ازدواجی مسرتیں حاصل کرنے سے خوش تو ہونا چاہیے دری میں نے زیرلب مسکرا کر درشہوار کی آنکھوں میں جھانکا تو اس کی آنکھیں کچھ اور نمناک ہوگئیں۔

جو لطف پرستش میں ہے وہ بھلا ازدواجی مسرتوں میں کہاں میسر آسکتا ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

پرستش تو ایک ایسے جذبے کو کہتے ہیں دری جو سچا ہو تو فاصلوں کی قید و بندش بھی اس پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔

یقین نہیں آ رہا کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں درشہوار نے حیرت بھری نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے پوچھا کیا آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ سے دور ہو جاؤں کیا آپ مجھ سے واقعی خوش نہیں؟

میں نے سنجیدگی سے کہا تم نے غالباً کبھی نوری اور ناری کے فرق پر غور نہیں کیا۔

معلوم ہوتا ہے آج آپ کو یہ فرق بڑی شدت سے محسوس ہو رہا ہے درشہوار کے مخاطب میں طنز تھا۔

اس نے یہ بات کچھ ایسے درد بھرے انداز میں کہی کہ میں گھبرا گیا اس کے لہجے کی شدت نے مجھے بڑا متاثر کیا اور میں نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

وری میں تو ٹوٹ چکا ہوں میں نے کہا نا کہ میں تو منتشر ہو گیا ہوں میں تو بکھر گیا ہوں تم میری باتوں کا برا ماننے کے بجائے مجھے معاف کر دیا کرو میں نہ جانے کیا کیا کہہ جاتا ہوں۔

میں سمجھ رہی ہوں مجھے آپ کی حالت کا اندازہ ہے درشہوار نے بڑی عقیدت سے جواب دیا مجھے آپ سے کوئی شکوہ کوئی شکایت نہیں میں خود بھی کبھی بہکی بہکی باتیں کرنے لگتی ہوں۔

ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں وری میں نے وری کے شانے تھپتھپاتے ہوئے کہا اور بستر پر نیم دراز ہو گیا درشہوار میرے سرہانے بیٹھ کر میرا سر دبانے لگی میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں وہ رات بھر اسی طرح بیٹھی رہی میں نے کئی بار چاہا کہ وہ اٹھ کر چلی جائے تو میں قلعے کے اس حصے کا رخ کروں جہاں راج کماری شیلا کی بے چین روح اپنے محبوب کا انتظار کر رہی ہے راج کماری سے ملنے اور

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس کا حسین ترین چہرہ دیکھنے کے تصور میں نیند مجھ سے بہت دور تھی مگر درشہوار نے کوئی موقع ایسا نہیں دیا کہ میں اس رات پل بھی سکوں وہ ساری رات میرے سرہانے بیٹھی رہی اس گہری پرستش اور محبت کا میں کسی طرح متحمل نہیں ہو سکتا تھا اس حسین لڑکی کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ سفید لباس میں ملبوس یقیناً جنوں کی کوئی شہزادی معلوم ہوتی تھی آخر صبح ہوئی تو وہ میرے پاس سے ہٹی ثمینہ اور اکبر کی حالت اب کچھ کچھ درست ہو رہی تھی۔

یہ اس دن کوئی تین بجے سہ پہر کی بات ہے کہ ہمیں قلعے کے باہر گاڑیوں اور موٹروں کا زبردست شور سنائی دیا میں نے درشہوار کو تفتیش کے لئے باہر روانہ کیا تو معلوم ہوا مسلح پولیس نے بڑی تعداد میں قلعے کے چاروں طرف گھیرا ڈال دیا ہے تھوڑی دیر بعد ہمیں ہوائی فائرنگ کی آواز سنائی دی ثمینہ اور اکبر بہت سہم گئے تھے خود میں بھی اس یورش

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے خاصا پریشان ہو گیا تھا ورشہوار اجنہ قبائل سے مشورے کر رہی تھی اتنی دیر میں ہمیں لاؤڈ اسپیکر پر انسپکٹر شرما کی آواز سنائی دی۔

شاہد علی میں انسپکٹر شرما ہوں اگر تم اس قلعے میں چھپے ہوئے ہو تو خود کو ہمارے حوالے کر دو ہمارے ساتھ بیس گاڑیاں اور تقریباً پانچ سو مسلح سپاہی ہیں جو دوسری صورت میں قلعے کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے شاہد علی تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے پولیس نے چاروں طرف سے قلعہ گھیر لیا ہے بہتر ہے تم اپنے ساتھیوں سمیت خود کو ہمارے حوالے کر دو۔

اب کیا ہو گا۔؟ اکبر نے میرے بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

اس بار وہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے ثمینہ بھی بے حد خوف زدہ تھی۔

مجھے سوچنے دو اکبر میں نے ہاتھ ملتے ہوئے جواب دیا ہمیں جلدی کوئی فیصلہ کرنا ہو گا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس عرصے میں دوبارہ شرما کی آواز آئی ہم تمہیں پندرہ منٹ دیتے ہیں شاہد علی تم ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے تم قانون کو مطلوب ہو قانون ہر جگہ تمہارا تعاقب کرتا رہے گا یاد رکھو تم پر قتل کا الزام ہے۔

شرما کی وارننگ کے بعد اجنہ قبائل کا بوڑھا شخص اسد اللہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت ہمیں حکم دیجئے۔

تم کیا کر سکتے ہو؟ میں نے اس سے پوچھا۔

ہم آپ کو ان کی نظروں سے اوجھل کر دیں گے مگر اس کے بعد بھی یہ بار بار قلعے کا رخ کریں گے میں چاہتا ہوں کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ پولیس ہمیشہ کے لئے ادھر کا رخ کرنے سے تائب ہو جائے پولیس پر دہشت بٹھانے کا اس سے بہتر موقع ہمیں کبھی نہیں ملے گا۔

درشہوار اس افتاد سے پریشان نظر آتی تھی وہ بوڑھے کے پاس آئی اور اسکے کان میں کچھ کہنے لگی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہاں یہ ٹھیک ہے اس کی بات سن کر بوڑھا جن اپنے قبائلی انداز میں اچھلنے لگا حضرت ہم باہر جا رہے ہیں ہمیں یقین ہے پولیس اس کے بعد اس طرف کا رخ نہیں کریں گی۔

چند لمحوں بعد پھر انسپکٹر شرما کی آواز آئی شاہد علی! شہر میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے اگر پولیس نے تمہیں مسلمانوں کے سامنے نہیں پیش کیا تو فساد کی آگ اور بھڑک جائے گی تم اپنی گرفتاری سے ہزاروں بے گناہوں کو قتل ہونے سے بچا سکتے ہو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم نے خود کو ہمارے سپرد کر دیا تو پولیس عدالت میں تمہاری معافی کی سفارش کرے گی بہتر ہے باہر آ جاؤ، تمہیں اس سے اچھا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا۔

بوڑھا جن اور دوسرے اجنہ قلعے سے باہر جا چکے تھے ان کے ساتھ در شہوار بھی تھی شرما بار بار وقت بتا رہا تھا اور خطرناک دھمکیاں دے رہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا ثمینہ اور اکبر کی تشویش ناک حالت دیکھ کر میں انہیں قلعے کے روشن دان کی طرف لے گیا جہاں ٹوٹی پھوٹی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر ہم باہر کا منظر دیکھ سکتے تھے مجھے معلوم تھا کہ اجنہ پولیس پر بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور جب یہ واقعہ پولیس کے بچے کھچے لوگ محکمے کے ذمہ داروں کے سامنے بیان کریں گے تو وہ آئندہ میرے تعاقب کی حماقت سے توبہ کر لیں گے جب ہم روشن دان کے نزدیک پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ چاروں طرف مسلح سپاہی پوزیشن لئے کھڑے ہیں ایک جیپ پر انسپکٹر شرما ہاتھ میں بھونپو لئے مجھے وارننگ دے رہا تھا اور وقت بتا رہا تھا۔

ابھی پانچ منٹ کا وقفہ باقی تھا اور انسپکٹر شرما قلعے میں گھسنے کی دھمکی دے رہا تھا کہ اچانک وہ تیورا کر گر گیا جیپ میں بیٹھے ہوئے ڈرائیور نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی تو وہ بھی اس طرح جیپ میں لڑھک

allurdupdfnovels.blogspot.com

گیا جب کچھ سپاہی بندوق ہاتھ میں لئے ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے تو ان کا بھی یہی حشر ہوا پولیس اجنہ کو نہیں دیکھ سکتی تھی خود میں بھی انہیں اس وقت نہیں دیکھ سکتا تھا تھوڑی دیر بعد وہاں عجیب ہنگامہ برپا ہو گیا صرف دس بارہ آدمیوں کے اس طرح اچانک چیخ مار کر گرنے اور چلانے کے بعد پولیس میں بھگدڑ رچ گئی انسپکٹر شرما کی جیپ ایک سپاہی نے سنبھال لی اور آنا فانا وہاں سے سب گاڑیاں روانہ ہو گئیں دور دور تک چیخ پکار ہوتی رہی گاڑیاں اس تیز رفتاری سے وہاں سے بھاگی تھیں کہ پانچ چھ سپاہی گاڑیوں سے گر پڑے تھے اور پیچھے والی گاڑیاں انہیں کچلتی ہوئی آگے نکل گئی تھیں اس خونی ہنگامے میں صرف آدھ گھنٹہ صرف ہوا۔

شروع شروع میں تو اکبر اور ثمینہ سہمے ہوئے تھے مگر جب انہوں نے اجنہ قبائل کے ہاتھوں پولیس والوں کا یہ حشر دیکھا تو ہنستے ہنستے ان کا برا

allurdupdfnovels.blogspot.com

حال ہو گیا قلعے میں داخل ہوتے ہی اجنہ قبائل اور درشہوار ہم سب کے سامنے ظاہر ہو گئے اور ہم نے دیکھا کہ وہ قہقہے لگاتے ہوئے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر ہماری طرف آ رہے تھے ان کے چہروں پہ فتح کے آثار تھے جنوں کا یہ قبیلہ یوں بھی مار دھاڑ اور ہنگامہ و فساد میں خاصی دلچسپی لیتا تھا اس وقت ان کے شوق کی تکمیل نے انہیں کچھ زیادہ سرشار اور سرمست کر دیا تھا آتے ہی انہوں نے اعلان کیا۔

حضرت آج رات اس دلچسپ معرکے کی فتح کے سلسلے میں ایک شاندار دعوت ہوگی۔

میں یہ دعوت آج رات ملتوی کرنا چاہتا تھا اس لئے کہ مجھے راج کماری شیلا سے ملاقات کرنی تھی کل رات کی طرح میں یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا لیکن اجنہ قبائل کے اس احسان کے بعد انہیں ٹالنا کسی صورت میں مناسب نہ تھا اگر وہ لوگ اتنی تعداد میں نہ ہوتے تو اکیلی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ورشہوار کے لئے پولیس کی دسترس سے ہمیں بچانا بہت مشکل ہوجاتا اب یہ بات طے تھی کہ پولیس قلعے کا رخ کرتے ہوئے اچھی طرح سوچے گی پولیس کے پانچ سو سپاہیوں نے ہوش وحواس کے عالم میں یہ پراسرار اور نادیدہ افتاد دیکھی تھی۔

رات کو اجنہ قبائل کے نوجوانوں نے فتح سے واپس آنے کے بعد اپنے قبیلے کے رسم کے مطابق بھنے ہوئے گوشت کا اہتمام کیا اور نوجوان جنوں نے ایک ایسا رقص پیش کیا جو میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا میں رقص وموسیقی سے ویسے بھی دور رہا تھا مگر زندگی کا یہ انداز اور جوش وخروش دیکھ کر پہلی بار مجھے احساس ہوا کہ نفس کشی واقعی کتنی بڑی قربانی ہے۔ دوسری رات بھی مجھے راج کماری شیلا سے ملاقات کا موقع نہیں مل سکا وہ روحیں اب میرے احکام کی تابع نہیں تھیں جو پہلے میرے وظائف پر حاضر ہوکر میرا ہر حکم بجالایا کرتی تھیں میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

وظائف میں کوئی اثر نہیں رہا تھا اب صرف ایک امید ہی باقی رہ گئی تھی
میرے ذہن میں راج کماری شیلا کا تصور ابھرتا تھا اس کی روح نہ
جانے کتنے زمانے سے نا آسودگی کی شاکی تھی میں اس کی روح سے
وہ کام لینا چاہتا تھا جو الماس کی اور دوسری روحوں سے لیا کرتا تھا راج
کماری شیلا کے ساتھ اس کی باندیوں کنیزوں اور محافظوں کی آتماؤں
کا ایک پرا تھا جو میرے اشارے پر بڑے سے بڑا کام کر سکتا تھا۔
تیسری رات مجھے اس کا موقع مل گیا اس وقت میرے پاس کوئی نہ تھا
درشہوار کے جانے کے بعد میں آہستہ سے اٹھا اور قلعے کے ویران حصے
کی طرف قدم اٹھانے لگا شکستہ سیڑھیاں عبور کر کے میں طویل
راہداری میں آ گیا آج اس حصے میں بڑی ویرانی اور اداسی نظر آ رہی تھی
راج کماری کی کنیزیں اور دربان آج بھی مجھے وہاں ملے لیکن وہ سب
بڑے سوگوار اور مضمحل نظر آ رہے تھے کسی نے مجھے نہیں روکا اور نہ ہی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کسی نے میرا استقبال کیا میں اس مغموم ہجوم سے گزر کر راج کماری کے خاص کمرے تک پہنچ گیا راج کماری جو حسن میں اپنا ثانی نہیں رکھتی وہ جو ایک روح تھی مگر مجھے اس حسین و جمیل روح سے جو لگاؤ ہو گیا تھا وہ آج تک کسی سے نہیں ہوا تھا گزشتہ دنوں میں اکثر و بیشتر راج کماری ہی کے بارے میں سوچتا رہا اس کے لئے میرے دل میں کچھ ایسے جذبات پیدا ہو رہے تھے جو میں نے اس سے پہلے اس شدت سے کبھی محسوس نہیں کئے تھے راج کماری اگر زندہ ہوتی تو کوئی تعجب نہ تھا کہ میں اسے حاصل کرنے کے لئے تمام دنیا سے جنگ کر لیتا حوالات میں جب وہ آئی تھی اس وقت بھی میرے دل میں اس کے لئے طوفان اٹھا تھا اب اسی حور شمائل راج کماری کا کمرہ میرے سامنے تھا وہ ہر روز رات کو قلعے کے اس حصے میں دربار سجاتی تھی وہ پردیپ سے عشق کرتی تھی اور مجھے اس نے پردیپ کا درجہ دیا تھا اب

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں کسی صورت میں اس کی تردید نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میں نے اس کے کمرے کا شکستہ دروازہ آہستہ سے دھکیلا اور اندر داخل ہوا تو وہ کمرہ مجھے اجڑا اجڑا سا نظر آیا راج کماری شیلا کسی خزاں رسیدہ درخت کی مانند ایک ستون سے ٹیک لگائے کھڑی خلا میں گھور رہی تھی دروازہ کھلنے پر اس نے میری طرف دیکھا۔

میں آ گیا ہوں راج کماری میں نے آہستہ سے اسے مخاطب کیا راج کماری شیلا ایسے چونکی جیسے اچانک گہرے خواب سے بیدار ہوئی ہو اس کے سوگوار چہرے پر ایک دم بہار آ گئی اس کا حسن یک لخت سے نکھر سا گیا مجھے غور سے سر سے پاؤں تک دیکھ کر وہ مترنم آواز میں بولی۔

مجھے وشواس تھا کہ تم ضرور آؤ گے پردیپ۔

ہاں شیلا میں آ گیا ہوں تم میرے دل میں اتر کر دیکھو میں اب بدل گیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوں میں پردیپ ہو گیا ہوں زمانے کا وہ طویل فاصلہ اب رفتہ رفتہ گھٹ رہا ہے جو مجھے تم سے دور رکھے ہوئے تھا میں اپنے ماضی سے قریب آ رہا ہوں میں نے جذباتی لہجے میں کہا۔

پردیپ راج کماری فرط مسرت سے بے تاب ہو کر بولی کیا تمہیں گزری ہوئی باتیں یاد آ گئی ہیں۔

نہیں شیلا سچ تو یہ ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں آتا لیکن یہ کیا کم بات ہے کہ میں اپنے زہد و اتقا کے باوجود بے اختیار تمہاری طرف کھنچ رہا ہوں۔

تم پردیپ ہو............ تم نے دوسرا جنم لیا ہے ممکن ہے اس سے پہلے بھی تم نے کچھ اور جنم لئے ہوں بہر حال جو بھاگ میں لکھا تھا وہ پورا ہوا مجھے وشواس ہے کہ تمہیں پچھلے جنم کی باتیں جلد یاد آ جائیں گی شیلا جذبات میں بولی تم آ گئے میرے لئے یہی سب کچھ ہے۔

یہ کہہ کر راج کماری میرے قدم چھونے لگی اس کے ہاتھ سرد تھے اس کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جسم روئی کے گالے کی طرح نرم اور برف کی طرح ٹھنڈا تھا مگر وہ اتنی ہی حسین تھی جتنی حسین مجھے پہلی بار نظر آئی تھی یا جتنی حسین کوئی عورت ہو سکتی ہے میں اس کے قرب سے اپنے دل میں بے پناہ جذبات محسوس کر رہا تھا ایسے جذبات جن سے میں عموماً آشنا رہا تھا لیکن وہ تو ایک روح تھی .... مجھے معاً خیال آیا میں تو ایک روح کے سامنے کھڑا ہوں۔

اب تم میرے پاس سے نہ جانا راج کماری نے یہ جملہ بہت پیار سے کہا۔

میں بہت تھک گیا ہوں تمہارے اندر ڈوب جانا چاہتا ہوں لیکن میں سوچتا ہوں تم ایک آتما ہو اور میں ایک زندہ انسان میرا تم سے ملاپ اب اسی صورت میں ممکن ہے کہ میں بھی تمہاری طرح بن جاؤں اور پھر ہم عالم ارواح میں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں مجھے اب

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہارے بغیر زندگی ادھوری لگتی ہے مجھے اس دنیا نے اتنے غم دیئے ہیں کہ اب کسی کے قرب میں پناہ نظر نہیں آتی شیلا مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہارا پردیپ ہوں لیکن تم نے مجھے پردیپ کے طور پر قبول کر لیا ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

تم پردیپ ہو تم وہ زندگی چھوڑ دو۔..............اور میرے ساتھ رہنے کے لئے آتما کا روپ دھار لو آتما امر ہے یہ زندگی آنی جانی ہے تمہیں نہیں معلوم کہ روح جسم سے آزاد ہو کر کتنی بلند ہو جاتی ہے راج کماری شیلا کی آنکھوں میں چمک تھی۔

راج کماری مجھے اس زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں میں اب مرنا چاہتا ہوں میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تم وہ عظیم روح ہو جس نے اپنے محبوب سے اتنا عشق کیا کہ دوسری زندگی میں آتما کی زندگی میں بھی تم اسے نہیں بھلا سکیں مگر راج کماری فرض کرو اگر عالم ارواح میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

تمہارا اصل پردیپ تمہیں مل گیا تو میرا کیا ہوگا میں نے اسے چھیڑنے کے لئے کہا۔

میں ایک آتما ہوں پردیپ جب تم آتما کی شکل میں ڈھل جاؤ گے تو جسم کے بچھڑنے کے بعد تمہیں آتما کی غیر معمولی طاقتوں کا اندازہ ہو گا میری نگاہیں آتما کی نگاہیں ہیں وہ دھوکا نہیں کھا سکتیں مجھے معلوم ہے تم پردیپ ہو۔

میں پردیپ ہوں یا شاہد علی۔ مگر اب میں تمہارا ہوں میں نے ایک عزم سے کہا۔

اگر تم واقعی میرے ہو تو اپنی یہ زندگی ختم کر دو اگر میرے بس میں ہوتا تو میں تمہارے لئے زندہ ہو جاتی.............. کہیں تمہیں اس زندگی سے بہت پیار تو نہیں زندگی سے سب کو پیار ہوتا ہے راج کماری نے پوچھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے لئے اب زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں لیکن میں مرنے اور دوسری زندگی اختیار کرنے سے پہلے اپنے دل کو مطمئن کرنا چاہتا ہوں تاکہ میری روح کسی انتشار کا شکار نہ رہے میرے ساتھ اس دنیا میں بڑے ظلم ہوئے ہیں میں اسی دنیا میں ان کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔

تم کس سے انتقام لینا چاہتے ہو..............مجھے بتاؤ؟ راج کماری شیلا نے اپنا سرد ہاتھ میرے ہاتھوں سے مس کرتے ہوئے کہا۔

میں نے بے کم وکاست شروع سے آخر تک اپنی تمام سرگزشت سنادی رشیدہ کو پڑھانے کے واقعے سے لے کر قلعے میں آنے تک ....راج کماری میری عجیب وغریب آپ بیتی حیرت و استعجاب سے سنتی رہی اس کے انہماک کی وجہ سے میرے بیان میں جوش پیدا ہوگیا میں نے اس سے کوئی جھوٹ نہیں بولا یہ واقعات

allurdupdfnovels.blogspot.com

سناتے سناتے مجھے کئی گھنٹے گزر گئے راج کماری نے اس پر کسی شدید ردعمل کا اظہار نہیں کیا اس نے آہستگی سے صرف اتنا کہا پردیپ بھگوان کو یہی منظور تھا۔

میں سمجھتا تھا کہ راج کماری میری المناک سرگزشت سننے کے بعد مشتعل ہو جائے گی اور میرے دشمنوں کو زیر کرنے کے لئے الٹا مجھ سے مطالبہ کرے گی لیکن راج کماری کی حیرت انگیز خاموشی نے مجھے مایوس کر دیا میں نے اداسی سے اس سے کہا۔

تم کیا سوچ رہی ہو۔؟

میں سوچ رہی ہوں میں تمہارے لئے کیا کر سکتی ہوں۔

ارے تم بہت کچھ کر سکتی ہو شیلا تم ایک روح ہو اور تم نے ابھی کہا تھا کہ روح جسم کی قید سے آزاد ہونے کے بعد غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل ہو جاتی ہے تم میرے لئے بہت کچھ کر سکتی ہو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے آج تک صرف تمہارا انتظار کیا ہے میں نے اپنی آتما سے کوئی کام نہیں لیا مجھے بتاؤ میں کس طرح تمہارے کام آسکتی ہوں شیلا نے جھولین سے کہا۔

تم ایک آتما ہو شیلا تم میرے دشمنوں پر قہر بن کر ٹوٹ سکتی ہو میں تمہیں بتاؤں گا کہ روحیں کیا کر سکتی ہیں وہ ان چلتے پھرتے انسانوں کو کس قدر پریشان کر سکتی ہیں تمہارے پاس باندیوں اور دربانوں کی آتماؤں کا ایک ہجوم ہے اگر یہ سب روحیں صرف ایک دن کے لئے میرے حکم کی تابع ہو جائیں تو میں تمہیں بتاؤں کہ ظالم انسانوں کو ایک لمحے میں کیسی اذیت ناک سزائیں دی جا سکتی ہیں میں نے جوشیلے انداز میں کہا۔

مجھے بتاؤ پردیپ میں تمہارے لئے ان لوگوں سے کس طرح نمٹوں شیلا نے پھر اسی جھولین سے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

شیلا تمام واقعات میں نے تمہیں سنا دیئے ہیں میں بیرسٹر راشد حسین ،اونکار ناتھ ،رشیدہ اور دوسرے نابکاروں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میری روحانی طاقتیں زائل ہو گئیں تو کیا ہوا میرے پاس اب بھی بہت کچھ ہے.............میرے پاس میری شیلا ہے میں نے اعتماد اور محبت سے اسے دیکھا۔

شیلا مشتاق نظروں سے مجھے دیکھتی اور میری باتیں سنتی رہی۔

سنو شیلا تم اونکار ناتھ راشد حسین اور رشیدہ کے پاس جاؤ اور میرے ان دشمنوں کی صورت دیکھ کر خود فیصلہ کرو کہ انہیں کون سی سزا دی جائے شیلا جب تک یہ لوگ کسی بدترین صورت حال سے دوچار نہیں ہو جاتے میں ہمیشہ بے چین رہوں گا اور اس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ تم مجھ سے دور رہو گی معلوم نہیں پھر ہمارا ملاپ کب ہو۔

میرے پردیپ۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ تمہارے لئے میں وہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سب کچھ کروں گی جو تم چاہتے ہو میں ابھی وہاں جاؤں گی۔ میرے لئے فاصلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے میں دیکھوں گی کہ میری آتما تمہاری آتما کو کتنا شانت کر سکتی ہے لیکن تم اس کے بعد مجھ سے بچھڑ تو نہیں جاؤ گے۔

نہیں شیلا۔ میں اب اپنے اختتام تک آ پہنچا ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم سے جلد ملوں گا۔

میں نے راج کماری سے اجازت چاہی رات خاصی گزر چکی تھی میں نے رخصت ہونے سے پہلے اسے اپنے سینے سے لگایا اور دیوانہ وار اس کے برفیلے ہاتھوں کو بوسے دیئے چلتے ہوئے میں نے کہا اب ہماری جدائی کے دن ختم ہونے والے ہیں۔

پردیپ۔ راج کماری سسکتی ہوئی بولی میں ان لوگوں کو دیکھنے جا رہی ہوں جنہوں نے تمہیں دکھ پہنچایا ہے میں کل رات تمہاری منتظر رہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

گی تم آؤ گے نا۔؟

ہاں شیلا میں ضرور آؤں گا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا اور اسے اداس چھوڑ کر قلعے کے اس حصے سے باہر آیا جہاں ہم سب ٹھہرے ہوئے تھے درشہوار میرے بستر کے قریب بیٹھی تھی اسے دیکھ کر میرے قدم اچانک رک گئے میں نے اس سے پوچھا تم ابھی تک جاگ رہی ہو۔ ہاں مگر آپ کہاں گئے تھے درشہوار نے سوال کیا۔

میں یوں ہی ذرا قلعے کے ویران حصے کی طرف چلا گیا تھا میں نے اسے ٹالنا چاہا اور اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ پوچھتی میں نے کہا اب مجھے نیند آرہی ہے تم بھی سو جاؤ میں نے اپنے ان جملوں کا تاثر دیکھنے کے لئے درشہوار کا چہرہ نہیں دیکھا اور چادر اوڑھ کر لیٹ گیا معلوم نہیں درشہوار کب وہاں سے گئی۔

کوئی دس بجے دن کے قریب مجھے اکبر نے جھنجھوڑ کر جگایا اتنی دیر میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

اٹھنے کی وجہ سے مجھ پر خفت طاری ہو گئی تھی جتنی دیر میں سویا رہا میرا ذہن منتشر رہا میں نے عجیب ہولناک خواب دیکھے کبھی میں نے دیکھا کہ میں چاندنی رات میں بادبانی کشتی پر سوار دریا کی سیر کر رہا ہوں ، راج کماری شیلا میری گود میں سر رکھے لیٹی ہے کبھی میں ہولناک چہروں کے جتوں میں خود کو گھیرا ہوا پاتا ہوں کبھی میاں صاحب مجھے اجنبی نظروں سے گھورتے ہوئے نظر آتے ہیں کبھی میں طوفانی ہواؤں میں خود کو بے بسی سے ناچتے ہوئے دیکھا غرضیکہ میں پریشان پریشان اور الجھے الجھے خواب دیکھتا رہا جس وقت اکبر نے مجھے جگایا اس وقت بھی میں راج کماری شیلا کے ساتھ کوئی دریا پار کر رہا تھا۔

میں نے آنکھیں کھولیں تو ثمینہ اور رودر شہوار کو بھی اپنے قریب پایا ثمینہ کی نگاہوں میں خون کی سرخیاں تیرتی ہوئی نظر آ رہی تھیں اس کی نگاہوں میں محبت اور عقیدت کے بجائے نفرت تھی اور چہرے پر

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

شدید کرب کے آثار۔

شاہد میاں اٹھو دن چڑھ آیا ہے اکبر نے خشک لہجے میں کہا۔

کیا ہوا.......تم لوگوں نے مجھے کیوں اٹھا دیا میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا تمہیں نہیں معلوم کہ میں رات بھر جاگتا رہا ہوں۔

مجھے احساس ہے یقیناً تم رات کو جاگے ہو گے اکبر نے طنز کرتے ہوئے کہا شاہد میاں تم میرے دوست بھی ہو اور محسن بھی میں نے ہمیشہ تمہاری عزت بھی کی ہے مگر اب مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ تم اپنے مقام سے گر گئے ہو۔

میں نے آنکھیں ملتے ہوئے حیرت سے اکبر کو دیکھا اسکی بات کا مفہوم میری سمجھ سے بالاتر تھا اکبر نے اس لہجے میں کبھی مجھ سے بات نہیں کی تھی میں نے اس سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن ثمینہ بول پڑی اس کی آواز غصے کی شدت سے لرز رہی تھی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بھائی صاحب میں نے آپ کو بھائی کہا ہے ثمینہ بھائی ہی سمجھتی رہوں گی رشیدہ باجی نے جو برتاؤ آپ کے ساتھ کیا ہے میں نے اس پر ہمیشہ انہیں لعن طعن کی ہے لیکن میں پوچھتی ہوں باجی کے معصوم بچوں نے آخر آپ کا کیا بگاڑا ہے۔

میں الجھ رہا تھا اکبر اور ثمینہ کیا کہہ رہے تھے میری سمجھ میں نہیں آ سکا میں نے تعجب سے پوچھا اکبر میں نہیں سمجھ سکا کہ تم لوگ کس بات پہ مجھ پر شاکی ہو مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔

خدا کے لئے بھائی جان انجان نہ بنئے۔ ثمینہ تیزی سے بولی میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ گڈو اور بے بی کو معاف کر دیجئے وہ معصوم اور بالکل بے قصور ہیں آپ رشیدہ باجی کو جو چاہیں سزا دیں میں اف نہ کروں گی لیکن ان معصوم بچوں پر رحم کیجئے بھائی جان۔

اکبر میرے چہرے کے تاثرات غور سے پڑھ رہا تھا ثمینہ کے خاموش

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوتے ہی بولا۔

شاہد میاں ابھی ابھی درشہوار نے ہمیں بتایا ہے کہ رشیدہ کا ذہنی توازن اچانک بگڑ گیا ہے اور اس کے بچے موت کے قریب ہیں درشہوار شہر کی طرف گئی تھی تا کہ پیر سر راشد حسین اور اونکارناتھ کے شر انگیز منصوبوں کا پتہ چل سکے مگر تم اس طرح پوچھ رہے ہو جیسے تم کچھ جانتے ہی نہیں۔

بتائیے بھائی صاحب آپ اتنے سنگدل کب سے ہو گئے ثمینہ میرا ہاتھ تھام کر رقت بھرے لہجے میں چیخی آپ جیسے بزرگ نے ان معصوموں پر یہ ظلم کیوں کیا یہ کون سا انتقام ہے ان معصوموں نے آپ کا کیا بگاڑا تھا انہیں اپنے عتاب سے بچا لیجئے بھائی صاحب چاہے آپ مجھے سزا دے لیں میں آپ کو خدا رسول کا واسطہ دیتی ہوں آپ چپ کیوں ہیں خدا کے لئے کچھ کیجئے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ثمینہ رو رو کر اور ہاتھ جوڑ کر فریاد کر رہی تھی اکبر کی نگاہوں میں میرے لئے شدید نفرت جھلک رہی تھی لیکن میں گنگ سا ان لوگوں کے درمیان کھڑا تھا میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا میں انہیں کیا جواب دوں مجھے معلوم تھا کہ راج کماری نے میرا انتقام لینے کے لئے رشید کے بچوں کو اور اسے سب سے پہلے اپنا شکار بنایا ہے اس واقعے سے جہاں مجھے دکھ تھا وہیں راج کماری شیلا کے اس فوری طور پر ردعمل سے خوش بھی تھا اس وقت مجھے پھر اپنی معصوم بہن اور ماں باپ یاد آ گئے جیل کے سات سال اور ذلت و رسوائی کے وہ کربناک دن جنہیں میں کبھی فراموش نہیں کر سکا تھا میں ان لوگوں کو کسی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہ تھا راج کماری کی مضطرب روح اب میری غلام بن چکی تھی میں اس کی غیر مرئی طاقت کے ذریعے اپنے دشمنوں کو ہولناک حالات سے دوچار کرنے کا تہیہ کر چکا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں ادھر اپنے ہی خیالات میں مستغرق تھا ادھر ثمینہ بین کر رہی تھی درشہوار نے اسے مجھ سے علیحدہ کیا میں وہاں سے جانے کے لئے ہٹا ہی تھا کہ اکبر نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا شاہد میاں تم انسان تھے درندے کیسے بن گئے اکبر کی آواز کانپ رہی تھی۔

میں تمہارے سامنے اپنی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا میں نے تلخی سے جواب دیا ہم نے جو کچھ سنا ہے وہ کسی اور ہی طاقت کا کرشمہ ہے میں تمہیں پھر کسی وقت تفصیل سے بتاؤں گا تم اس وقت ثمینہ کو سنبھالو۔

اکبر جذباتی ہو گیا تھا میں اسے سمجھانے بجھانے کے بعد باہر آ گیا قلعے سے باہر آ کر میں نے دیکھا کہ درشہوار افسردہ سے میرے پیچھے آ رہی ہے۔

دری میں نے اسے دیکھ کر کہا مجھے بتاؤ تم نے وہاں کیا دیکھا۔؟

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں رات بھی وہاں گئی تھی پورے شہر میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں لوگ پولیس سے آپ کو طلب کر رہے ہیں ہندوؤں کے مکانات مسلمان اور مسلمانوں کے مکانات ہندو جلا رہے ہیں پنڈت اونکار ناتھ شہر سے غائب ہے پولیس کے کئی افسران معطل ہو گئے ہیں سارا شہر آگ اور خون کی لپیٹ میں ہے جب میں صبح بیرسٹر راشد حسین کے گھر گئی تو وہاں میں نے دیکھا کہ رشیدہ کی ذہنی حالت بگڑ گئی ہے اور اس نے اپنے دونوں بچوں کو مار مار کر موت کے قریب کر دیا ہے لیکن یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ درشہوار مجھے حیرت سے دیکھ کر بولی میاں صاحب کے روٹھ جانے کے بعد تو آپ کی طاقت.........

تم میری طاقت کا اندازہ نہیں لگا سکو گی دری۔ میں نے درشہوار کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا تم دیکھتی رہو ابھی کیا ہوتا ہے ابھی تم اور بہت سے عبرت ناک اور اذیت ناک خبروں کی منتظر رہو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ورشہوار تحسین آمیز نظروں سے گم سم کھڑی مجھے دیکھنے لگی میں نے دریا کے کنارے اپنے منہ پر پانی کے چھپکے مارے اور مسرت کے اظہار کے طور پر کچھ چھینٹے ورشہوار کی طرف اچھال دیئے اس نے میری یہ چھیڑ خانی دلکش نظروں سے دیکھی نہ جانے وہ اپنے دل میں کیا سوچ رہی ہو۔.........دوپہر ہوگئی تھی مگر مجھے شدت سے رات ہونے کا انتظار تھا۔

جب رات آئی تو میں سب کی نظروں سے بچ کر باہر نکل گیا اور جب مجھے یقین ہوگیا کہ وہ سب لوگ سوگئے ہیں تو میں راج کماری کے پاس پہنچا وہ سیڑھیوں پر میری منتظر تھی میں نے بڑھ کر اسے آغوش میں لے لیا اور ہم دونوں اسی کمرے میں چلے گئے جہاں راج کماری کی روح بسیرا کرتی تھی۔

پردیپ.........آؤ تمہیں اروپ دیوتا کے درشن کراؤں اس نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

راج کماری شیلا کی آتما میرے پہلو میں تھی اور میں ایک شکستہ طاقچے کی طرف بڑھ رہا تھا اس طاقچے کا رنگ امتداد زمانہ سے اڑ چکا تھا میں اپنے خیالات میں غرق تھا اور حیران تھا کہ راج کماری کون سے اروپ دیوتا کے درشن مجھے کرانا چاہتی ہے لیکن اب میں اس مرحلے پر پہنچ چکا تھا جہاں عقل ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور جنون اس کی جگہ لے لیتا ہے راج کماری نے طاق کے قریب پہنچ کر مسکراتی نظروں سے دیکھا اور ایک عجیب عقیدت اور شان سے طاق میں رکھی ہوئی سنگ مرمر کی ایک خوبصورت چھوٹی سی مورتی اٹھا کر مجھے دکھائی۔

اروپ دیوتا۔ راج کماری شیلا نے وہ چھوٹی سی مورتی عقیدت سے چومتے ہوئے کہا دیوتا کو پرنام کرو پردیپ۔

اروپ دیوتا، میں جیسے خواب سے بیدار ہو گیا میں نے حیرت سے پتھر

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی وہ موتی جو ہندوؤں کے کسی دیوتا کی تھی دیکھتے ہوئے شیلا سے دریافت کیا یہ اروپ دیوتا ہیں؟

ہاں.........ارے تم اروپ دیوتا کو بھی نہیں پہچانتے کتنے بدل گئے ہو تم شیلا نے معصومیت سے کہا۔

شیلا میں قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا میں دیوی دیوتاؤں پر اعتقاد نہیں رکھتا میں ایک مسلمان ہوں تم یہ موتی پھر سے طاق پر رکھ دو..........

راج کماری کو اس طرز عمل کی توقع نہیں تھی وہ میرا جواب سن کر لرز نے لگی اس نے اپنی حسین آنکھیں ایک لمحے کے لئے بند کر لیں اور کانوں پر ہاتھ رکھ لئے...........وہ مجھے متعجب نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی یہ تم کیا کہہ رہے ہو پردیپ..........تمہیں اپنا پچھلا جنم کیوں یاد نہیں آتا۔ وہ زمانہ تمہیں یاد نہیں آتا؟ جب تم دیوی دیوتاؤں

allurdupdfnovels.blogspot.com

کا بڑا مان کرتے تھے اروپ دیوتا کی یہ مورتی تم ہی نے مجھے کاشی سے واپس آ کر دی تھی یاد کرو پردیپ۔

یقین کرو شیلا مجھے کچھ یاد نہیں آرہا ہاں صرف اس قدر یاد آتا ہے کہ تم اس لڑکی کے مطابق ہو جس کے خواب میں بچپن اور نوجوانی میں دیکھا کرتا تھا جس وقت سے میں نے عبادت وریاضت اختیار کی ہے کسی عورت کے متعلق نہیں سوچا تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے اور یوں بھی میں آواگون کا قائل نہیں ہوں اسکے باوجود میں تمہارے لئے اپنے دل میں بے پناہ کشش محسوس کرتا ہوں میں محسوس کرتا ہوں جیسے میں نے تمہیں پہلے بھی کہیں دیکھا ہے جیسے تم مجھ سے بے حد قریب رہی ہو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اس گزشتہ جنم کی کوئی یاد نہیں مانتا میں تو اسے تم سے ہونے والی شدید محبت کا سبب سمجھتا ہوں لیکن اگر تم یہی سمجھتی ہو کہ میں تمہارے پچھلے جنم کا کوئی محبوب ہوں تو میں تمہارا یہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

خیال مسترد نہیں کروں گا کیونکہ اس سے تمہاری دل شکنی ہوگی۔

تم نے دوسرا جنم لیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تم سب کچھ بھول گئے ہو مگر یہی بات میرے لئے بہت ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو میرے لئے اپنی موجودہ زندگی قربان کر دینی چاہتے ہو مجھے وشواس ہے کہ تمہیں سب کچھ یاد آ جائے گا میں نے اروپ دیوتا سے لولگائی ہے میں ایک زمانے سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں میں بڑی ابھاگن ہوں راج کماری شیلا نے رقت بھرے لہجے میں کہا۔

میرا حال عجیب تھا گو مجھے اپنی موجودہ زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور میں نے بہت مصائب و آلام اٹھانے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب راج کماری شیلا کی مضطرب روح کو سکون پہنچانے کے لئے خود بھی روح کے قالب میں ڈھل جاؤں گا میں اس جسم سے اپنا رشتہ منقطع کر لوں گا اور دوسری دنیا میں چلا جاؤں گا جو ہر شخص کی آخری

allurdupdfnovels.blogspot.com

منزل ہے میں نے راج کماری سے وعدہ بھی کیا تھا کہ اس دنیا میں چند ظالم لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد اس سے آملوں گا مجھے اپنے دل کا یہ احوال لکھنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ راج کماری شیلا کے والہانہ التفات اس کے ہوشربا حسن اور اس کے لہجے کی حسرت ویاس نے مجھے اس سے بہت قریب کر دیا تھا لیکن ان تمام اعترافات کے باوجود یہ کس طرح ممکن تھا کہ میں اروپ دیوتا کو شناخت کر لیتا اور اس پتھر کے بت کے سامنے اپنی عقیدت کا اظہار بھی کرتا میں راج کماری کی مسلسل ضد کے بعد بھی خود کو اس امر پر آمادہ نہ کر سکا کہ اتنی دور چلا جاؤں حالانکہ مجھے معلوم تھا کہ اس طرح میں راج کماری کی آتما کو صدمہ پہنچا رہا ہوں اور وہ مجھ سے کسی بھی لمحے بدظن ہو سکتی ہے اس کے ناراض ہونے کے بعد میں کہیں کا نہ رہتا میرے سارے خواب ادھورے رہ جاتے میں کچھ بھی نہ کر پاتا نہ درشہوار کے سامنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

فخر سے گردن اٹھا سکتا تھا نہ پنڈت اونکار ناتھ کو کوئی سبق سکھا سکتا تھا
نہ راشد حسین اور رشیدہ سے کوئی انتقام لے سکتا تھا چنانچہ میں ایک
عجیب کشمکش میں گرفتار ہو گیا تھا مانا کہ میں اپنے مسلک سے پھر گیا تھا
میرے تمام عقیدت مند مجھ سے بچھڑ گئے تھے وہ پہاڑی میاں
صاحب وہ فضیلتیں، سب کچھ مجھ سے چھن گیا تھا لیکن اب ایسا بھی
نہیں تھا کہ میں اروپ دیوتا کے سامنے احترام سے سر جھکا دیتا ایسی
صورت میں کہ آپ اپنی کسی عزیز ہستی کے سامنے کھڑے ہوں اور وہ
بڑی حسین اور معصوم ہو اس کے ایثار و قربانی سے آپ متاثر ہوں آپ
کس طرح اس کا دل توڑ سکتے ہیں اور پھر ایسی صورت میں کہ وہی آپ
کا واحد سہارا بھی ہو وہی آپ کا مرکز و محور ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا
تھا کہ میں راج کماری کے سامنے کس مثبت رد عمل کا اظہار کروں کس
طرح اس نازک صورت حال سے پہلو بچاؤں اور مفاہمت کا وہ کون

allurdupdfnovels.blogspot.com

سا رخ اختیار کروں جو شیلا کو مطمئن کر دے اور مجھے بھی

............سو میں نے کہنا شروع کیا۔

شیلا............اگر آواگون کوئی حقیقی امر ہے تو یہ بات بھی تمہیں تسلیم کرنی چاہیے کہ پردیپ کی شکل میں آنے سے پہلے ممکن ہے میں کسی اور علاقے کسی اور مذہب میں پیدا ہوا ہوں مجھے اس گم گشتہ جنم کی کوئی بات یاد نہیں تو پردیپ کے جنم کی بات کیسے یاد رہ سکتی ہے ہر شخص اپنے جنم سے عبارت ہے جس میں وہ سانس لیتا ہے میں نے ایک خاص اندر مسلک اور عقیدے سے اس جنم میں اپنی زندگی سینچی ہے مجھے یہ بات عجیب سی لگتی ہے کہ میں اروپ دیوتا کے سامنے سر جھکاؤں میں نے اپنے مذہب میں بت شکنی سیکھی ہے بت پرستی نہیں سیکھی میری ماں بہن میرے خاندان میرے ماحول نے پورے یقین کے ساتھ یہ بات باور کرائی ہے کہ............بتوں کو پوجنا کفر ہے میری عزیز شیلا

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے اس کی کمر کے گرد حلقہ تنگ کرتے ہوئے کہا تم جانتی ہو کہ مجھے پچھلے جنم کی پراسرار باتیں قبول کرنے میں ابھی وقت لگے گا اور تم کیوں اس پر اصرار کرتی ہو میں تو خود اس زندگی سے ناتا توڑ رہا ہوں اور ابدی و لافانی عالم ارواح میں منتقل ہونے کے لئے بے چین ہوں وہاں میں تمہارا ہوں گا صرف تمہارا مگر ابھی تم مجھے مجبور نہ کرو۔

راج کماری نے میری باتیں آنسوؤں کے ساتھ سنیں تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ میری سمجھ میں آ رہا ہے میں تمہیں کسی بات کے لئے مجبور نہیں کرتی تمہارا موجودہ روپ چاہے کچھ ہو لیکن مجھے اس کا یقین ہے کہ تم پردیپ ہو اور اب مجھے دوبارہ مل گئے ہو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم نے اب سے پہلے اپنی موجودہ زندگی میں کیا کیا لیکن پردیپ اب تم میرے ہو میں تمہیں بات یاد دلاؤں گی میری بات سنو۔ وہ جنم بہت سندر تھا تم ایک بڑے راج کمار تھے اور میں ایک راج کماری تھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہم دونوں ایک دوسرے سے پریم کرتے تھے اروپ دیوتا کے سامنے ہم نے ہمیشہ ساتھ رہنے کی قسم کھائی تھی حیرت ہے کہ تم اب اروپ دیوتا سے اتنے ڈرتے ہو اروپ تو بڑے مہان شکتی والے اور پریم کرنے والے دیوتا کا نام ہے میں تمہیں بتاؤں کہ اروپ دیوتا کی مدد کے بغیر ہم اپنے سب سے بڑے دشمن اونکار ناتھ کو زیر نہیں کر سکتے میری آتما میں اتنی شکتی نہیں ہے کہ میں اس مہان پنڈت کو کوئی نقصان پہنچا سکوں۔

کیا مطلب؟............ تم کیا کہہ رہی ہو شیلا؟.............. کیا پنڈت اونکار ناتھ آسمان پر رہنے والی آتماؤں کی دسترس سے بھی دور ہے میں نے جھنجھلا کر کہا۔

ہاں پردیپ............ آتمائیں گیانی دھیانی منشوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس سلسلے میں دیوتا ہی کچھ کر سکتے ہیں میں آج رات اونکار

allurdupdfnovels.blogspot.com

ناتھ کی تلاش میں گئی تھی اس نے پاربتی دیوی کے مندر میں ایک جاپ شروع کر دیا ہے اب میں اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی شیلا نے مایوسی سے کہا۔

میری حالت غیر ہو گئی تھی ایسا معلوم ہوا جیسے کہیں قریب کوئی زلزلہ آ گیا ہو راج کماری شیلا نے مجھے دل گرفتہ دیکھ کر میرا ہاتھ تھام لیا مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے برف پر ہاتھ رکھ دیئے ہوں میں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا میں صرف اس کی صورت اور طاق میں رکھی ہوئی اروپ دیوتا کی مورتی دیکھ رہا تھا۔

پردیپ اروپ دیوتا کی شکتی مہان ہے اگر دیوتاؤں کا آشیرواد تمہارے ساتھ رہا تو ہم سپھل ہو جائیں گے اروپ دیوتا کو ناراض نہ کرو اس مورتی کی پوجا کرو دیوتا تم سے راضی ہو جائیں گے اور تمہاری ساری آسائشیں پوری ہو جائیں گی شیلا نے مجھے سمجھایا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں یہ نہیں کر سکتا شیلا میرا دل نہیں مانتا میں نے صاف صاف کہہ

دیا..............

تمہارے دیوتا تم سے ناراض ہو گئے ہیں تم اپنے دشمنوں کو بھی شکست نہیں دے سکتے میں بھی کچھ نہیں کر سکتی پر نتو اب وہ سمے آ گیا ہے کہ اروپ دیوتا ان پاپیوں کو سزا دیں.........اروپ دیوتا کا ساتھ رہا تو دھرتی کی کوئی شکتی بھی تمہیں پریشان نہیں کر سکے گی اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تم اس زندگی میں ہمیشہ بے چین رہو گے اور تمہاری آتما بھی میری طرح مضطرب رہے گی آتما کا دکھ تم نہیں جانتے جو انسان اس دنیا میں اپنا حساب چکا جاتے ہیں ان کی آتمائیں بڑی شانت رہتی ہیں اور جن کا اس دنیا سے کوئی بن کوئی سلسلہ برقرار رہتا ہے وہ ہمیشہ اشانت رہتی ہیں اس دنیا میں مجھے تمہارا غم رہ گیا تھا یہی وجہ ہے کہ میں اب تک پریشان تھی آتما کا یہی دکھ کیا کم ہے کہ وہ اپنی مرضی سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس دنیا میں دوبارہ داخل نہیں ہو سکتی جب جسم سے آتما کا رشتہ ٹوٹ
جاتا ہے تو وہ ٹوٹ ہی جاتا ہے جسم میں مقید آتما کو اس کا احساس بھی
نہیں ہوتا کہ ایک دوسری دنیا بھی موجود ہے اس کی قید کی کیفیت
عارضی ہے جب آتما جسم سے بچھڑ جاتی ہے تو وہ دونوں دنیاؤں کا
گیان رکھتی ہے اور اس لئے بڑے دکھ میں رہتی ہے جب وہ اس دنیا
میں کسی جسم کے ساتھ رہتی ہے تو اسے صرف اسی دنیا کا گمان ہوتا ہے
دوسری دنیا کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا تم نہیں جانتے کہ
اگر تمہارا اس دنیا سے کوئی رشتہ رہا تو تمہاری آتما کتنی پریشان رہے گی
میں تمہارے سامنے ہوں میرا حال دیکھو میری مانو میرے ساتھ
اروپ دیوتا کے استھان پر چلو وہ یہاں سے بہت دور ہے میں تمہیں
اپنے ساتھ ہمالیہ کے دامن میں لے چلوں گی وہاں تم اروپ دیوتا
کے چرنوں میں سر رکھ کر بنتی کرنا وہ تمہیں آشیر باد دیں گے وہ بڑی

allurdupdfnovels.blogspot.com

اچھی جگہ ہے وہاں تمہیں سکون ملے گا اروپ دیوتا کسی کو مایوس نہیں کرتے پھر شیلا نے اروپ دیوتا کی غیر معمولی صفات اس کے استھان اور اس سے اپنی گہری عقیدت کے بارے میں ساری تفصیلات جوش وخروش سے بتائیں۔

کمرہ آج بہت سجا ہوا تھا مگر ماحول اداس تھا میں راج کماری اور اروپ دیوتا کے ذکر سے توجہ ہٹا کر کچھ سوچنا چاہتا تھا میرے ہوش و حواس معطل ہو چکے تھے ذہن پر ایک عجیب کرب کا عالم طاری تھا فکر کی کوئی ایک سمت متعین نہیں ہونے پا رہی تھی میں نے راج کماری کی زلفیں ہاتھ میں لے کر چومنی شروع کر دیں ایک لمحے بعد وہ مجھے اپنے بستر پر کھینچ لائی اور رشیدہ اور اس کے بچوں کا حال سنانے لگی اس نے راشد حسین کے بارے میں ایک حیرت انگیز انکشاف کیا کہ وہ تھوڑی دیر پہلے اسے آنکھوں سے محروم اور مفلوج کر آئی ہے رشیدہ کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دونوں بچے چل بسے ہیں اور رشیدہ ان کے غم میں دیوانی ہو گئی ہے میں یہ خبر سن کر ششدر رہ گیا اور میرے ذہن کو اتنا سکون ضرور ملا کہ اونکار ناتھ نہیں تو کم از کم راشد حسین اپنے انجام کو ضرور پہنچ گیا ہے راج کماری اپنی کل اور آج کی روداد اس دل نشین انداز سے سنا رہی تھی اور میری طرف اس طرح متوجہ تھی جیسے اسے اس کے ان کارناموں پر بھرپور داد دوں گا میں نے اسے اپنے اور قریب کر کے ستائش و تحسین کا اظہار کیا۔

میں رات بھر نزع کی کیفیت میں مبتلا رہا راج کماری کا نرم و گداز قرب اسکا جنون اور شوق بھی میرے منتشر خیالات کو سکون نہ پہنچا سکا راج کماری شیلا میری اس کیفیت سے بہت گھبرائی ہوئی نظر آ رہی تھی اس نے یہ کہہ کر بناک سکوت توڑنے کے لئے کہا بتاؤ پردیپ تم اروپ دیوتا کے پاس کب چل رہے ہو۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

اروپ دیوتا میں نے چونک کر اسے دیکھا اور حسرت بھرے لہجے میں جواب دیا راج کماری کل میں تمہارے پاس آؤں گا اور پھر ہم طے کریں گے کہ اروپ دیوتا کے پاس جانا مناسب ہے یا نہیں۔

اور میں جو تم سے کہہ رہی ہو راج کماری ضد کر کے بولی تم ایک بار چل کے دیکھو کاش میں تمہیں یاد دلا سکتی کہ کبھی تم خود اروپ دیوتا کے کس قدر گن گایا کرتے تھے۔

میں تمہارے ساتھ چلوں گا آخر میں نے شکست خوردہ لہجے میں کہا مگر میں تمہیں کل بتاؤں گا میں اتنا بڑا قدم سوچے سمجھے بغیر نہیں اٹھا سکتا تھا۔

کل کیوں ابھی کیوں نہیں راج کماری بچوں کی طرح بولی۔

اس لئے میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اس لئے کہ میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں میں اپنا ذہن ہموار کرنا چاہتا ہوں۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس انکار و قرار میں صبح ہونے لگی میں نے راج کماری سے اجازت چاہی اس دن راج کماری کے انداز میں بڑی التجا تھی وہ پہلے سے کہیں زیادہ مغموم معلوم ہوتی تھی چلتے وقت اس نے مجھ سے آئندہ شب آنے کا وعدہ لیا اور میں اس کے سرد ہاتھوں کو بوسہ دے کر وہاں سے بوجھل قدموں سے رخصت ہو گیا۔

راج کماری کی داسیاں ابھی تک وہاں موجود تھیں میں قدم بڑھاتا اس ویران حصے سے نکل کر اس طرف آ گیا جہاں میرا قیام تھا مجھے یقین تھا کہ اکبر اور ثمینہ قلعے کے اس حصے میں ہوں گے جو ان کے لئے مخصوص تھا جس وقت میں اپنے گوشہ تنہائی کی طرف آیا تو ٹھٹھک کر رہ گیا درشہوار بے چینی سے وہاں ٹہل رہی تھی اس کی نظر مجھ پر پڑی تو تیزی سے میرے قریب آ کر بولی۔

آپ کہاں چلے گئے تھے میں آپ کو پورے قلعے میں تلاش کرتی رہی

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ذہن میں طرح طرح کے خدشات ابھر رہے تھے میں آپ کے لئے بڑی پریشان تھی۔

میرے لئے میں نے اجنبیت سے کہا میرے لئے پریشان ہونا چھوڑ دو دری مجھے اب ان باتوں سے صدمہ ہوتا ہے۔

آپ۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں اس کی نظروں میں شکایت تھی اس کے ایک ایک لفظ میں ہزاروں سوالات چھپے ہوئے تھے میں اس کے چہرے پر بہت بے قراری اور اضطراب دیکھ رہا تھا۔

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے دری تم نے میرے لئے بہت کچھ کیا ہے میں پہلے ہی تمہارا احسان مند ہوں اب تم میرے لئے پریشان نہ ہوا کرو۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ یہ آپ کہاں گئے تھے بتا کر تو جاتے؟ جانتی ہو میں کہاں گیا تھا؟ میں نے اسی لہجے میں کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہاں؟ ورشہوار نے بھولپن سے پوچھا۔

میں روحوں سے ملنے گیا تھا۔

روحوں سے؟ کہاں؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔

چند بے تاب اور بے قرار روحوں سے اور تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ میں جلد ہی اس جسم سے تعلق توڑ رہا ہوں میں عالم ارواح میں پہنچ کر روحوں کی دائمی رفاقت حاصل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کچھ شریف روحیں ازل سے میرے ساتھ ہیں میں ان سے بچھڑ گیا تھا اب میں ان سے مل گیا ہوں بس یہی میری روداد ہے میں نے زہر خند سے کہا۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔؟

ہاں تم تو یہ سمجھتی ہوں کہ اب بھلا میرا روحوں سے کیا تعلق؟ میں تم سے کہتا ہوں کہ ذرا شہر میں جا کر دیکھو جہاں وہ کمینہ راشد حسین رہتا ہے وہ اپنی آنکھوں سے محروم اور سر سے پاؤں تک مفلوج ہو چکا ہے میری

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

محبوب روحوں نے رشیدہ کے بچوں کو ہمیشہ کے لیے اس سے جدا کر دیا ہے اونکار ناتھ بھی جلد اپنے انجام کو پہنچ جائے گا اور پھر میں یہاں سے رخصت ہو جاؤں گا۔

درشہوار نے قریب آ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا مجھے سچ سچ بتایئے کہ آپ کہاں گئے تھے؟

گویا میں اب تم سے جھوٹ بھی بولنے لگوں گا میں نے حقارت سے کہا۔

نہیں آپ غلط سمجھے دراصل آپ کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں درشہوار نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

تمہاری سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا دری تم جاؤ اور مجھے تنہا چھوڑ دو ہو سکے تو ثمینہ اور اکبر کو ساتھ لیتی جاؤ میری تم سے صرف اتنی درخواست ہے کہ تم ان کی نگہداشت کرتی رہنا یہی ایک آخری احسان تم مجھ پر کر سکتی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو۔

آپ کی ایسی حالت کا تو میں تصور بھی کر سکتی تھی آپ تو بالکل مایوس ہو گئے ہیں درشہوار نے اداسی سے کہا۔

تم سچ کہہ رہی ہو۔ میں واقعی مایوس ہو چکا ہوں ایک زمانے میں میاں صاحب میرے ہمدرد تھے اب انہوں نے مجھ سے پردہ کر لیا ہے ابو الحسن اور اجنہ کی ایک فوج میری عقیدت مند تھی اب انہوں نے بھی نگاہیں پھیر لی ہیں میرے تمام عقیدت مند مجھ سے دور ہو چکے ہیں اب میں دیکھ رہا ہوں کہ اکبر اور ثمینہ بھی مجھ سے کترانے لگے ہیں میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں ان بدطینت اور شیطان لوگوں کو سزا دینا چاہتا تھا جنہوں نے اس دنیا میں کمزور انسانوں پر ظلم کرنا اپنا اشعار بنا رکھا ہے میرے متعلقین نے مجھ سے تعاون کرنے کے بجائے میرے ساتھ معاندانہ رویہ اختیار کر لیا ہے اب مجھے یہاں کی ہر چیز ہر بات

allurdupdfnovels.blogspot.com

مصنوعی اور بے اعتبار لگتی ہے یہ دنیا ایک ناٹک ہے ایک دھوکا ہے
ایک تم میری ہمدرد رہ گئی ہو تم بھی کب تک مجھ سے آس لگائے رکھو گی
اب تو میں ایک روح ہوں میں بھی انہی روحوں میں سے ایک
ہوں جاؤ دری تم اپنے بابا کے پاس جاؤ اور جا کر شادی کر لو اپنا گھر
بساؤ کاش میں تمہیں کوئی دعا دے سکتا مگر آہ! اب تو میں اس کا بھی اہل
نہیں رہا میں نے آہستہ سے اس سے کہا۔

آپ کی باتوں سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا میں نے ایسا نہیں سوچا تھا
کہ آپ اس قدر بدل جائیں گے میری بات چھوڑ یئے میں تو ہمیشہ
آپ کے ساتھ رہوں گی آپ مجھے خود سے کیوں جدا کر رہے ہیں
درشہوار نے رقت آمیز لہجے میں کہا کم از کم مجھ پر تو اعتماد کیجئے۔

دری۔ میں نے بہت غور و فکر کے بعد ایک فیصلہ کیا ہے یقین کرو اس
دنیا سے میرا دل اچاٹ ہو چکا ہے میں مر جانا چاہتا ہوں مجھے مر جانے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دو میں نے ٹوٹ کر کہا۔

درشہوار پر سکتہ طاری ہو گیا وہ بت بنی میری صورت تکتی رہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے مجھے احساس تھا کہ میری ان باتوں سے اس کے نازک احساسات پر ضرب لگی ہو گی لیکن اب میں اپنے سر پر کوئی بوجھ نہیں رکھنا چاہتا تھا درشہوار چند ثانئے اسی جگہ کھڑی رہی وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی آخر وہ روتے روتے بولی آپ نے خود اپنے آپ پر توبہ کے دروازے بند کر لئے ہیں میں نے آپ سے لاکھ کہا کہ آپ پہاڑی پر واپس چلیں آپ نہیں مانے آپ نے بزرگوں کی شان میں گستاخی کی آپ نے اپنے عظیم مسلک کو بڑے آسانی سے خیر باد کہہ دیا آپ نے اپنی غلام روحوں سے ایسے کام لینے شروع کر دیئے جو آپ کو زیب نہیں دیتے تھے آپ نے خود کب کسی کا خیال کیا ہے آپ باوا جان کو بھول گئے اور انتقام

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے جذبے میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ آپ نے پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا آپ کی وجہ سے کتنے بے گناہ انسانوں کا خون ہوا کتنے عقیدت مند آپ کی دعاؤں سے محروم ہو گئے آپ نے خود اپنا اعلیٰ اور مقدس شعار چھوڑ دیا آپ نے نماز تک چھوڑ دی نہ جانے آپ کو کیا ہو گیا ہے ....درشہوار ایک دم پھٹ پڑی۔

تم مجھ پر فرد جرم عائد کر رہی ہو میں نے طنزاً کہا۔

یہ فرد جرم نہیں حقائق ہیں وہ حقیقتیں جو آپ جیسے عالم و فاضل بزرگ کو ضائع کر گئیں درشہوار کے لہجے میں تلخی پیدا ہو گئی تھی۔

میں رات بھر جاگتا رہا ہوں دری اب تک جو ہوا سو ہوا اب میری واپسی ممکن نہیں ہے میں سونا چاہتا ہوں تم اس وقت مجھے سونے دو کچھ اور اہم فیصلے کرنے کے لئے مجھے تنہائی کی ضرورت ہے خدا کے لئے تم چلی جاؤ یہ بات میں نے بڑی تلخی سے کہی تھی پھر میں نے اپنے چہرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

پر چادر ڈال دی اور رُور شہوار کی موجودگی سے بے پرواہو کر سو گیا پھر مجھے نہیں معلوم کہ وہ کب وہاں سے گئی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے کوئی دس بجے صبح اکبر نے اچانک جگا دیا رات بھر کی بیداری کی وجہ سے اب تک میری نیند نہیں پوری ہوئی تھی چنانچہ اکبر کی یہ جسارت مجھے بری لگی میں اسے جھڑک دینا چاہتا تھا لیکن ضبط کر گیا میں کچھ کہے بغیر اپنے جسم پر سے چادر ہٹا کر اٹھا اور قلعے کے باہر دریا کا رخ کیا وہاں کے نیلے اور صاف شفاف پانی میں نہا کر میرے جسم میں کسی قدر چستی آ گئی اور میں نے قلعے میں آ کر ناشتہ کیا ثمینہ اور اکبر کے تیور سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کوئی اہم بات کہنے کے لئے میری فراغت کے منتظر تھے درشہوار ایک ستون سے سر ٹکائے اداس اور مضمحل کھڑی تھی اس کا شاداب چہرہ کمھلایا ہوا تھا اکبر اور ثمینہ بھی پہلو بدل رہے تھے ان تینوں سے بے پرواہ ہو کر میں ناشتے میں مصروف رہا جب میں فارغ ہو گیا تو اکبر میرے قریب آیا اور کسی قدر بے نیازی سے کہنے لگا میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہو میں نے مختصر جواب دیا مجھے توقع تھی کہ وہ بیرسٹر راشد حسین کے بارے میں کچھ کہے گا۔

شاہد میاں۔ باتیں تو بہت ہیں لیکن اب میں کچھ نہیں کہوں گا مجھے اب اپنی دوستی پر اعتبار نہیں رہا اور شاہد اب وہ لمحہ آ چکا ہے کہ میں دوستی کے تقاضے پورے نہ کر سکوں۔

میں نے اس کی بات کاٹ کر کہا صاف صاف کہو کیا کہنا چاہتے ہو آج کا دن میری زندگی کا اہم دن ہے تم سے کچھ کھل کر باتیں ہو جائیں تو اچھا ہے میں بھی کچھ اہم فیصلے کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے معلوم ہے تم کیا فیصلے کرنا چاہتے ہو تم نے فیصلے تو بہت پہلے کر لیے تھے تمہاری اسی غلط طرز فکر کا خمیازہ تو ہم سب کو بھگتنا پڑ رہا ہے اکبر کے لہجے میں آج بڑی تندی اور ترشی تھی۔

مجھے احساس ہے کہ تم سب کو میری وجہ سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں تم سے معذرت خواہ ہوں اگر تم مجھے معاف کر سکتے ہو تو کر دو.........میں نے طنزاً کہا لیکن میری درخواست ہے کہ تم لوگ میرے ساتھ رہ کر مزید مصائب اٹھانے کے بجائے مجھ سے دور ہو جاؤ اسی میں تمہاری عافیت ہے اور اسی طرح تم مزید مصائب سے نجات پا سکتے ہو۔

میں یہی بات تم سے کہنا چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے آخری بار مجھے تم سے ایک التجا کرنے کا موقع نہیں کھونا چاہیے اس کے باوجود کہ اپنی درخواست کی بے اثری سے باخبر ہوں پھر بھی میں تم سے یہ درخواست کروں گا کہ تم اپنے طور طریق ،فکر اور انداز پر نظر ثانی کر لو تو بہتر ہے اکبر نے یہ درخواست اسی تلخ لہجے میں کی۔

تمہارے مشورے کا شکریہ میں ضرور نظر ثانی کروں گا، میں نے اس کی بات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں وہ بات ضرور کہنا چاہتا ہوں جو تم سے جدا ہوتے وقت دوست اور بھائی ہونے کی حیثیت سے مجھے کہنی چاہیے نہیں تو میرے دل میں ہمیشہ ایک خلش رہے گی سنا ہے تم نے پیر سر راشد حسین کی آنکھیں بینائی سے محروم کر دی ہیں اور اس کا جسم مفلوج کر دیا ہے میں اسے تمہاری سفلی خواہشات کی انتہا کہوں گا تم نے رشیدہ کے معصوم بچوں کو زندہ در گور کر دیا ہے اس طرح تمہارے انسانیت سوز جذبہ انتقام کو تسکین مل گئی اب اسے دھمکی نہ سمجھو تو میں کہوں کہ تم او نکار ناتھ کو زیچ نہیں کر سکتے اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم اپنی فضیلتیں کھو چکے ہو بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ بزرگان دین کو تمہاری سزا اور انتقام کا یہ انداز پسند نہیں تم بار بار ناکام ہوئے ہو اس خیال کو دل سے نکال دو تو بہتر ہے تم پستی کے راستے پر اتنی دور چلنے کے باوجود توبہ کر سکتے ہو اگر تمہیں کچھ بھی نہ ملا تو بھی کم از کم تمہارا دل تو اس بات پر مطمئن رہے گا کہ تم نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنے طور پر گناہوں کی معافی چاہی تھی۔

اکبر۔میں نے گرج کر کہا یہ باتیں سنتے سنتے میں تھک چکا ہوں اب میرے لئے ان میں کوئی کشش نہیں رہ گئی ہے میرا کوئی مستقبل نہیں میں نے علی الصبح درشہوار کو بتا دیا تھا کہ میں کیا چاہتا ہوں موت میری منتظر ہے اب نصیحتوں کا وقت گیا میرے دوست باتیں کچھ اور ہو گئی ہیں میں تمہیں کیا بتاؤں۔پھر میں نے اپنے لہجے میں نرمی پیدا کی جاؤ ثمینہ کے ساتھ ایک نئی زندگی بسر کرو درشہوار تمہارے ساتھ ہے ان کی موجودگی میں تم پر کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

مگر ہم تمہیں چھوڑ کر کیسے جائیں اکبر نے یہ بات جذبات میں ڈوب کر کہی تم نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔

تم جا سکتے ہو میں خود آج یا کل یہ قلعہ چھوڑ دوں گا میں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گے کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اکبر نے نرمی سے کہا۔

یہ بات مجھ سے نہ پوچھو اکبر ممکن ہے کہ آئندہ ہماری تمہاری ملاقات کبھی نہ ہو ہمیں خوش دلی کے ساتھ ایک دوسرے سے رخصت ہونا چاہیے میں نے حسرت سے کہا۔

اکبر میرے اس لہجے پر گریہ کرنے لگا اس کی ساری کدورت اور بیان کی تلخی میری شکستہ گفتگو کے بعد ایک دم کافور ہوگئی درشہوار سراسیمہ کھڑی مجھے دیکھ رہی تھی وہ کچھ نہیں بول سکی۔

دوسری طرف ثمینہ اپنے باپ کی تباہی کا حال سن کر آہ وزاری کر رہی تھی اس وقت سارا ماحول سوگوار ہو گیا تھا۔

میں تمہیں کسی مصیبت میں دیکھنا نہیں چاہتا شاہد میاں اب بہت ہو چکا اب بھی تم مان جاؤ، آؤ ہمارے ساتھ چلو یا پھر ....

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر نے اس روح فرسا ماحول کا سکوت توڑا۔

اکبر نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تو میں نے کہا پھر..........؟ تم کچھ کہتے کہتے خاموش کیوں ہو گئے۔؟

کیا کہوں اور کیا نہ کہوں تم نے کہنے کے لئے چھوڑا ہی کیا ہے اکبر نے منتشر اور پریشان لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے پھر ہم بھی یہاں سے نہیں جاتے ہم اسی قلعے میں محصور رہیں گے اور تمہارے تزکیہ نفس کی دعائیں کرتے رہیں گے ہم اس حالت میں تمہیں اکیلا ابھی تو نہیں چھوڑ سکتے۔

نہیں اکبر میں خود یہاں سے جانے والا ہوں بخدا میں تم سے خود کہنے والا تھا کہ تم درشہوار کے ساتھ چلے جاؤ تم نے بساط سے بڑھ کر میرا ساتھ نبھایا ہے میں نے طنزاً نہیں بلکہ حقیقی احسان مندی سے یہ جملے کہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہم دونوں میں اس مسئلے پر بہت دیر تک بحث وتکرار ہوتی رہی اکبر نے میری متغیر حالت دیکھ کر پیر سر راشد حسین کے بارے میں پھر کوئی ذکر نہیں کیا میں نے طے کر لیا تھا کہ آج میں انہیں بہر صورت رخصت کر دوں گا اکبر شروع میں تو بہت تلخ وترش رویے کے ساتھ آیا تھا مگر میری اداس گفتگو سن کر اس کی ساری تلخی اور تیزی آنسوؤں اور التجاؤں میں ڈھل چکی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اس نے آخر تک مجھے بہت سمجھایا لیکن میں نے اس کی کوئی بات نہیں مانی دوپہر تک میں اور وہ ایک دوسرے سے الجھے رہے آخر اکبر کو میں نے اس امر پر آمادہ کر ہی لیا کہ وہ قلعہ چھوڑ دے میں نے اس سے کہا کہ بھلا تم کب تک میرا انتظار کرو گے۔؟

جب اکبر نے چارونا چار میرے شدید اصرار کے باعث جانے پر آمادگی ظاہر کر دی تو میں نے درشہوار کی طرف دیکھا مجھ میں اس سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بات کرنے کی ہمت نہیں تھی پہلی بار مجھے اس پر بہت ترس آیا اور میرا جی چاہا کہ میں اسے گلے سے لگا کر رخصت کروں خوب روؤں اور کہوں کہ میری جان الوداع ،میری دری الوداع ۔لیکن میں کچھ بھی تو نہ کہہ سکا میں بس اسے دیکھتا رہا وہ بھی مجھے صرف ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے تھے لاکھوں گلے تھے وہ جنوں کے ایک اعلیٰ قبیلے کی حسین و جمیل لڑکی جو مجھ سے محبت کی دعوے دار تھی جس نے میری خاطر اپنے باپ اور قبیلے کو چھوڑ دیا تھا اب وہ مجھ سے رخصت ہو رہی تھی مجھے احساس تھا کہ یہ میری اور اس کی آخری ملاقات ہے اس برتاؤ کے بعد اب وہ کبھی مجھے نہیں ملے گی دوپہر کے کھانے کے بعد وہ سب رخصت ہو گئے یہ منظر بڑا دلدوز اور دلخراش تھا اکبر بے حال ہوا جا رہا تھا درشہوار نظر ملاتے ہوئے کترا رہی تھی میرا خاندان مجھ سے رخصت ہو رہا تھا میرے لوگ مجھ سے جدا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو رہے تھے ایک بار تو میرے جی میں آئی کہ میں انہیں روک لوں
ورنہ یہ سب بکھر جائیں گے نہ جانے کیا ہوگا لیکن میں نے خود پر قابو
پایا اور آنکھوں میں آنسو لائے بغیر انہیں اجنہ قبائل کی سرکردگی میں
رخصت کردیا میں قلعے کے دروازے تک انہیں چھوڑنے گیا میں
درشہوار کی وہ نظر کبھی نہیں بھول سکتا جو اس نے آخری مرتبہ میرے
چہرے پر ڈالی تھی میرے سالہا سال کے رفیقوں کا وہ قافلہ اشکوں اور
آہوں کے ساتھ مجھ سے دور ہوتا گیا اور میں قلعے کی دیوار پر چڑھ کر
انہیں دیکھتا رہا آخر جب وہ نظروں سے بالکل اوجھل ہوگئے تو میں
قلعے میں واپس آگیا اور میں نے اپنا چہرہ چادر میں چھپا لیا۔
اب قلعے میں کوئی نہیں راج کماری شیلا کی جلوہ کارگاہ عشق رات کو جتی
تھی اور رات ابھی دور تھی تھوڑی دیر پہلے اس قلعے میں کتنی چہل پہل
تھی مگر اب وہ محض ویرانیوں کا مسکن تھا اور صدیوں پہلے کا کوئی

allurdupdfnovels.blogspot.com

قبرستان معلوم ہوتا تھا اور میں شکستہ قبروں کا محافظ ایک آزردہ خاطر
شخص یہ تنہائی میں نے خود اختیار کی تھی اس لئے کوئی خاص پریشانی
محسوس نہیں کر رہا تھا البتہ مجھے اس طرح کچھ سوچنے کا موقع مل گیا تھا
راج کماری شیلا سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق مجھے رات کو وہاں
جانا تھا اب مجھے اچھا نہیں لگا تھا میرا دل چاہتا تھا کہ سورج کبھی طلوع
نہ ہو صرف رات رہے اور میں اس شاہی طرب گاہ میں راج کماری
کے ساتھ اپنی زندگی کی مسرت انگیز ساعتیں گزارتا رہوں درشیوار کے
جانے کے بعد مجھے اس کا خیال آیا وہ بھی مجھ سے انتہائی اور آخری
جذبوں کے ساتھ وابستگی کا اظہار کرتی تھی لیکن اس کے ضمن میں
میرے لئے ہمیشہ ایک رکاوٹ اور ایک جھجک رہی اس نے میرے
اچھے دن میرے علم و فضل کے دن دیکھے تھے اس نے ضبط نفس اور
پاکیزگی نفس کے موضوع پر میرے طویل بیانات سنے تھے اس نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرا وہ رنگ دیکھا تھا جس میں اس قسم کے جذبوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس کے لئے کئی بار میرے دل میں طوفان اٹھا تھا لیکن ہر بار کوئی نہ کوئی جھجک محسوس ہوتی تھی کوئی نہ کوئی امتناع مجھ پر غالب آ جاتا تھا کوئی نہ کوئی روک ہمیشہ میرا دامن کھینچ لیتی تھی میں اس کا سبب جانتا تھا اور وہ یہ کہ میں نے اس سے ہمیشہ فضیلت و بزرگی ہی کی باتیں کی تھیں اس نے میرے علم و فضل اور بزرگی کا ارتقا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا راج کماری ملی تو اس نے مجھے ایک نئی زندگی سے روشناس کرایا اس نے اپنے عشق کا عملی مظاہرہ کیا وہ مظاہرہ جس سے میں اب تک محروم رہا تھا ورشہوار کے جانے کے بعد میں راج کماری سے خاص ربط کا جواز ڈھونڈ رہا تھا۔

ایک حسین روح مجھ پر غالب آ گئی تھی مجھ پر؟ جی ہاں ایک ایسے شخص پر جو ایک لمبی مدت سے لوگوں کو ضبط نفس کی تلقین اور نفسانی خواہشوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے بچنے کی ہدایت کر رہا تھا۔

اچھا ہوا یہ لوگ چلے گئے لیکن اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا واقعی میں اپنے مسلک سے منحرف ہو جاؤں؟ کیا مجھے راج کماری شیلا کی آتما کی ہدایت کے مطابق اروپ دیوتا کے استھان پر جانا چاہیے جو ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے؟ مجھ پر اس خیال ہی سے لرزہ طاری ہو گیا میں نے خود پر لاحول پڑھی میں بتوں کے آگے جھکنے اور ان سے کوئی درخواست کرنے کا خیال ہی دل میں نہیں لا سکتا تھا مانا کہ میری عبادت اور ریاضت چھوٹ چکی تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں پتھر کے بے جان مجسمے پوجنے لگوں اور ان سے لطف و کرم کی بھیک مانگوں اگر چہ میرا خدا مجھ سے روٹھ گیا تھا لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اس رحیم و کریم کے رحم و کرم سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جاتا اور انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے مجسموں کی پوجا شروع کر دیتا میرا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ذہن ایسے خلفشار سے دوچار تھا کہ اس کی کیفیت بیان کرنی مشکل ہے پھر میں نے سوچا میں راج کماری سے کہوں گا کہ وہ خود اروپ دیوتا کے پاس جائے اور اپنے طور پر اس سے میرے لئے رحم کی طلب کرے پھر مجھے خیال آیا کہ اگر میں نے راج کماری سے یہ کہہ دیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے بتوں پر اپنے یقین کا اظہار کر دیا ہے نہیں نہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا اور پھر کیا یہ ضروری ہے کہ اروپ دیوتا راج کماری کی درخواست قبول کر ہی لے اس طرح تو میں نادانستگی میں آہستہ آہستہ دیوتاؤں کے قادر ہونے کے فریب میں مبتلا ہو رہا ہوں کیا دیوتا واقعی کوئی اہمیت رکھتے ہیں اگر اہمیت نہ رکھتے تو آخر اونکار ناتھ جیسے ذلیل لوگ کیسے وجود میں آتے؟ راج کماری اس عقیدت سے ان کا ذکر کیوں کرتی دیوتا یقیناً بہت کچھ کر سکتے ہیں میرا دماغ جلنے لگا نہیں یہ سب فرسودہ باتیں ہیں ان میں کوئی

allurdupdfnovels.blogspot.com

سچائی نہیں ہے میں ایک کامل مذہب کا پیروہوں میری نظر میں یہ سب کفر کی باتیں ہیں اونکارناتھ ایک جادوگر ہے وہ بدروحوں کا عامل اور جادوئی عمل کا ماہر ہے میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ بتوں کے سامنے سر جھکاؤں میں یقیناً اس فعل پر موت کو ترجیح دوں گا مر جاؤں گا اور راجکماری شیلا کی آتما سے عالم ارواح میں ملوں گا سوچتے سوچتے میں اپنے حواس کھو بیٹھا مجھے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس دن میں نے دوپہر سے لے کر رات تک ایک ہی جگہ بیٹھ کر کیا کیا سوچا کیا کیا، مستزد کیا مجھ پر جنون طاری تھا میں اپنے ہوش میں نہیں تھا۔

سوچتے سوچتے میں اچانک بڑبڑانے لگتا اور میری آواز قلعے میں گونجنے لگتی تو مجھے احساس ہوتا کہ میں اس وقت جنونی کیفیات میں مبتلا ہوں رات تک اجنہ قبائل میں سے کوئی واپس نہیں آیا تھا اس رات مجھے کھانا دینے کے لئے بھی کوئی نہیں تھا میں قلعے سے باہر نکلا

allurdupdfnovels.blogspot.com

دریا کے کنارے پہنچ کر سیر ہو کر پانی پیا اور دوپہر کا بچا ہوا کھانا تلاش کرنے لگا وہاں کچھ نہیں تھا صرف چند برتن پڑے ہوئے تھے اور قلعہ سنسان تھا جب چاند نے آسمان پر تسلط جما لیا اور سورج مکمل طور پر غروب ہو گیا تو میں دھڑکتے دل سے اس حصے کی طرف بڑھا جہاں میری راج کماری آغوش پھیلائے میری منتظر تھی میں نے سوچا کہ میں راج کماری سے درخواست کروں گا کہ وہ اونکار ناتھ کو سزا دینے کی کوئی صورت خود نکالے اگر وہ انکار کرے گی تو اسی وقت اس کے سامنے ہی خودکشی کر کے اپنی موجودزندگی کا خاتمہ کر دوں گا دوپہر سے رات تک مسلسل سوچتے رہنے سے اعصاب پر گہرا اثر پڑا تھا اور میں کچھ مشکوک سا کچھ وسوسے دل میں لئے اپنے ایمان و یقین میں کچھ تغیر سا محسوس کرتا ہوا اس طرف جا رہا تھا اب کوئی نہیں تھا جو میرے آوارہ خیالوں کی تردید کرتا میں اپنی فکر کا مختار تھا میرے ذہن نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

نفس کی خواہش کے مطابق فیصلے کئے تھے اور میں انہی فیصلوں کے نرغے میں راج کماری کے گوشۂ عشق کی طرف بڑھنے لگا آگے بڑھا تو راہداری سنسان تھی وہاں کوئی بھی نہیں تھا ویرانی دیکھ کر میرا دل ہولنے لگا آج یہ سارے لوگ کہاں گئے نہ دربان، نہ باندیاں نہ کنیزیں، یہ کیسی خاموشی ہے یہ سب لوگ کہاں غائب ہو گئے۔؟ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا میں نے تیزی سے راہداری عبور کی اور بھاگتا ہوا راج کماری کے خاص کمرے کی طرف بڑھا وہاں بھی مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر چیز شکستہ ہر شے ویران تھی یہ کیا ہو گیا جب میں اپنا مضطرب دل سنبھالے ہوئے راج کماری کے کمرے میں داخل ہوا تو وہاں مجھے ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا معلوم ہوتا تھا جیسے یہاں صدیوں سے کوئی رہتا ہی نہیں تھا کل تک یہ کمرہ حجلۂ عروسی کی طرح سجا ہوا تھا اور اب ایسی ویرانی کا منظر پیش کر رہا تھا جس کا تصور بھی نہیں کیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

جا سکتا تھا میں کمرے میں ادھر اُدھر گھوما طاق میں مجھے اروپ دیوتا کی سنگ مرمر کی مورتی نظر آئی اور مجھے محسوس ہوا جیسے اروپ دیوتا کا بے جان مجسمہ میری بوکھلاہٹ اور بے بسی پر مسکرا رہا ہو میں نے وہاں سے نظریں ہٹالیں اور وحشت کے عالم میں کمرے سے باہر نکلا اور بے اختیار ہو کر پوری قوت سے راج کماری کو آوازیں دینی شروع کر دیں لیکن کسی طرف سے میری پکار پر کوئی جواب نہیں آیا میری آواز میرے ہی کانوں سے ٹکراتی تھی یہ سب لوگ کہاں گئے میں بری طرح چیخا تم کہاں گئیں راج کماری؟ دیکھو میں آیا ہوں میں تمہارا پردیپ میں پردیپ ہوں پکارتے پکارتے میرا گلا بیٹھ گیا اور میں نے جنون کے عالم میں گریبان پھاڑ لیا میں آدھی رات تک وہاں بیٹھا راج کماری اور اس کی کنیزوں کا منتظر رہا لیکن وہاں کوئی نہیں آیا اور جب مجھے ہر طرف سے مایوسی نے گھیر لیا تو میں وہاں سے چلا آیا اجنـ

allurdupdfnovels.blogspot.com

قبائل ابھی تک واپس نہیں آئے تھے میں بستر پر دراز ہو گیا نیند بھلا
کیسے آتی میں رات بھر کروٹیں بدلتا رہا اور میرا ذہن راج کماری کی
اچانک گمشدگی کے بارے میں نہ جانے کیا کیا قیاس آرائیاں کرتا رہا
اسی کرب و اضطراب میں صبح ہو گئی اور میری زندگی کی سب سے مایوس
صبح طلوع ہوئی میں رات بھر جاگتا رہا تھا اور رات بھر وحشت میں
راج کماری شیلا کو پکارتا اور اسے قلعے کے در و بام میں ڈھونڈتا رہا تھا
اکبر ثمینہ اور در شہوار کے جانے کے بعد ناشتے یا کھانے کا سوال ہی
نہیں پیدا ہوتا تھا رات کو بھی میں بھوکا سویا اور صبح ناشتے کا بھی کوئی
امکان نہیں تھا قلعے سے دور دور تک آبادی کا نام و نشان نہ ہونے کی
وجہ سے یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ کہیں قریب جا کر میں اپنے پیٹ کا دوزخ
بھر لیتا قلعے کے سامنے دریا تھا اسی کے صاف و شفاف پانی سے ناشتہ
ہو سکتا تھا میں نے نہار منہ پیٹ بھر کر پانی پیا اور پانی میں سر ڈال کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

بوجھل دماغ کو سکون پہنچانے کی ناکام کوشش کرنے لگا میرا خیال تھا

کہ اجنہ قبائل شام تک آ جائیں گے لیکن ساری رات گزر چکی تھی کہ

اجنہ قبائل کا دور دور تک پتہ نہ تھا میرے لئے ادھر اُدھر گھومنے کے سوا

اب کوئی کام نہیں تھا مجھے معلوم تھا کہ ادھر سے گاہے گاہے خانہ

بدوشوں کے قافلے گزرتے ہیں لہذا میں نے یہ سوچا کہ شاید انہی

لوگوں سے مدد حاصل کر سکوں یہ سوچ کر میں بار بار قلعے سے باہر جاتا

تھا اتفاق سے اس دن کوئی قافلہ بھی نہیں گزرا سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ

سب کیا ہو رہا ہے اور اتنے تسلسل سے کیوں ہو رہا ہے

..............راج کماری شیلا کی آتما اچانک کہاں چلی گئی ہے وہ مجھے

اروپ دیوتا کے پاس لے جانے کے لئے مصر تھی اور اسی وجہ سے میں

نے اپنے عزیز ترین رفیقوں کی جدائی برداشت کی تھی

..............اس نے مجھ سے رات کو آنے کا پختہ وعدہ کیا تھا اب میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

کیا کروں اور کہاں جاؤں مجھے رات کا پھر شدت سے انتظار تھا اور جب ایک نہایت طویل دن گزارنے کے بعد رات آئی تو میں بے تابی سے ان سیڑھیوں پر چڑھا جہاں سے گزر کر راج کماری شیلا کا صدیوں پرانا دربار سجتا تھا لیکن میری آنکھیں غم سے بھیگ گئیں میں نے آج بھی وہاں کل جیسی ویرانی اور وحشت ناکی دیکھی میں گزشتہ رات کی طرح آج بھی ساری رات راج کماری کے انتظار میں اس کی چوکھٹ پر سر رکھے روتا رہا اور ٹھنڈی آہیں بھرتا رہا .... آخر کار صبح ہوگئی اور میں وہاں سے ناکام و نامراد واپس آ گیا۔

دو دن ہو چکے تھے میرے معدے میں ایک کھیل تک اُڑ کر نہیں گئی تھی بھوک کی شدت اور سمجھ میں نہ آنے والی صورت حال نے مجھے ہلا کر رکھ دیا بھلا صرف پانی پی کر کب تک گزارا ہوتا دوپہر کے بعد جب

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری حالت بالکل ناقابل برداشت ہو گئی اور پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تو میں اس مونس غم گسار دریا کے کنارے پہنچا جہاں مجھے بڑا سکون ملتا تھا لیکن آج دریا کی روانی اور اس کا نیلگوں پانی بھی بے کیف نظر آرہا تھا پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں مچھلیاں پکڑنے کی کوشش کروں مجھے زندگی میں کبھی مچھلیاں پکڑنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اس لئے مچھلیوں کے شکار کے لئے کوئی چیز میسر نہیں تھی نہ کانٹا نہ جال جال کا خیال آیا تو میں بھاگ کر قلعے کے اندر گیا اور اپنے اوڑھنے کی ایک بوسیدہ چادر لے کر دریا کے کھلے پانی میں کھڑا ہو گیا میں نے دونوں ہاتھوں سے چادر پھیلا دی اور اس کا ایک حصہ پاؤں سے دبا لیا۔ میں ایک ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں کثرت سے مچھلیاں ملنے کا امکان تھا یہ طریقہ صبر آزما اور جان لیوا ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت موزوں بھی تھا پھر بھی کوئی مچھلی میری طرف نہیں پھٹک رہی تھی بھوک

allurdupdfnovels.blogspot.com

بڑی شدت کی تھی میں اپنے قریب مچھلیاں دیکھ کر کبھی ہاتھ مارتا اور کبھی چادر مچھلیوں کی طرف ڈال دیتا مگر میری ناتجربہ کاری کی بنا پر مچھلیاں مجھے جل دے جاتیں اور دیکھتے ہی دیکھتے میری زد سے نکل جاتیں۔ وقت بہت سست رفتاری سے گزر رہا تھا میں شام تک مچھلیاں پکڑنے کی کوشش میں مصروف رہا لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی آخر تھک کر اور نڈھال ہو کر میں دریا کے کنارے گر پڑا کچھ دیر سستانے کے بعد جب میں تازہ دم ہوا تو میں نے ایک کوشش اور کرنے کی ٹھانی میں دریا میں اتر گیا اور بڑی خاموشی سے کھڑا رہا چادر تھامے تھامے میرے ہاتھ شل ہو گئے چادر چھیل بھی نہیں پاتی تھی کبھی میرے بالوں سے چپک جاتی کبھی ہاتھوں میں الجھ جاتی عجیب مخمصے میں جان تھی اس طرح کافی وقت گزر گیا آخر بہت دیر بعد ایک بدنصیب مچھلی چادر میں پھنس ہی گئی میں بتا نہیں سکتا کہ یہ مہم سر ہونے پر مجھے کس قدر خوشی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوئی کس قدر مسرت ہوئی مچھلی دیکھ کر میری اشتہا دو چند ہو گئی میں نے جلدی سے اسے چادر میں لپیٹ کر گٹھڑی سی بنالی اور بری طرح دبوچ لیا تاکہ نکل نہ جائے میں بڑی تیزی سے قلعے کی طرف بڑھا قلعے میں آگ جلانے کا بھی کوئی انتظام نہیں تھا صرف چند برتن ادھر اُدھر پڑے ہوئے تھے اب یہی ایک صورت نظر آتی تھی کہ کچی مچھلی کسی نہ کسی طرح زہر مار کرلوں اور میں نے یہی کیا زندگی میں پہلی بار میں نے اس درندگی سے کھانا کھایا تھا کچی مچھلی کھانے کی وجہ سے رات کو معدے میں اتنی گرانی ہوئی کہ میں تڑپتا رہا لیکن میں اسی عالم میں بے تابانہ راج کماری شیلا کی جلوہ گاہ کی طرف گیا آج بھی وہی ویرانی وہی سناٹا اور وہی محرومی درپیش تھی پھر ایک رات دوسری رات تیسری رات چوتھی رات اور اسی طرح چھ دن گزر گئے نہ معلوم کیا افتاد پڑی تھی کہ عزیز شیلا کی راہداری اور خاص کمرے کی روشنی ہوئی رونق لوٹ کرنہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

آئی وہاں کوئی نہیں آیا کسی باندی یا کنیز کی روح بھی نہیں آئی میں نے اس مدت میں کچی مچھلیوں پر ہی گزارا کیا اور راج کماری شیلا کے انتظار میں راتیں ٹہل کر گزار دیں اس دوران مجھ پر جو کچھ گزری اس کا تصور کرنا اب مشکل ہے پھر اسی عالم میں مجھے اکبر، ثمینہ اور روشبو ار یاد آئے میں نے ان کا خیال آنے پر بار بار سر جھٹکا ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سب نے مل کر میرے خلاف کوئی سازش کی ہے راج کماری کی آتما ملنے کا پکا وعدہ کرنے کے باوجود غائب ہو گئی تھی قلعے کے اجنہ کسی اطلاع کے بغیر چلے گئے تھے کچھ سوچنے اور غور کرنے کا یارا نہیں تھا ذہن مفلوج ہو کر رہ گیا تھا میں جتنا سوچتا اتنا ہی الجھ جاتا تھا پچھلے دن میں کسی ارادے کے بغیر قلعے سے دور نکل گیا چلتا رہا نہ جانے کہاں تک چلتا رہا اور میں نے سوچا شاہد علی کب تک اس طرح بھٹکتے رہو گے؟ یہ تو ایک طرح کا جمود ہے اس جمود سے کیا حاصل ہو گا بہتر ہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ حرکت کرو چنانچہ میں ایک نئے عزم ایک نئے ارادے کے ساتھ قلعے میں واپس آیا بکھرے ہوئے برتن چادر میں باندھے اور قلعے پر الوداعی نظر ڈالی۔ اس قلعے میں میں نے اپنی زندگی کے سب سے برے اور سب سے اچھے دن گزارے تھے میرے سامنے کوئی پروگرام نہیں تھا بس میرے قدم ایک سمت اٹھے اور پھر اٹھتے ہی چلے گئے تین دن تک مسلسل چلنے کے بعد میں ایک قریب کے دیہات میں پہنچ گیا سادہ لوح دیہاتوں نے میری حالت زار دیکھ کر مجھے کھانا کھلایا اور جب میرے اوسان کسی قدر بحال ہوئے تو میں نے ان سے پہلا سوال یہ کیا کہ میں کس جگہ ہوں اور یہاں سے ہمالیہ کتنی دور اور کس سمت ہے۔؟

وہ میرا سوال سن کر حیرت زدہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگے جیسے وہ مجھے پاگل سمجھ رہے ہوں انہوں نے ہمالیہ کی سمت اور فاصلے کے متعلق مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کوئی واضح جواب نہیں دیا سمتوں اور فاصلوں کے متعلق ان کا علم بہت محدود تھا لیکن ان کی باتوں سے مجھے یہ اندازہ ضرور ہو گیا کہ ہمالیہ یہاں سے خاصی دور ہے ہمالیہ کی پہاڑیوں میں واقع اروپ دیوتا کے استھان ایک بار میں ضرور جانا چاہتا تھا کیوں؟ اس کیوں کی میں کوئی تشریح نہیں کر سکتا شاید زندگی سے محبت اور اسے قائم رکھنے کی یہ میری آخری کوشش تھی اس دیہات میں ایک رات اور گزارنے کے بعد میں ہمالیہ کی طرف روانہ ہوا راج کماری شیلا نے دیوتا اروپ کے استھان کی طرف اس اس محنت و مشقت میں کوئی تین مہینے گزر گئے دریا دریا جنگل جنگل پربت پربت میں بیابانوں اور ویرانوں سے گزرا جہاں جاتا وہاں کے دیہاتی میرے ساتھ سلوک کرتے اور میں شہری آبادیوں سے بچتا بچاتا لمبے لمبے رستے عبور کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا اس سفر کے مصائب و آلام کا ذکر شروع کروں تو شاید کبھی ختم نہ ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے کپڑے پھٹ چکے تھے اور میرے پاس کوئی برتن بھی نہیں رہا تھا کیونکہ ایک جگہ میں نے برتن بیچ کر کھانا کھالیا تھا پاؤں میں چھالے پڑ چکے تھے۔ اور سر کے بال بے تحاشا بڑھے ہوئے تھے میرا خیال ہے اس وقت میری حالت ایسی تھی کہ کوئی شناسا شخص بھی مجھے دیکھ لیتا تو پہچان نہیں سکتا تھا پھر بھی کچھ لوگوں نے مجھے پہچان لیا جب ہمالیہ کے راستے میں مجھے ایک گنجان آبادی سے مجبوراً گزرنا پڑا تو پولیس نے مجھے کسی مفرور اور پاگل قاتل کے شبے میں گرفتار کرلیا مجھ سے اس وقت بڑی غلطی ہوگئی تھی میں نے پولیس کو اپنا صحیح نام شاہد علی بتا دیا تھا میرا خیال تھا کہ اس علاقے میں بھلا شاہد علی سے کون واقف ہوگا مگر میرے شہر کے خوں ریز فرقہ وارانہ فسادات کی خبر یہاں پہنچ چکی تھی میرا نام سن کر ایک پولیس انسپکٹر چونکا اس نے مجھ سے ادھر اُدھر کے سوالات کئے میں اسے کوئی واضح جواب نہیں دے سکا کہ میں کہاں جا

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہا ہوں سچ تو یہ ہے کہ الفاظ میرے منہ سے نکل ہی نہیں رہے تھے
اتنے طویل پیدل سفر بھوک اور نقاہت نے مجھے بے حال کر رکھا تھا
میں بڑبڑا رہا تھا تین دن تک مجھے حوالات میں رکھا گیا کڑی نگرانی کی
گئی یہاں اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ مجھے دونوں وقت کھانے کو مل جاتا تھا
حوالات کا پہریدار دو ایک دن بعد مجھ پر اچانک خاصا مہربان ہو گیا
میں حوالات میں ایک کمبل لپیٹے اپنی سوچوں میں منہمک تھا کہ ایک
کانسٹیبل کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی وہ کسی دوسرے کانسٹیبل سے
کہہ رہا تھا یہ ایک پہنچا ہوا شخص ہے مسلمانوں کا کوئی بہت بڑا بزرگ
ہے پولیس کو بہت دنوں سے اس کی تلاش تھی ہر جگہ اس کا فوٹو اور حلیہ
لگا ہوا ہے مگر اسے گرفتار کر کے ان لوگوں نے اچھا نہیں کیا میں
کہتا ہوں کہ اس طرح ہم پر ضرور کوئی ناگہانی مصیبت آ جائے گی
معلوم ہوا ہے پہلے بھی کئی پولیس اسے گرفتار کر چکی ہے اور ہر بار اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے منہ کی کھائی ہے اب اسے نہ جانے کہاں بھیجا جا رہا ہے ٹھاکر جی اسے آزاد کر دیں تو اچھا ہے ورنہ مجھ لوگ ان کے چھوٹے بچے ہیں۔

یہ گفتگو سن کر پوری بات میری سمجھ میں آ گئی لیکن مجھ پر کوئی خاصا اثر نہیں ہوا۔ میں ہمالیہ پہنچ کر اروپ دیوتا سے ملنے کی خواہش رکھتا تھا اور یہ خواہش پوری کرنے کے لئے میں نے بڑے پاپڑ بیلے تھے میلوں کا سفر طے کیا تھا اور اب جب کہ ہمالیہ تک پہنچنے کے لئے زیادہ سے زیادہ دو پندرہ دن کا سفر رہ گیا تھا تو میں گرفتار کر لیا گیا تھا اس حادثے کے باعث میری عقل خبط ہو گئی تھی اور مجھے اپنا کوئی ہوش نہ رہا یہی وجہ تھی کہ میں آئندہ پیش آ سکنے والے واقعات کے سلسلے میں متردد نہیں تھا میں اطمینان سے لمبی تان کر سو گیا۔

دوسرے دن صبح مجھے انتہائی پوشیدہ طریقے سے ایک وین میں بٹھا دیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

گیا میں نے کوئی استفسار نہیں کیا کہ مجھے کہاں لے جایا جا رہا ہے جب میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑنے لگیں اس وقت بھی میں نے کوئی احتجاج نہیں کیا مجھے یاد ہے کہ اس وقت میں نے ایک پولیس والے کو صرف مسکرا کر دیکھا تھا وہ میری سرخ آنکھیں دیکھ کر لرز گیا تھا اور زمین پر گر پڑا تھا پھر ایک دوسرے کانسٹیبل نے بڑھ کر مجھے ہتھکڑی پہنا دی تھی ان لوگوں کے چہروں پر کوئی خوشی نہیں تھی بلکہ تاسف تھا وہ بڑے خوفزدہ معلوم ہوتے تھے جیسے میں ابھی کوئی کرشمہ دکھا کر ان پر مصیبتیں نازل کر دوں گا انہیں کیا معلوم تھا کہ جس شاہد علی کا نام انہوں نے سنا تھا اور جس کی کرامات سے وہ ڈرے ہوئے تھے وہ کبھی کا مر چکا ہے شاہد علی تو اب محض ایک چلتی پھرتی لاش ہے وہ اس دنیا کا سب سے زیادہ تنہا انسان ہے ایک شخص بے روح اور بے جذبہ۔

پھر مجھے ریل کے ایک بند ڈبے میں ٹھونس دیا گیا تین مسلح گارڈ

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرے ساتھ تھے اس سلسلے میں ہر طرح احتیاط برتی گئی تھی کہ مجھے باہر کا کوئی شخص نہ دیکھنے پائے مجھے یاد نہیں کہ یہ پا بہ زنجیر سفر کتنے دن جاری رہا کتنی بار گاڑی بدلی گئی تھی مجھے کہاں لایا گیا اور مجھ سے کیا کہا گیا مجھے کب عدالت میں پیش کیا گیا اور کیا سزا تجویز ہوئی مجھ سے کیا سوالات کئے گئے اور میں نے ان کا کیا جواب دیا............ پہاڑی سے آنے کے بعد سے آج تک میں اپنے عزائم اور فیصلوں میں ناکام ہی ہوتا رہا تھا جب چاروں طرف سے مایوس ہو کر میں اروپ دیوتا کے استھان پر جا رہا تھا تو مجھے وہاں جانے کی مہلت بھی نہیں ملی اتنے ناکام اتنے محروم اور اتنے آزردہ شخص کے دل و دماغ کا کیا عالم ہو گا ٹھوکریں، تلخیاں ناکامیاں اور شکستیں جس کا مقدر بن چکی ہوں میں پیہم شکستوں سے اتنا چور ہو گیا تھا کہ اب زندگی اور موت کی تمیز بھی مشکل ہو گئی تھی جیل میں مجھے پھانسی اور عمر قید کی سزاؤں کے مجرموں

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے ساتھ رکھا تھا مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ میں لوٹ پھر کر کہاں آ گیا ہوں وہ میرا شہر تھا وہاں کے کئی مجرم مجھے پہچانتے تھے وہ مجھے دیکھ کر بے ساختہ ہاتھ چومنے لگے میں نے ان سے نہیں پوچھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں انہی چہروں میں سے ایک شناسا چہرہ میری نظروں کے سامنے آیا میں نے اسے پہچاننے کی کوشش کی وہ سلیم تھا سلیم جو میاں صاحب کے زمانے میں اور اس کے بعد پہاڑی پر ہر ماہ کے آخری بدھ کو منعقد ہونے والی نشستوں میں شریک ہوا کرتا تھا اور بڑے جوش و خروش سے مذہب و روحانیت تصوف اور مابعد الطبیعات پر زبردست نکتہ چینیاں کرتا تھا وہ ایک ملحد تھا لیکن میاں صاحب اس پر شفقت کی نظر رکھتے تھے اس نے ایک بار او نکار ناتھ کو چھیڑ کر اس کے چند جادوئی تماشے دیکھ کر اس کا مذاق بھی اڑایا تھا سلیم کو جیل کے اس تنگ و تاریک ماحول میں دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کوئی شخص یہ توقع نہیں کرسکتا تھا کہ ایسا تعلیم یافتہ اور ذہین شخص خونی مجرموں کی اس جیل میں بھی داخل ہوسکتا ہے جب اس نے مجھے دیکھا تو حیرت سے دیکھتا رہ گیا اور بڑے جذباتی انداز میں بڑھ کر مجھ سے گلے لگ گیا اور رقت آمیز لہجے میں کہنے لگا میرے بھائی شاہد علی آپ؟ آخر انہوں نے آپ کو گرفتار کر ہی لیا۔

ہاں میں نے اس کے جذباتی لہجے کا بے نیازی سے جواب دیا۔

مگر آپ کی یہ حالت کیسے ہوگئی؟ انہوں نے آپ کو کہاں سے گرفتار کیا۔؟

مجھے نہیں معلوم میں نے اس کا منہ تکتے ہوئے کہا۔

آپ کو کیا ہوگیا ہے میاں صاحب۔ میں سلیم ہوں کیا آپ نے مجھے بھی نہیں پہچانا یقیناً ان بدمعاشوں نے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے وہ گلوگیر ہوکر بولا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں خاموش رہا وہ جھجکتے جھجکتے خود ہی بولنے لگا بھلا دیکھئے تو حالات نے کیا رخ اختیار کیا ہے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ میں اور آپ اس حالت کو پہنچ جائیں گے کیسی عجیب بات ہے کہ میں مذہب پر قربان ہو گیا جی ہاں میں جو ایک زمانے میں مذہب کا منکر تھا اور روحیت اور روحانیت کا مذاق اڑاتا تھا اور مادے کی افضلیت کا قائل تھا آپ کو نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا المیہ ہوا ہے آپ کے پہاڑی سے چلے جانے کے بعد شہر میں آپ کے متعلق چرچے ہوئے اور چھوٹے موٹے واقعات نے خون ریزی فرقہ وارانہ فسادات کی شکل اختیار کر لی تو مجھ سے یہ ناانصافی نہ دیکھی تھی نہتے مسلمانوں کے محلوں پر مسلح ہندو ٹوٹ پڑے انہوں نے گھروں کو آگ لگانا شروع کر دیا اور ہماری ماؤں بہنوں کی عصمت پر حملے کیئے یہ سب کچھ دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا نہ جانے میرے اندر کا مسلمان کیسے جاگ اٹھا میں نے موقع پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہی کئی شوروپست ہندو غنڈوں کو قتل کر دیا اور پھر بہت سوں کو بعد میں چن چن کر ہلاک کر دیا میں بھی فسادات کی آگ میں کود پڑا فسادی ہو گیا۔

آخر پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا مقدمہ چلا اور عمر قید کی سزا ہو گئی۔

میں نے اس کی تاثیر انگیز گفتگو پر کوئی توجہ نہ دی اور اسے دیکھ کر پلکیں جھپکانے لگا مجھے اس بات پر شرم آئی کہ سلیم جیسے ایک ملحد کی ایمانی غیرت جوش میں آ گئی لیکن مجھ جیسا ایک فضیلت ماب بزرگ بے غیرتی کی حد تک گمراہ ہو گیا یہاں تک کہ اپنا دین و ایمان نفس کی مٹی میں جھونک کر اروپ دیوتا کے امتحان تک جانے کے لئے آمادہ ہو گیا وہ میری بے نیازی دیکھ کر مجھے گھور کر دیکھنے لگا اور سہمے ہوئے لہجے میں بولا آپ کو کیا ہو گیا ہے آخر آپ میری کسی بات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

کچھ نہیں۔ کچھ نہیں میں نے چونک کر جواب دیا۔

اس نے مزید کوئی بات کرنا مناسب نہ سمجھا ایک ڈیڑھ ہفتے تک وہ میری خدمت کرتا رہا اور اس نے جلد ہی مجھے اس قابل کر دیا کہ میں اس کی بات سن کر اسے کوئی جواب دے سکوں وہ جیل میں کافی مقبول شخص تھا سب اس کی عزت کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ایک تعلیم یافتہ مہذب شخص تھا اس کی گفتگو میں شائستگی اور گہرائی تھی میں پہاڑی کی نشستوں کے زمانے ہی سے اس کی دلکش گفتگو اور متجسس شخصیت سے متاثر تھا غالباً وہ جلد ہی میری کیفیت تاڑ گیا اور اسے اندازہ ہو گیا کہ میری یہ ہیت کذائی قلندری اور مجذوبیت کے سبب نہیں ہے بلکہ گہرے صدمات کی وجہ سے ہے اس نے میری بڑی خاطر کی اپنے کھانے کا کچھ حصہ بھی وہ مجھے دے دیا کرتا تھا پھر وہ کرید کرید کر مجھ سے سوالات کرنے لگا اور میں نے مختلف نشستوں میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

اپنی تمام سرگزشت بے کم و کاست اسے سنا دی اس کی عنایت اور
نگہداشت سے یہ فائدہ ہوا کہ میری کھوئی ہوئی یادداشت بحال
ہونے لگی اب رفتہ رفتہ مجھے یاد آنے لگا کہ گزشتہ دنوں میں نے کہاں
کہاں ٹھوکریں کھائی ہیں سلیم نے میری المناک سرگزشت سن کر مجھے
اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ میں جیل سے فرار ہو جاؤں اور واپس
پہاڑی پر چلا جاؤں وہاں پولیس مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکے گی اور جیل
سے فرار کو میرا کوئی روحانی کرشمہ سمجھ کر محتاط ہو جائے گی میں نے سختی
سے فرار کی تجویز کو مسترد کر دیا اور بقیہ زندگی جیل میں ہی گزارنے کا
ارادہ ظاہر کیا لیکن وہ اپنی تجویز پر مصر رہا آخر اس نے کافی غور و غوص
کے بعد جیل کے سرکردہ بدمعاشوں کے ساتھ ایک جامع منصوبہ بنایا
وہ سب میرے ایک اشارے پر جان دینے کو تیار تھے جس رات مجھے
جیل سے فرار ہونا تھا، اس رات قیدیوں نے مل کر جیل کے ایک حصے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں آگ لگا دی آگ کے شعلے بھڑکے تو قید خانے کے محافظ اس طرف بھاگے تھوڑی ہی دیر میں منصوبے کے عین مطابق بابا کا رنج گنج سلیم نے سپاہیوں کی توجہ ہٹانے کے لئے جیل میں ایسی افراتفری پھیلائی اور اس قدر شور مچایا کہ قیامت صغرا کا منظر نظر آنے لگا۔ اسی لمحے کوٹھڑیوں کے دروازے ٹوٹ گئے اور قیدیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔

چند قیدیوں نے اس ہنگامے میں تالے توڑنے کا کام اپنے ذمے لے لیا تھا ایک مکروہ چہرے کے مجرم بشیر احمد نے مجھے بڑی احتیاط سے اٹھا کر پھرتی سے اپنی کمر پر لاد لیا اور باہر کھلے میدان میں لا کر چھوڑ دیا محافظوں کی بڑی تعداد آگ بجھانے کی ترکیبوں میں مصروف ادھر اُدھر دوڑ رہی تھی کچھ لوگ قیدیوں کا پیچھا کر رہے تھے اور کچھ لوگ آگ پر قابو پانے کی کوشش میں مصروف تھے اسی اثناء میں ایک

allurdupdfnovels.blogspot.com

کانسٹیبل نے مجھے اور چند دوسرے قیدیوں کو کوٹھڑی سے فرار ہوتے اور بھاگتے ہوئے دیکھ لیا اس نے ہوائی فائر شروع کر دیئے بشیر احمد بھاگ کر اس پر چڑھ دوڑا اور اسے سنبھلنے کی مہلت ہی نہ دی اس نے اس کی بندوق چھین کر اس کے سینے پر تان دی پھر تین چار مجرموں نے اسے پکڑ لیا اور بشیر احمد نے بندوق سنبھال کر دروازے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا میں نے بھی اس کی پیروی کی دروازے کے سامنے سے تین محافظ بندوقیں تانے بشیر احمد کی طرف لپکے لیکن اس نے انہیں کسی کارروائی کا موقع نہیں دیا اس نے کمال ہوشیاری سے دو محافظوں کو وہیں زمین پر ٹھنڈا کر دیا اور تیسرے کو زخمی کر دیا وہ زخمی محافظ کی جیب سے چابی نکال کر بھاری بھرکم دروازہ کھولنے ہی والا تھا کہ پشت کی طرف سے ایک فائر ہوا اور بشیر احمد کراہ کر گر گیا گرتے گرتے بھی اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں فوراً وہاں سے فرار ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

جاؤں اس کی ٹانگ سے خون بری طرح بہنے لگا تھا میں نے اس کی زخمی ٹانگ دیکھ کر بھاگنے میں تساہل کیا تو وہ مجھ پر بری طرح غرانے لگا میں نے اس کی منشاء کے مطابق اس کے ہاتھ سے بندوق اور چابیاں لے لیں بڑی عجلت سے دروازہ کھولا اور اندھیرے میں جہاں منہ اٹھا بھاگتا ہی چلا گیا پھر میں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا گلیاں جانی پہچانی تھیں یہ میرا شہر تھا میں نے آگے پہنچ کر جیل کا لباس اتار دیا اور اسے ایک مکان کی چھت پر پھینک دیا اب میرے جسم پر صرف ایک چادر رہ گئی تھی جو مجھے سلیم نے فراہم کی تھی میں نے سارا جسم چادر میں چھپا لیا پھر میرے قدم بڑی تیزی سے پہاڑی کی طرف اٹھنے لگے تھوڑی دیر میں میں پہاڑی کے نزدیک پہنچ گیا اور اوپر چڑھنے کی تیاری کرنے لگا لیکن ابھی میں بلندی پر نہیں چڑھا تھا کہ مجھے اونکار ناتھ کا خیال آ گیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بندوق میرے ہاتھ میں تھی اور میرے سر پر خون سوار تھا میں پلٹ پڑا اور راستے میں پڑنے والے پہلے مندر میں بے جھجک داخل ہو گیا اور وہاں کے پجاری پر بندوق تان کر میں نے اونکار ناتھ کا پتا پوچھنا چاہا میری صورت دیکھ کر وہ دبلا پتلا پجاری سر سے پاؤں تک کانپنے لگا اس کی گھگھی بندھ گئی اور اس نے خوفزدہ لہجے میں بتایا کہ اونکار ناتھ کئی مہینے سے اس شہر میں موجود نہیں ہے اور ان دنوں متھرا میں جاپ کر رہا ہے میں نے اسے یہ دھمکی دی کہ وہ میرے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائے اور وہاں سے چلا آیا متھرا ہمارے شہر سے اتنا دور تھا جتنا قلعے سے ہمالیہ میں نے پہاڑی پر واپس جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور متھرا جانے کا ارادہ کر لیا متھرا جانے کے لئے اگر میں اسی شہر سے کسی سواری پر سوار ہوتا تو راستے میں دوبارہ گرفتار ہو جانے کا اندیشہ تھا چنانچہ میں نے متھرا کی مخالف سمت بھاگنا شروع کر دیا اندھیری

allurdupdfnovels.blogspot.com

رات تھی میں لڑھکتا پڑھکتا آبادی سے دور نکل گیا دوسرا دن میں نے ایک مہربان دیہاتی کی کوٹھڑی میں چھپ کر گزارا اس نے مجھے اپنا کرتا اور پاجامہ دیا رات آئی تو میں نے پھر بھاگنا شروع کر دیا آخر آدھی رات کو میں ایک ایسے اسٹیشن پر پہنچ گیا جہاں سے متھرا جانے والی ٹرین آسانی سے مل سکتی تھی بیس گھنٹے کا راستہ تھا لیکن دن میں سفر جاری رکھنا کسی طرح مناسب نہیں تھا بہر حال رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر میں ایک ٹرین پر بیٹھ گیا اور صبح ہونے سے پہلے ایک قصبے میں اتر گیا بندوق اب بھی میرے پاس تھی میں دن بھر قصبے میں چھپا رہا اور رات کو پھر چل دیا اسی طرح جنون کے عالم میں چھپتا چھپاتا میں کوئی ڈیڑھ ہفتے بعد متھرا پہنچ گیا میں نے رات کو مختلف مندروں اور مرگھٹوں میں اونکار ناتھ کو تلاش کیا میرا ارادہ تھا کہ ایک گولی ضرور اس کے سینے میں اتاروں گا چاہے اس کے بعد کچھ بھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو۔

لیکن تین راتوں کی مسلسل تلاش کے باوجود وہ نہیں ملا تھک ہار کر میں نے اس کی تلاش چھوڑ دی اور متھرا سے آگے بڑھ گیا اور ناگپور تک پہنچ گیا یہاں رکنا بھی مناسب نہیں تھا اس لئے میں ٹھہرا نہیں میں ناگپور سے کچھ آگے نکل کر جنگلوں اور پہاڑوں سے گزرنے لگا یہاں میں نے بندوق سے کچھ شکار کئے تاکہ پیٹ کی آگ بجھا سکوں اس طرح میرے کارتوس ختم ہو گئے اب خالی بندوق میرے پاس رہ گئی تھی میں نے ایک گڑھے میں پھینک دی۔

پھر ایک دن میں شدید بھوک اور نقاہت کے عالم میں ایک بستی کی مسجد کے قریب گر گیا ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو ایک حجرے میں پایا ایک کمزور جسم کا شخص مجھ پر جھکا ہوا دعائیں پڑھ رہا تھا میں نے آنکھیں کھولیں تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور رحم دلی سے کہنے لگا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تم کون ہو بھائی کہاں سے آئے ہو، کہاں جا رہے ہو؟

میں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے پھر پوچھا آخر اس کے کئی بار پوچھنے کے بعد میں نے کہا میرا نام شاہد علی ہے اس دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے کوئی گھر نہیں ہے کوئی سہارا نہیں ہے۔

اس نے کہا جب کسی کا کوئی نہیں ہوتا تو خدا ہوتا ہے۔

میں نے مایوسی سے کہا خدا بھی مجھ سے روٹھ گیا ہے۔

توبہ توبہ۔ وہ اپنے ہاتھ کانوں پر رکھ کر بولا کفر کیوں بکتے ہو بھائی بہت مایوس معلوم ہوتے ہو خیر زندگی اسی کا نام ہے۔

کیا میں زندہ ہوں میں نے حیرت سے پوچھا۔

خدا کا شکر ہے میرے بھائی شاہد علی تمہیں زندہ رکھے۔

تم پوری ایک رات بعد ہوش میں آئے ہو اللہ نے یہ میری رات بھر کی تیمارداری کا پھل دیا ہے کہ تم بولنے لگے ہو مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس نے

allurdupdfnovels.blogspot.com

دکھ دیئے ہیں شاید میں تمہارے کسی کام آسکوں وہ شفقت سے بولا۔

کسی نے نہیں مولوی صاحب میں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا آپ

کیا کیجئے گا سن کر۔

پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہو اس نے کہا اس وقت تم ایک مسجد کے

حجرے میں ہو، میرا نام اشرف علی ہے میں اس مسجد میں امامت کرتا

ہوں ایک زمانہ ہو گیا اللہ کو میرا کام کچھ ایسا پسند آگیا ہے کہ اب کسی

دوسرے کام میں جی ہی نہیں لگتا۔

میں نے خاموشی اختیار کی تو اشرف علی بولا بھوک لگ رہی ہوگی اٹھو

منہ ہاتھ دھولو اور کچھ کھالو۔

اشرف علی بہت رحم دل اور نیک شخص تھا مجھے اس کی باتوں سے اندازہ

ہو گیا کہ وہ ایک سادہ لوح شخص ہے اور نہایت شفیق طبیعت کا حامل

ہے جب میں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور اس سے رخصت ہونا چاہا تو

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس نے مجھے جانے نہیں دیا اور روک کر ہر طرح سے میری دلجوئی کرنے لگا اس نے مجھ سے نماز کی تلقین کی اور مجھے اپنے اجلے کپڑے پہنا دیئے میں نے بہت دنوں بعد خشوع خضوع سے نماز پڑھی مگر میری نماز شاید ہی قبول ہوئی ہو کیونکہ وہ میں نے اشرف علی کے اصرار پر پڑھی تھی یہی وجہ تھی کہ نماز پڑھ کر مجھے کوئی سکون نہیں ملا۔

مجھے اس حجرے میں پڑے ہوئے کئی روز ہو گئے محلے کے گھروں سے اشرف علی کے لئے دونوں وقت کھانا آتا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ کھلاتا تھا کھانا عموماً اتنا زیادہ آجاتا تھا کہ دو آدمیوں کے کھانے کے باوجود بچ جاتا تھا جو اشرف علی کسی فقیر کو دے دیتا تھا۔

میں دن بھر حجرے میں پڑا رہتا اور رات کو اچانک بڑبڑانے لگتا تھا میں بے خودی کے عالم میں شیلا شیلا پکارنے لگتا تھا بوڑھا مولوی اشرف علی راتوں کو جاگ کر مجھ پر درود شریف پڑھ کر پھونکتا اور میرا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ماضی جاننے کے لئے مجھ سے مختلف سوالات کرتا اس عرصے میں میری حالت کچھ زیادہ نہیں سنبھلی میں صبح سے شام تک خاموش حجرے میں پڑا دیواریں تکا کرتا اور سرد آہیں بھرا کرتا تھا ایک مہینے تک جب مجھے کوئی افاقہ نہ ہوا اور مولوی اشرف علی مجھے سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا تو ایک دن اس نے کہا میاں شاہد علی میرا خیال ہے تمہارا مرض میرے بس کا نہیں ہے اس بستی سے کچھ دور ایک پہنچے ہوئے بزرگ آئے ہوئے ہیں آؤ ان کے پاس چلیں شاید وہ تمہارے قلب کی تطہیر کے لئے کوئی دعا فرما دیں میں ان کی خدمت میں کئی بار حاضر ہو چکا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک کامل بزرگ ہیں خدا نے انہیں بہت کچھ دیا ہے۔

میں نے ہنس کر کہا کون بزرگ وہ کیا کریں گے۔؟

وہ خدا سے تمہارے لئے دعا کریں گے اشرف علی نے بہت اعتماد سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہا۔

میرے لئے اب کوئی دعا اثر نہیں رکھتی میں نے بے دلی سے جواب

دیا۔

لیکن میں تمہیں وہاں ضرور لے چلوں گا، اشرف علی نے زچ ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے مگر یقین کرو میں ایک لا علاج مریض ہوں اور موت کا منتظر

ہوں۔

موت کسے نہیں آتی میرے بھائی مگر کسی کو بے وقت موت کبھی نہیں

آتی۔

مولوی اشرف علی نہ مانا اس نے مجھ سے دوسرے دن صبح صاف

کپڑے پہن کر چلنے کے لئے کہا میں بے دلی سے اٹھا کپڑے وغیرہ

تبدیل کئے اور کسی بچے کی طرح اشرف علی کے ساتھ چل دیا فاصلہ

اچھا خاصا تھا اشرف علی نے ایک بس پکڑی اور ایک جگہ بس سے

allurdupdfnovels.blogspot.com

اترنے کے بعد کافی طویل راستہ پیدل طے کیا وہ مجھے راستے بھر اولیائے کرم کی کرامتوں کے بارے میں بتاتا رہا میں خاموشی سے اس کے پند و نصائح سنتا رہا میرا ذہن خالی تھا اور اس وقت صرف مولوی اشرف علی کی دلجوئی کی خاطر اس کے ساتھ جا رہا تھا۔

جب ان بزرگ کی قیام گاہ قریب آئی تو مجھے اپنی بیماری یاد آ گئی وہاں عقیدت مندوں کا ایک ہجوم تھا ہجوم کا ہر شخص حاضری کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا بزرگ کی قیام گاہ کوٹھڑی نما ایک مکان پر مشتمل تھی اسے چاروں طرف سے سبزے اور اونچے اونچے درختوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا میں بھی اشرف علی کے ساتھ قطار میں بیٹھا تھا اشرف علی مودب اور خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن میں مرعوب نہیں تھا اور بے نیازی سے ادھر اُدھر تک رہا تھا وہ بار بار مجھے ٹوکتا اور احترام کا سبق دیتا رہا آخر سہ پہر کو ایک شخص نے ہمیں اندر جانے کا اشارہ کیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشرف علی نے مجھ سے کہا دیکھو ادب سے کوئی گستاخی سرزد نہ ہو کوٹھڑی میں داخل ہوتے ہی سلام کرنا اور قدموں میں گر جانا خدا نے چاہا تو تمہارے دن پھر جائیں گے۔

میں بادل نخواستہ اٹھا سامنے کوٹھڑی تھی اور اس کا دروازہ بند تھا جیسے ہی اشرف نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور ہم نے اندر قدم رکھا تو میرے قدموں سے زمین نکل گئی بلکہ زمین نے میرے قدم پکڑ لئے میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہاں بڑے میاں صاحب تمام تر جاہ جلال کے ساتھ موجود تھے میں نے یقین کرنے کے لئے ایک بار پھر ان کی طرف دیکھا ان کی آنکھوں میں سرخی تھی اور وہ مجھے دروازہ پر کھڑا دیکھ کر سرتاپا کانپ رہے تھے ان کے قریب وہی پنجرے میں بند مینا نے میری آمد پر بری طرح پھڑ پھڑانا شروع کر دیا اور بڑے صاف لفظوں میں کہہ رہی تھی پردیپ، پردیپ تم آ گئے پردیپ۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

راج کماری شیلا میں نے اپنا دل پکڑ لیا ساری بات واضح تھی قلعے میں راج کماری کی آتما اور اس کے غلام اور باندیوں کی اچانک گم شدگی کی وجہ سامنے تھی میاں صاحب نے اپنی بے پناہ روحانی طاقتوں سے مضطرب روحوں کے اس گروہ کو قید کر رکھا تھا مینا جب مجھے دیکھ کر پھڑ پھڑائی اور چیخنے چلانے لگی تو میاں صاحب نے اسے غضب کی نگاہ سے دیکھا مینا سہم کر خاموش ہو گئی میری حالت بہت غیر تھی میں وہیں گر پڑا یادداشت میں صرف یہ امر محفوظ ہو گیا کہ اس وقت میرا دماغ بری طرح چکرا گیا تھا اور میں سنبھلنے کی کوشش کے باوجود زمین پر پڑا تھا۔

جب میری آنکھیں کھلیں تو میں کوٹھڑی سے باہر سبزے پر بے سدھ پڑا تھا اشرف علی حیران و پریشان انداز سے مجھ پر جھکا ہوا تھا اور مجھے ہوش میں لانے کی ترکیبیں کر رہا تھا میاں صاحب کی کوٹھڑی کے باہر

allurdupdfnovels.blogspot.com

اب بھی بہت سے عقیدت مند موجود تھے ان میں سے بیشتر افراد مجھے
مشکوک نظروں سے گھور رہے تھے میں نے بے بسی سے کوٹھڑی کی
سمت دیکھا تو وہاں مجھے ابو الحسن اور ورشہوار بھی نظر آئے ورشہوار کی
آنکھوں میں حسرت تھی میں نے جلدی سے نظریں پھیر لیں اور اپنے
مضمحل اور منتشر اعصاب قابو میں کرنے کی کوشش کی میں اٹھ کھڑا ہوا
اب ساری باتیں میری سمجھ میں آ چکی تھیں یہ صرف مقام کی تبدیلی تھی
میاں صاحب پھر ظاہر ہو گئے تھے اور اپنے تمام تر کروفر اور جاہ جلال
سے خدمت خلق میں مصروف تھے سب کچھ وہی تھا صرف میں ان
سے علیحدہ ہو گیا تھا اسی وجہ سے میرے لئے سب کی نگاہوں میں
اجنبیت تھی جب میں کھڑا ہوا تو مجھے کسی قدر ندامت کا احساس ہوا
لیکن دوسرے ہی لمحے مجھے راج کماری شیلا کی فریاد نے بے چین کر دیا
میں راج کماری کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اشرف علی نے میرے

allurdupdfnovels.blogspot.com

چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگا کر پوچھا، شاہد علی کیا تم میاں صاحب سے واقف ہو۔؟

یہ ایک طویل کہانی ہے اشرف علی۔ میں نے مختصرا جواب دیا تم ٹھہرو میں ذرا میاں صاحب سے مل کر آتا ہوں۔

رک جاؤ شاہد علی۔ اشرف علی نے میرے شانے کو پکڑ کر کہا تمہیں نہیں معلوم کہ میاں صاحب نے ہی تمہیں بے ہوشی کی حالت میں اپنے حجرے سے باہر نکلوایا تھا میرا خیال ہے اس وقت تمہارا ان کے روبرو جانا مناسب نہیں ہے وہ تم سے سخت برہم نظر آتے تھے۔

میں نے اشرف علی کی بات نظر انداز کر کے قدم بڑھائے ہجوم کی نظریں میرے چہرے پر جمی ہوئی تھیں میں تماشا بنا ہوا تھا مجھے کوٹھڑی کی سمت جاتا دیکھ کر چند دراز ریش اشخاص غصے میں آگے بڑھے اور میرے راستے میں حائل ہو گئے ان میں سے ایک نے بڑی نفرت

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے مجھے مخاطب کیا تم میاں صاحب سے نہیں مل سکتے یہ ان کا حکم ہے چلے جاؤ یہاں سے اور پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔

مگر مگر میں ان سے ملنا چاہتا ہوں میں التجا آمیز انداز میں بولا۔

صاحب زادے کسی اور در پر کوشش کرو یہاں کے دروازے اپنے لئے بند سمجھو، ایک دوسرے شخص نے مداخلت کی۔

مگر میرا قصور؟ میں نے آہستہ سے دریافت کیا۔

میاں صاحب ایک روشن ضمیر بزرگ ہیں صاحبزادے یقیناً انہوں نے تمہارے اندر چھپا ہوا شیطان بھانپ لیا ہے آج پہلا اتفاق ہے کہ انہوں نے کسی سوالی کو دھتکارا ہے تم غالباً یہاں کسی نیک ارادے سے نہیں آئے تھے بہتر ہوگا کہ واپس چلے جاؤ اور خدا سے اپنے ان گناہوں کی معافی مانگو جن کی شدت محسوس کر کے اس جلیل القدر بزرگ نے تمہیں التفات کے لائق نہیں سمجھا ایک پڑھے لکھے شخص

allurdupdfnovels.blogspot.com

نے نصیحت آمیز انداز میں فہمائش کی۔

میرا عجیب عالم تھا، ذہن کسی ایک فیصلے پر نہیں پہنچ رہا تھا کبھی کچھ سوچتا تھا کبھی کچھ مجھے سب سے زیادہ فکر راج کماری کی تھی جسے یہاں اس حالت میں دیکھ کر میری عقل خبط ہو گئی تھی وہ مجھ سے ملنے کے لئے مضطرب تھی اور اب میں اسے ہر قیمت پر میاں صاحب کے عتاب سے بچانا چاہتا تھا میاں صاحب کے ارادت مندوں کی دخل اندازی نے مجھے بے بس کر دیا تھا میری نظر پھر کوٹھڑی کی جانب اٹھی وہاں درشہوار کھڑی تھی اور سراسیمگی سے مجھے تک رہی تھی اس کے چہرے پر میرے لئے ہمدردی کا جذبہ موجود تھا میری طرف سے نظر ہٹا کر اس نے ابوالحسن سے کچھ کہا اور ابوالحسن نے نفی میں گردن ہلا دی ابوالحسن کے اس انداز پر میری رہی سہی امیدیں بھی ختم ہو گئیں میرا جی چاہا کہ میں ابوالحسن سے جا کر کہوں آپ بھی مجھے بھول گئے مگر میں نے ان

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے کچھ نہیں کہا ابوالحسن سے کوئی گزارش کرنے کے خیال ہی سے مجھے اپنے آپ پر غصہ آیا اور میں چاروناچار گردن جھکائے اشرف علی کی طرف چلا گیا جو ابھی تک حیران کھڑا صورت حال کو سمجھنے کی کوشش میں بری طرح پریشان نظر آرہا تھا میں قریب گیا تو اس نے پوچھا ماجرا کیا ہے شاہد علی۔؟

میاں صاحب نے آج سے کوئی دو تین ماہ پہلے اس بستی میں قدم رکھا ہے اس مدت میں ان کی خانقاہ سے کوئی شخص خالی ہاتھ نہیں گیا پوری بستی میں ان کی بزرگی اور خوش خلقی کے چرچے ہیں جو شخص بھی ان کے پاس جاتا ہے وہ دل سے ان کا معتقد ہو جاتا ہے لیکن تمہارے سلسلے میں محترم بزرگ کا رویہ عجیب تھا ایسا کیوں ہوا شاہد علی۔؟

مت پوچھو اشرف علی یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی میں نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشرف علی مصر ہو گیا تم ضرور مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہو مجھے وہ بات بتا کر دل کا بوجھ ہلکا کر لو۔

مجھ سے غلطی ہو گئی اشرف علی ہمیں وہاں نہیں جانا چاہیے تھا کاش مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تم نے دیکھا ہوگا کہ مجھے دیکھ کر پنجرے میں بند ایک مینا نے پھڑ پھڑانا شروع کر دیا تھا بس میاں صاحب اس بات پر ناراض ہو گئے میں نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا، اشرف علی کی آنکھوں میں حیرت ابھر گئی۔

کیا مطلب؟ بخدا میں نہیں سمجھا ایک پرندے سے تمہارا کیا تعلق؟ تم کچھ بے معنی اور مبہم باتیں کر رہے ہو پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا ہاں ہاں مجھے یاد آیا وہ مینا تمہیں دیکھ کر پردیپ پردیپ پکار رہی تھی تم ہندو تو نہیں ہو۔؟

خدا کے لئے مجھے اس وقت پریشان مت کرو۔ خاموش ہو جاؤ میں کچھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سوچنا چاہتا ہوں میں نے اشرف علی کے سوالوں سے بچنے کے لئے یہ
واقعات اتنی تیزی سے رونما ہوئے تھے کہ ان گنت وسوسوں اور
اندیشوں نے مجھے گھیر لیا تھا واپسی پر میں اپنا قد چھوٹا محسوس کر رہا تھا
اور بے زاری سے مضحکہ خیز انداز میں سر اور ہاتھ ہلاتا جا رہا تھا اشرف
علی میری وحشت دیکھ کر خوفزدہ سا تھا اور مجھ سے بار بار سوالات کر رہا
تھا میں بار بار اسے جھڑک دیتا تھا راج کماری شیلا کی بے بسی کا احساس
مجھے خون کے آنسو رولا رہا تھا وہ شیلا جس سے میں نے سب سے
زیادہ محبت کی تھی اب اس کی روح ایک پرندے کے جسم میں قید تھی
میں اپنے خیالوں میں سرگرداں اشرف علی کے سوالات سے بچنے کے
لئے اس سے کچھ آگے نکل گیا میں نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اشرف
علی میرے پیچھے پیچھے آ رہا تھا مسجد پہنچ کر میں سیدھا حجرے میں گیا اور
نڈھال ہو کر بستر پر گر پڑا چند لمحوں بعد اشرف علی اندر داخل ہوا اس کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

سانس پھولی ہوئی تھی وہ ہانپتا ہوا بولا شاہد علی آج تمہیں بتانا ہی ہو گا کہ تمہارا ماضی کیا تھا۔؟ میں نے اکثر بے خودی کے عالم میں تمہیں شیلا شیلا پکارتے سنا ہے آج وہ بینا تمہیں پردیپ پردیپ کہہ کر پکار رہی تھی مجھے سچ سچ بتاؤ یہ سب کیا ہے؟ تم سے میاں صاحب جیسی نیک اور خدا ترس شخصیت نے بھی منہ پھیر لیا آخر کیوں۔؟

مولوی اشرف علی، میں نے بگڑ کر کہا کچھ دیر کے لئے مجھے میرے حال پر چھوڑ دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں سب کچھ بتا دوں گا ابھی میرے دل و دماغ اس قابل نہیں کہ میں تمہیں اپنی بدنصیبی کی داستان سنا سکوں۔

مولوی اشرف علی نیک شخص تھا مجھے الجھا ہوا دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

دو روز گزر گئے مولوی اشرف علی نے متعدد بار اصرار کیا کہ میں اپنا ماضی اس کے سامنے بے نقاب کر دوں لیکن میں نے اس کی طرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

کوئی توجہ نہ دی میں راج کماری شیلا کی آتما کی بازیابی کے منصوبے بناتا رہا کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی تھی جس پر عمل کرنا ممکن ہوتا۔ تیسرے دن میرے اندر چھپے ہوئے کسی شخص نے مجھے ایک راہ سجھا دی اس وقت میرے سامنے اشرف علی تھا جو بہت سادہ اور نیک دل شخص تھا میں نے سوچا اگر میں کسی طرح اسے ہموار کرلوں تو کام بن سکتا ہے یہ کام مشکل نہیں تھا چنانچہ میں نے اسے اپنے متعلق کچھ اچٹتی ہوئی باتیں بتائیں میں نے شیلا کے بارے میں اسے بتایا کہ وہ ایک ہندو عورت کی روح ہے جسے سکون دینے کے لئے میں پردیپ بن گیا تھا میں نے کچھ اتنے تاثر انگیز انداز سے واقعات سنائے کہ اشرف علی میری صورت تکنے لگا اسے حیرت تھی کہ میں روحوں کے بارے میں کتنی روانی سے بات کررہا ہوں اس پر سکوت طاری ہوگیا جیسے وہ میری سرگزشت سن کر یقین کرنے اور نہ کرنے کی کیفیت میں مبتلا ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

سنو اشرف علی میں اعتراف کرتا ہوں میں نے کہا میں راج کماری شیلا کے لئے اپنی راہ سے بھٹک گیا ہوں اپنا مقام اور مسلک بھول گیا ہوں میں نے شیلا سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک اس کی بے چین آتما کو قرار نہیں آ جائے گا میں دنیا کی تمام عبادتوں سے دور رہوں گا اسے تم میری غلطی سمجھو یا حماقت لیکن جو کچھ ہوا وہ میں نے تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔

شاہد علی۔ تم کتنی عجیب باتیں کر رہے ہو ایک روح سے تم نے وعدہ کیا ہے میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا ہے شاید تم مجھے خوفزدہ کر رہے ہو، اشرف علی نے معصومیت سے کہا۔

نہیں اشرف علی۔ یہ سب سچ ہے میں نے روحانی اور ماورائی قوتوں کے بارے میں تمہیں بہت سرسری سی باتیں بتائی ہیں اس عالم رنگ بو میں ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہے جن کی آنکھیں ماورائے ادرک

allurdupdfnovels.blogspot.com

دیکھنے پر قادر ہوتی ہیں یہ خوبی بڑی ریاضت کے بعد آتی ہے عبادت گزار شخص ایک ایسا پہلوان ہو جاتا ہے جس کے تمام حواس ہر اعتبار سے عام آدمیوں کے حواس سے قوی اور مختلف ہو جاتے ہیں میں نے بھی کچھ سیکھا ہے کچھ ریاض کیا ہے لیکن میں غالباً اسکا متحمل نہیں ہو سکا۔

میں نے ایک موثر تقریر کی جو اشرف علی نے خاموشی اور حیرت سے سنی جب میں خاموش ہوا تو اس نے کہا۔

شاہد علی تم نے بہت برا کیا جو ایک روح کی خاطر اپنے مسلک کے دور ہو گئے اب میاں صاحب کی ناراضگی کی وجہ میری سمجھ میں آ چکی ہے میں سمجھتا ہوں اب بھی وقت ہے کہ تم سلامتی کی راہ پر آ جاؤ خداوند کریم کی ذات بابرکت تم پر یقیناً مہربان ہوگی اور کیا عجب کہ تم اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کر لو۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہے میں نے اشرف علی کو اکھڑتا دیکھ کر ندامت سے کہا لیکن میں نے ایک روح سے وعدہ کیا تھا وہ روح جسے مجھ سے عشق ہے میرے لئے اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو میں اپنی بقیہ زندگی گمراہی میں گزار دوں اور گناہوں کا بوجھ اٹھائے دنیا سے رخصت ہو جاؤں یا پھر شیلا کو میاں صاحب سے حاصل کر کے اس کی آتما کو آزاد کراؤں اگر میں نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو مجھے سکون نہیں ملے گا اور سکون نہ ملا تو میں منتشر منتشر رہوں گا میں عبادت ضرور کروں گا مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ ذہنی انتشار کی عبادت کیسی عبادت ہوگی میرا دل تو کہیں اور رہے گا۔

جب میں نے دیکھا کہ اشرف علی نے شیلا کے واقعات سے کوئی خاص اثر قبول نہیں کیا ہے تو میں نے مبالغے سے بھی گریز نہیں کیا میں نے اسے کچھ جھوٹی باتیں بھی بتائی اور کہا کیا ایک مسلمان کو اپنے

allurdupdfnovels.blogspot.com

وعدے سے منکر ہو جانا چاہیے کیا میں یونہی خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں۔

شاہد علی ایک مسلمان کی حیثیت سے میں تمہیں دوسرے راستے پر چلنے کی تلقین کروں گا اگر تم نے نیک نیتی اور سچے دل سے توبہ کر لی تو یقین جانو خدا تمہیں معاف کر دے گا۔

ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن یہ اسی طرح ممکن ہے کہ تم میری کچھ مدد کرو میں تم سے ایک کام لینا چاہتا ہوں مجھے یقین ہے اگر تم میاں صاحب کے پاس جا کر ان سے مینا کا پنجرا طلب کرو تو وہ تمہیں مایوس نہیں کریں گے میں نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

لیکن میں میں یہ۔ اشرف علی انکار پر مصر تھا۔

میں نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے اور اسے مجبور کیا کہ وہ اس معمولی سے کام کے لیے آمادہ ہو جائے اشرف علی مجھے صبر و سکون کی تلقین کرتا رہا لیکن میں بضد رہا پھر میں اپنی گفتگو کو ایک ایسے موڑ پر لے گیا جہاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

اشرف علی کوئی فیصلہ کر سکتا تھا میں نے بہت سے جھوٹ بولے، مبالغے کئے حاشیہ آرائی سے کام لیا اور آخر اشرف علی میری قوت بیان سے متاثر ہو گیا اور اس نے با دل نخواستہ پنجرا لے کر آنے کے لئے آمادگی ظاہر کر دی۔

وہ رات میں نے امید و بیم کی کیفیتوں میں گزاری مجھے اپنی کامیابی کا یقین نہیں تھا میاں صاحب دلوں کا راز پڑھنے کی قوت رکھتے تھے مستقبل کی باتیں ان پر آشکار ہو جاتی تھیں مجھے اندیشہ تھا کہ میرا یہ فریب بھی ان سے مخفی نہیں رہ سکے گا لیکن اس کے سوا اور کوئی صورت ہی نہیں تھی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق میں نے امید کا چراغ تیز ہواؤں کی زد پر روشن کرنے کی کوشش کی تھی مجھے ایک موہوم سی امید تھی کہ میاں صاحب شاید اشرف علی کی درخواست رد نہ کریں۔

دوسری صبح فجر کی نماز کے بعد مولوی اشرف علی میاں صاحب کی طرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

روانہ ہو گیا اس کے جاتے ہی میرے اعصاب میں جوار بھاٹے کی
کیفیت پیدا ہو گئی ایک لمحہ کامیابی کی بشارت لے کر آتا تھا تو دوسرا
لمحہ مایوسی کی پیشگوئی کر دیتا تھا مجھ سے حجرے میں انتظار نہیں کیا گیا
میں مسجد سے باہر نکل کر ٹہلنے لگا آخر خدا خدا کر کے دور سے اشرف علی
آتا دکھائی دیا میں بے تحاشا بھاگ کر اس کے پاس پہنچ گیا مولوی
اشرف علی مینا کا پنجرا لئے میرے سامنے کھڑا تھا میں نے جھپٹ کر
اس کے ہاتھ سے پنجرا اس طرح اچک لیا جیسے مجھے خطرہ ہو کہ کہیں
اشرف علی اسے دوبارہ واپس نہ لے جائے اس نے میرا دیوانہ پن
دیکھ کر تھکے ہوئے لہجے میں کہا خدا تمہیں ایمان کی روشنی سے سرفراز
کرے شاہد علی میاں صاحب سے یہ پنجرا حاصل کرنے میں جو
دشواری پیش آئی ہے وہ میرا ہی دل جانتا ہے میں تمہارے حق میں دعا
کروں گا لیکن تم نے مجھ سے غلط بیانی سے کام لیا اس کا مجھے دکھ ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے چونک کروضاحت طلب نظروں سے اشرف علی کو دیکھا وہ افسردہ لہجے میں بولا اس مینا نے مجھے میاں صاحب کی موجودگی میں خود اپنی زبان سے تمام باتیں بتا دی ہیں تم نے مجھ سے بہت جھوٹ بولا ہے شاہد علی اگر تم صاف گوئی سے کام لیتے تو بھی میں تمہارا کام کر دیتا۔

ہاں مجھے اعتراف ہے اشرف علی کہ میں نے تم سے کچھ غلط بیانی سے کام لیا تھا میں نے ہنس کر کہا مجھے معاف کردو مجھ یقین تھا کہ اگر میں تم سے حقیقت حال کا اظہار کر دیتا تو شاید تم بھی مجھ سے وہی سلوک کرتے جو میاں صاحب نے کیا تھا بہر حال میں تمہارا شکر گزار رہوں کہ تم میرے کام آئے۔

میں بڑی سچائی سے عرض کروں کہ اس وقت مجھے خود اپنا لب ولہجہ نفرت کے قابل محسوس ہو رہا تھا اشرف علی کو یقیناً اس رویے کی توقع

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں تھی لیکن اب میرے پاس گزری ہوئی غلطیوں کی طرف توجہ کرنے کا وقت ہی کہاں تھا میں راج کماری شیلا کو پا لینے کے بعد اب اشرف علی کی ناگواری بھی خوشی سے برداشت کر رہا تھا میں پنجرا اٹھائے ہوئے تھا اس نے تیزی سے حجرے میں داخل ہوا اور پنجرے کو اپنی آغوش میں بھر کر بولا آخر تم مجھے مل ہی گئیں دیکھو تمہارا پردیپ تمہارے پاس ہے اب مجھے تم سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔

میں وارفتگی اور سرمستی کے عالم میں نہ جانے کیا کیا کہتا اور راج کماری سے اپنی والہانہ محبت کی تجدید کرتا رہا ویران قلعے میں پیش آنے والے بے پناہ عشق کی یادیں پھر سے تازہ ہو گئیں لیکن مینا بند پنجرے میں محض پھڑ پھڑاتی رہی اس نے جواب میں کچھ بھی نہ کہا مجھے اس کی خاموشی بڑی گراں گزر رہی تھی جب وہ بہت دیر تک کچھ نہ بولی تو میں زچ ہو کر بولا شیلا تم خاموش کیوں ہو؟ میں پردیپ ہوں کیا مجھے

allurdupdfnovels.blogspot.com

حاصل کر کے تمہیں کوئی خوشی نہیں ہوئی میں مسلسل کئی روز تک ویران قلعے میں تمہارے لئے بھوکا پیاسا تڑپتا رہا ہوں مجھے آواز دو میرے کان تمہاری دل نشین آواز سننے کے لئے بے تاب ہیں مینا نے بے پروائی سے پنجرے کی جالیاں کاٹنی شروع کر دیں وہ ایسی بے نیاز تھی جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو وہ مجھ سے بے حد خائف اور سہمی ہوئی نظر آرہی تھی اس کی خاموشی سے میرے صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا میں نے پنجرے کو زور زور سے جھنجھوڑ ڈالا بولو راج کماری شیلا کیا تمہیں میری حالت پر ترس نہیں آرہا ہے تمہیں اپنے اروپ دیوتا کی قسم مجھے پردیپ کہہ کر پکارو مجھ سے باتیں کرو۔!

مینا پنجرے میں ادھر اُدھر چکراتی رہی میں حلق پھاڑ پھاڑ کر اسے آوازیں دیتا رہا مجھ پر شدید مایوسی کا غلبہ تھا اچانک مجھے خیال آیا کہ کہیں میاں صاحب نے اپنی روحانی قوتوں کے ذریعے پنجرا دیتے

allurdupdfnovels.blogspot.com

وقت راج کماری کی روح کو کسی اور جگہ تو مقید نہیں کر دیا یقیناً ایسا ہی ہوا ہے اشرف علی نے ان سے مینا طلب کی تھی انہوں نے اس کی درخواست قبول فرمائی اور مینا اس کے حوالے کر دی ورنہ راج کماری تو میاں صاحب کی موجودگی میں بھی مجھے دیکھ کر بے اختیار پکارنے لگی تھی بھلا اس وقت کیوں خاموش ہے میرا شبہ رفتہ رفتہ یقین میں تبدیل ہو گیا اشرف علی دروازے پر کھڑا میری مجنونانہ حرکتوں پر انگشت بدنداں تھا میں ناکامی اور مایوسی کے احساس سے مغلوب ہو کر جھلا گیا اور میں نے اسی جھلاہٹ میں مینا کا پنجرا دور پھینک دیا پھر میں نے اشرف علی کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا اور چلایا اشرف علی میاں صاحب نے میرے ساتھ بڑی زیادتی کی ہے اور اس زیادتی میں تم بھی ان کے برابر شریک ہو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا، میری بات کا صحیح جواب دو شیلا کہاں ہے۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

میرا جنون انتہا کو پہنچ گیا اشرف علی میرے شکنجے میں جکڑا ہوا لرز رہا تھا میں اس کے گلے پر اپنی گرفت مضبوط کرتا رہا پھر اچانک میں نے اسے ایک جھٹکا دے کر حجرے کے پختہ فرش پر پٹخ دیا اور غصے سے پیر پٹختا ہوا مسجد سے باہر نکل گیا میرا رخ میاں صاحب کی قیام گاہ کی طرف تھا میں راج کماری کے بارے میں میاں صاحب سے کوئی فیصلہ کرنے اور اسے ہر صورت میں حاصل کرنے کے لئے مسجد سے نکلا تھا میں نے اپنے طور پر یہ طے کر لیا تھا کہ میں شیلا کی خاطر میاں صاحب کے تمام پرندے جلا کر خاک کر دوں گا میں اس ذلیل زندگی سے تنگ آ کر موت کو گلے لگانے پر بھی آمادہ ہو چکا تھا کچھ دور تک میں تیز تیز چلتا رہا پھر میں نے بھاگنا شروع کر دیا میرے دل میں طوفان ابل رہے تھے میں راج کماری کی خیریت دریافت کرنے کے لئے بے حال ہوا جا رہا تھا۔

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں بستی سے دور میاں صاحب کی قیام گاہ کے قریب پہنچ گیا۔

تو وہاں عقیدت مندوں کی ایک فوج جمع تھی۔ وہاں میں نے ابوالحسن اور درشہوار کو بھی دیکھا اور درشہوار مجھے دیکھ کر چونکی مگر میں نے اس کی بھی کوئی پرواہ نہ کی میں تمام رکاوٹیں پھلانگ کر میاں صاحب کی کوٹھڑی کے اندر پہنچنے کے لئے پر تول رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ میں وہاں تک جانے میں کامیاب ہوتا میاں صاحب کے عقیدت مندوں نے بڑھ کر مجھے گھیر لیا یہ لوگ تین روز قبل مجھے یہاں رسوا ہوتا دیکھ چکے تھے اس روز مجھے ایک دراز ریش بزرگ نے پہلی بار وہاں سے نکل جانے کے لئے کہا تھا اس وقت وہی طیش کے عالم میں میرے قریب آ کر بولے تو پھر آ گیا مردود؟ دفع ہو جا تجھے جرات کیسے ہوئی کم بخت۔ اتنا تو سوچ کہ تیری موجودگی میں ان کے دینی مشاغل میں خلل ڈالے گی کچھ تو خدا کا خوف کر نا ہنجار۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

بڑے صاحب آپ راستے سے ہٹ جائیے میں نے راہ میں حائل

ہونے والے شخص کو دھکا دے کر آگے بڑھنے کی کوشش کی میری یہ

حرکت دیکھ کر میاں صاحب کے عقیدت مندوں نے مجھ پر یلغار کر

دی اور مجھے گھسیٹ کر کوٹھڑی سے دور کر دیا۔ اگر ان کے بس میں ہوتا

تو وہ میری تکابوٹی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے مجھے اپنی پہاڑی کا

ایک گزرا ہوا واقعہ یاد آ گیا جہاں میرا ایک عقیدت مند غصے میں ایک

انسپکٹر کے گلے پڑ گیا تھا مجھے اس بات کا احساس تھا کہ ایسی جگہوں پر

کشت وخون پسند نہیں کیا جاتا اس لئے میاں صاحب کے عقیدت مند

آخر وقت تک اس سے بچنے کی کوشش کریں گے میں نے ایک بار پھر

زور آزمائی کی اور انہوں نے ایک بار پھر مجھے حقارت سے دور کر دیا وہ

مجھ سے سخت برہم اور مشتعل نظر آ رہے تھے میں نے وہاں خود کو

بیدست وپا محسوس کیا اور بے بسی سے کوٹھڑی کی طرف دیکھا درشہوار

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری رسوائی کا یہ منظر خاموشی سے دیکھ رہی تھی اس کی نظریں مجھ سے چار ہوئیں تو وہ کچھ سوچ کر میاں صاحب کی کوٹھری میں داخل ہو گئی مجھے اختلاج ہونے لگا مجھے یقین تھا کہ وہ میاں صاحب کی خدمت میں میری بازیابی کی اجازت حاصل کرنے کے ارادے سے گئی ہے میں حجرے کے دروازے پر نظریں جمائے رہا چند لمحوں بعد در شہوار واپس آئی، اس کا چہرہ بجھا بجھا سا تھا اس کی خوب صورت آنکھوں سے حسرت عیاں تھی اس نے نگاہیں نیچی کر لیں اور پھر اچانک ابوالحسن کے کان میں کچھ کہا ابوالحسن نے جواب میں اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کی پشت تھپتھپانے لگے اب میرا وہاں رکنا مناسب نہ تھا میرا جوش ٹھنڈا پڑ گیا اور میں واپسی کے راستے پر چل پڑا کسی ایسے مسافر کی طرح جس کے تمام ساتھی بچھڑ گئے ہوں جو دشت میں تنہا گھوم رہا ہو اور جسے راستے کا پتہ تک نہ ہو ابھی میں کوٹھری سے کوئی ایک فرلانگ

allurdupdfnovels.blogspot.com

دور گیا ہوں گا کہ اذان کی آواز کانوں میں گونجی اچانک میرے ذہن

میں ایک عجیب وغریب ترکیب آگئی مجھے معلوم تھا کہ میاں صاحب

نماز اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ ادا کرنے کے عادی ہیں ان کے

اس معمول میں کبھی فرق نہیں آتا تھا میں جلدی سے لپک کر ایک

درخت کی آڑ میں ہو گیا میں یہ موقع ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتا تھا جتنی

دیر میاں صاحب اور ان کے عقیدت مند نماز ادا کرنے میں مصروف

رہتے اتنی دیر میں میرا کام بن سکتا تھا میں درخت کی آڑ میں چھپا کھڑا

رہا اب میری نظریں میاں صاحب کی کوٹھڑی کی طرف مرکوز تھیں

سبزے پر عقیدت مندوں نے سنتیں پڑھنی شروع کر دی تھیں ادھر میں

نے آنے والے لمحات کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح مستعد کر رہا

تھا کچھ دیر بعد میاں صاحب لکڑی ٹیکتے ہوئے باہر آئے اب وہ

خاصے ضعیف اور کمزور ہو گئے تھے انہیں دو افراد نے سہارا دے رکھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ایک ایک پل اضطراب میں گزر رہا تھا جیسے ہی نماز کے لئے صفیں آراستہ ہوئیں اور میاں صاحب نے نیت کے لئے ہاتھ باندھے میں پھرتی سے درخت کی آڑ سے نکل کر حجرے کی طرف دوڑنے لگا مجھے اپنی کامیابی کا مکمل یقین تھا میاں صاحب اور ان کے عقیدت مند نماز میں مصروف تھے اس وقت کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو میرے راستے میں حائل ہوتا در شہوار اور ابوالحسن بھی کہیں نظر نہیں آرہے تھے میں بھاگتا ہوا حجرے میں داخل ہو گیا وہاں متعدد پنجرے موجود تھے اور ان پنجروں میں متعدد پرندے بند تھے میری سانس پھول رہی تھی میں نے ایک طائرانہ نظر تمام پنجروں میں ڈالی یک لخت ایک طوطے نے پھڑ پھڑا کر چلانا شروع کر دیا۔

پردیپ، پردیپ تم آ گئے راجکمار، مجھے یہاں سے نکالو پردیپ میری آتما تمہارے لئے تڑپ رہی ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

خوشی اور فتح مندی کے احساس سے میرا انگ انگ مسکانے لگا میں
جھپٹ کر آگے بڑھا اور میں نے چشم زدن میں طوطے کا پنجرا اٹھایا پھر
میں واپسی کے ارادے سے پلٹنے ہی والا تھا کہ ٹھٹھک کر رہ گیا ابوالحسن
زہریلی نظروں سے میری طرف دروازے پر کھڑے دیکھ رہے تھے
میں نے بھی انہیں اس طرح دیکھا جیسے میں ان سے شدید بیزار
ہوں تم یہاں تک آگئے شاہد علی اتنی پستی، چوری بھی شروع کر دی ہے
ابوالحسن آپ کو حق ہے آپ مجھے جو چاہیں کہہ سکتے ہیں میں آپ کو اپنا
اتالیق سمجھتا ہوں پھر بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ میرے راستے
میں رکاوٹ بنیں اور ہمارے درمیان کوئی تلخ صورت حال پیدا ہو میں
یہ پنجرا یہاں سے لے جانا چاہتا ہوں بہتر ہے آپ اس معاملے میں
دخل نہ دیں یہ پنجرا میرے ساتھ جائے گا میں نے سنجیدگی سے کہا۔
ابوالحسن نے پرسکون انداز میں جواب دیا شاہد علی تم میاں صاحب کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

حکم کے بغیر اس حجرے سے ایک چٹکی خاک بھی باہر نہیں لے جا سکتے بہتر ہوگا پنجرا واپس رکھ دو۔

ابوالحسن مجھے طیش آ گیا، راج کماری شیلا کی آتما پردیپ پکار کر مجھے کچھ کر گزرنے پر اکسا رہی تھی میں نے بگڑے ہوئے تیور سے انہیں مخاطب کیا اگر آپ نے پنجرے کی واپسی کے لئے ضد کی تو میرے لئے ضروری ہوگا کہ مجبوراً آپ کو راستے سے ہٹا دوں میں اس عزم سے یہاں آیا ہوں کہ پنجرا ساتھ لے کر ہی جاؤں گا۔

ابوالحسن میرے تیور دیکھ کر زیر لب مسکرائے شاہد علی معلوم ہوتا ہے تمہاری عاقبت کے ساتھ ساتھ تمہارا دماغ بھی خراب ہو گیا ہے تم ابھی تک ہواؤں میں اڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔

میرے پاس ابوالحسن سے بحث کرنے کا وقت نہیں تھا کیونکہ راج کماری کو حاصل کرنے کے بعد اسے چھوڑنا میرے بس کی بات نہیں

allurdupdfnovels.blogspot.com

تبھی میں نے ابوالحسن کو راستے سے ہٹانے کی ٹھان لی میں فیصلہ کر کے آگے بڑھا لیکن دوسرے ہی لمحے چار جن ابوالحسن کا اشارہ پا کر نمودار ہوئے یہ چاروں غالباً پہلے سے وہاں موجود تھے پنجرا میرے ہاتھ سے چھین لیا گیا اس کے بعد ان چاروں نے مجھے دھکے دے کر باہر نکال دیا اور میاں صاحب کی کوٹھڑی سے دور پھینک کر الٹے قدموں واپس چلے گئے ایک زمانہ تھا کہ ابوالحسن اور جنوں کا یہ قبیلہ میرے سامنے گردن جھکائے میرے احکام کا منتظر رہتا تھا میری ایک جنبش نظر سے سیاہ و سفید کا فیصلہ ہو جاتا تھا لیکن آج انہی ابوالحسن نے میرے ساتھ جارحانہ سلوک کیا اور ان کے رفیق جنات نے مجھے بڑی بے دردی اور بے رحمی سے دھکے مارے میں نے میاں صاحب کی طرف دیکھا جو ہر بات سے بے نیاز بارگاہ ایزدی میں سربجود تھے میں ساکت وصامت کھڑا قسمت کی گردشوں پر آنسو بہا رہا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب نماز ادا کرنے کے بعد حجرے میں واپس چلے گئے نماز
کے بعد وہاں موجود دوسرے افراد نے اپنے چہروں سے اسی نفرت کا
اظہار کیا جس کا میں عادی ہو گیا تھا۔ مجھے ان کی نفرت یا محبت سے
کوئی سروکار نہ تھا میں تو کسی نہ کسی طرح اپنا گوہر مقصود حاصل کرنا
چاہتا تھا ان لوگوں کو کیا معلوم کہ یہ شخص دنیا سے کس قدر عاجز ہے وہ
کیوں زندہ ہے عشق و انتقام کی وہ کیسی آگ ہے جو اس کے سینے میں
سلگ رہی ہے انہیں کیا احساس ہوتا کہ ان کے سامنے کل کا ایک محترم
بزرگ موجود تھا اب میں اپنے عظیم ماضی کی کوئی رعایت ان سے نہیں
لینا چاہتا تھا میرا جسم دکھنے لگا کیونکہ راجکماری کی بازیابی کی کوئی اور
صورت سمجھ میں نہیں آ رہی تھی چار و ناچار میں نے خود کو حالات کے
دھارے پر چھوڑ دینا چاہا اب مجھے ہر طرف اداسی ہی اداسی اور ناکامی
ہی ناکامی نظر آ رہی تھی میں انہی فکروں میں غلطاں و پیچاں سبزے پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

اوندھا پڑا تھا کہ ایک مانوس آواز میرے کانوں میں بارود سے شور کی طرح ٹکرائی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے کانوں کے پاس بم پھٹا ہو آخر تم مجھے مل گئے میاں شاہد علی میں تو تمہیں مختلف شہروں اور بستیوں میں تلاش کر رہا تھا میں نے پلٹ کر دیکھا پنڈت اونکار ناتھ اپنی تمام خباثتوں کے ساتھ میرے سامنے کھڑا تھا اور مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا میرا سب سے بڑا دشمن اس وقت میرے سامنے تھا۔

اس کے اس طرح سامنے آنے سے مجھے گزرے ہوئے تمام صدمے یاد آ گئے اور زخم رسنے لگے وہ پھر میرے صبر و ضبط کا امتحان لینے آ گیا تھا فراموش کر دیا اور تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا یہی وہ خبیث اور مردود شخص تھا جس نے مجھے آزمائشوں میں ڈال کر مجھ سے سب کچھ چھین لیا تھا میری تمام بربادیوں کا ذمے دار تھا اس نے میرے اندر

allurdupdfnovels.blogspot.com

چھپے ہوئے ایک شیطان صفت شخص کو ابھار دیا جو عبادت و ریاضت کے باوجود میرے اندر سے نہیں نکل سکا تھا ابھی میرے باطن کی پوری طرح تطہیر بھی نہ ہوئی تھی کہ اونکارناتھ نے مجھ سے زور آزمائی شروع کر دی قبل از وقت ہنگامہ کھڑا کر دیا اگر میں اونکارناتھ پر سبقت لے جانے کا جذبہ دبا لیتا انا پر قابو پا لیتا اور اپنے سرکش نفس کو مطیع کر لیتا تو مجھے اتنے سانحوں سے دوچار نہ ہونا پڑتا اونکارناتھ کے آنے سے پہلے ہی میں اپنی زندگی ختم کر لینے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہا تھا اور جب مرنا ہی ٹھہرا تو پھر کسی چیز کی کیا پروا؟ کسی چیز سے خوف کیسا؟ میں نے سوچ لیا کہ میں اپنی تمام روحانی طاقتوں کے چھن جانے کے باوجود اس نابکار سے ضرور پنجہ آزمائی کروں گا چاہے اس کے نتائج کتنے ہی ہولناک نکلیں۔

جاپ ختم کرتے ہی میں تمہاری تلاش میں نکل کھڑا ہوا مجھے وشواس تھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ شاہد علی تم کہیں کونے کھدرے میں چھپے ہوئے ہو گئے آج میں آخری فیصلہ کرنے کے ارادے سے آیا ہوں، تمہارے پاس اگر کوئی زوراب بھی باقی رہ گیا ہو تو آزما لو میاں جی میں تمہیں موقع دیتا ہوں اونکار ناتھ کے لہجے میں زہر بھرا ہوا تھا۔

کمینے ذلیل، میں آج تجھے جہنم رسید کر کے چھوڑوں گا یہ کہہ کر میں ذرا بھی مہلت دیئے بغیر اس سے لپٹ گیا اس سے پہلے کہ اونکار ناتھ کسی منتر کا جاپ کرتا اور اپنے بیروں کو مدد کے لئے بلاتا میں اس کا کام تمام کر دینا چاہتا تھا اس کی منحوس شکل دیکھتے ہی مجھ پر جنون طاری ہو گیا تھا۔

اونکار ناتھ میرے اس اچانک حملے سے ایک پل کے لئے لڑکھڑا کر رہ گیا لیکن دوسرے ہی پل اس نے کسی کھلونے کی طرح مجھے کمر سے تھام کر اٹھایا اور سبزے پر اچھال دیا میں اس کی بے پناہ طاقت کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اندازہ کر کے ششدر رہ گیا میں سبزے پر تیز دھا گرا تھا اس لئے میرے کولہے میں شدید چوٹ آئی تھی میں نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی مگر صرف کراہ کر گر گیا۔

شکتی پراپت حاصل کرنے کے لئے منش کو بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں مورکھ من کو مارنا پڑتا ہے تو کیا جانے گیان دھان کسے کہتے ہیں اونکار ناتھ تحقیر آمیز انداز میں مجھ سے مخاطب تھا میں نے ایک بار پھر اٹھنے کی ناکام کوشش کی لیکن ناکام رہا اونکار ناتھ میری ناکامی دیکھ کر استہزایہ لہجے میں بولا میاں شاہد علی اٹھو تم نے مجھے زک میں جھونکنے کا فیصلہ کیا تھا اب اتنے لاچار کیوں نظر آ رہے ہو کوئی وظیفہ پڑھو بلاؤ اپنے موکلوں کو آواز دو اپنے مرشد کو انہیں حکم دو کہ وہ مجھے جلا کر بھسم کر دیں۔

اونکار ناتھ کی نفرت انگیز باتیں ناقابل برداشت تھیں میں اپنے جسم کی ساری توانائی اکٹھی کر کے ایک بار پھر جوش میں اٹھ کھڑا ہوا اور کسی

allurdupdfnovels.blogspot.com

پاگل کی طرح اونکار ناتھ کے گریبان سے الجھ گیا لیکن اس بار بھی اونکار ناتھ نے مجھے ایک ہی جھٹکے میں دور پھینک دیا اور کڑک کر بولا یہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہے ہو میاں تمہاری روحانی قوتوں کو کیا ہو گیا؟ جان پڑتا ہے کہ اب تمہارے دن پورے ہو گئے ہیں سے بیت چکا ہے تم نے رشیدہ اور اس کے بچوں کو برباد کیا بیرسٹر اور اس کے بچوں کو اندھا اور مفلوج کیا پر تو یہ بھول گئے کہ میں ابھی زندہ ہوں اچھا خبردار اب اپنی موت کے لئے تیار ہو جاؤ شما کا وچار دل میں نہ لانا شاہد علی مجھے معلوم ہے تم میرے چرنوں میں بھکاریوں کی طرح لوٹ لگاؤ گے پر تو اب تمہاری معافی کا وقت گیا تم نے دیکھ لیا کہ تمہارے میاں صاحب نے تمہیں کیا دان کیا تھا تمہیں یہ بھی یاد ہو گا کہ میں نے پہاڑی پر اپنی شکتی کا ایک مظاہرہ کر کے تمہیں خود سے دور رکھنے کا کیسا سبق دیا تھا تم نہ جانے خود کو کیا سمجھتے تھے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں صاحب کا حجرہ میری نظروں کے سامنے تھا ان کے عقیدت مند حجرے میں باریابی کے منتظر تھے کسی ایک نے بھی میری طرف توجہ نہ کی مجھے جلد ہی احساس ہو گیا کہ اب اونکار ناتھ سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے میں پوری طرح اس کے قبضے میں ہوں آج یہ تماشا اختتام کو پہنچ رہا ہے میں اس کشمکش کے عالم میں نہ جانے کیوں مبہم حسرتوں اور موہوم آرزوؤں کے ساتھ میاں صاحب کی کوٹھڑی کی سمت دیکھنے لگا جیسے مجھے وہاں سے کوئی معجزہ رونما ہونے کی توقع ہو۔

اونکار ناتھ بولا اس کٹیا کی طرف کیا دیکھ رہے ہو شاہد علی کیا وہاں تمہارا کوئی دھرماتما موجود ہے اگر موجود ہے تو اسے بھی بلوا لو چلو پرانے تعلقات کی بنا پر کم سے کم یہ رعایت تو تمہیں دے ہی دوں۔

میں کچھ کرنے اور کہنے کی ہمت نہ رکھتا تھا مگر پلک جھپکائے بغیر کھا جانے والی نگاہوں سے اونکار ناتھ کو دیکھتا رہا اگرچہ اب مجھے میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب سے کوئی خاص امید نہیں تھی کوئی خاص انس نہیں تھا کیوں کہ انہوں نے راج کماری کی آتما کو قید کر کے میرے غموں میں اور اضافہ کر دیا تھا پھر بھی پتہ نہیں کیوں مجھے میاں صاحب کی شان میں کوئی نازیبا بات سننا گوارا نہ تھی خصوصا اونکار ناتھ کی ناپاک زبان سے سننا چنانچہ میں نے تلخ لہجے میں جواب دیا اونکار ناتھ یہ صحیح ہے کہ میں تمہارے گستاخانہ طرز عمل کا پوری طرح جواب دینے سے معذور ہوں لیکن میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ تم کوٹھڑی والے بزرگ کی شان میں کوئی اوچھی بات منہ سے نہ نکالنا تمہاری لڑائی صرف مجھ سے ہے مجھے جو چاہے کہہ لو اگر مجھ سے نمٹنا چاہو تو نمٹ سکتے ہو۔

کوٹھڑی والے بزرگ، اونکار ناتھ نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا انہیں آواز دو کہ وہ بھی اونکار ناتھ کو دیکھ لیں اس کے دھرم کی سچائی مان لیں پھر گرج کر کہنے لگا مورکھ تو اس سے اونکار ناتھ کے قبضے میں ہے اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

دھرتی پر کون ہے جو اونکار ناتھ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکے تجھے
اگر اپنے کوٹھڑی والے بزرگ پر اتنا ہی گھمنڈ ہے تو اسے بھی بلا لے۔
میں اس جذبے کو کوئی نام دینے سے قاصر ہوں مجھے تو صرف اتنا
معلوم ہے کہ اونکار ناتھ کی زبانی میاں صاحب کی شان میں مسلسل
گستاخانہ الفاظ سن کر مجھ پر خوف اور لرزہ طاری ہو گیا میں نے سہمی
ہوئی نظروں سے دوبارہ حجرے کی طرف دیکھا اور سرتاپا لرز اٹھا میاں
صاحب تمام تر تمکنت تمام تر وقار اور جاہ جلال کے ساتھ لکڑی ٹیکتے
ہوئے تیزی سے ہماری طرف آ رہے تھے ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی
تھیں اونکار ناتھ انہیں دیکھ نہیں سکا کیوں کہ ان کی طرف اس کی پشت
تھی مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا کہ میاں صاحب اس وقت کسی
دوسرے آدمی کے سہارے کے بغیر چل رہے تھے ان کا کوئی عقیدت
مند اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا سب دم بخود کھڑے ہو کر میاں صاحب کو

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہماری طرف آتے دیکھ رہے تھے میں میاں صاحب کی نظروں کی تاب نہ لا سکا میں نے جلدی سے نظریں جھکا لیں میرے رگ وپے میں خوف کی لہر دوڑ رہی تھی میرا دل انجانی وحشت سے دھڑک رہا تھا اسی لمحے اونکار ناتھ نے بڑی رعونت سے سرد لہجے میں سوال کیا شاہد علی کس وچار میں گم ہو گیا کسی روٹھے ہوئے موکل کو منانے کی کوشش میں سمے برباد کر رہے ہو۔

میں نے کوئی جواب نہ دیا ڈرتے ڈرتے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ میاں صاحب اونکار ناتھ کے بہت قریب پہنچ چکے تھے لیکن اونکار ناتھ ان کی آمد سے بے خبر تھا وہ اپنی طاقت کے زعم میں بکواس کئے جا رہا تھا مگر اس نے اچانک آہٹ پا کر کسی چالاک آدم خور چیتے کی مانند بڑی پھرتی سے مڑ کر دیکھا وہ میاں صاحب کو اپنے روبرو دیکھ کر چونک پڑا ایک ثانیے کے لئے اس کا چہرہ متغیر ہوا پھر اس نے فوراً خود پر قابو پا لیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اور میاں صاحب سے سرد اور تند لہجے میں مخاطب ہوا آپ میں نے تو سنا تھا کہ آپ کا دیہانت ہو چکا ہے۔

اونکار ناتھ میاں صاحب نے اس کی بات نظر انداز کر کے انتہائی صبر و تحمل سے دریافت فرمایا یہاں کس مقصد سے آئے ہو؟ کیا مجھ سے کوئی کام آپھنسا ہے۔

اونکار ناتھ نے مجھ پر حقارت کی نظر ڈال کر کہا آج کل مجھے صرف ایک ہی چنتا رہتی ہے میاں صاحب کہ اپنے دشمنوں کا سر کچل ڈالوں آج اسی ارادے سے ادھر نکل آیا تھا۔

میری تمہاری بھلا کیا دشمنی اونکار ناتھ میاں صاحب نے پورے سکون سے کہا اتنے دنوں کہاں رہے۔؟

لمبی کہانی ہے میاں جی کبھی اطمینان سے سناؤں گا اونکار ناتھ نے زہر خند لہجے میں کہا اس سمے تو میں آپ کے اس چیلے کو یہ بتانے آیا ہوں

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ شکتی کسے کہتے ہیں اس نے مجھے کچھ زیادہ ہی پریشان کر دیا تھا

میاں جی۔

میں بہت غور سے میاں صاحب کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا اونکار ناتھ کا جواب سن کر ان کے چہرے پر غصے کی لہر آ کر گزر گئی اور وہ بڑی نرمی سے بولے اونکار ناتھ چھوڑو بھی یہ باتیں صحیح معنوں میں طاقت ور وہی ہے جو اپنے سے کمزور کو معاف کر دے تم تو پنڈت ہو تم نے پڑھا لکھا بھی بہت ہے تمہیں خوب معلوم ہوگا کہ دھرم کیا سکھاتا ہے کوئی دھرم کمزوروں پر ہاتھ اٹھانا نہیں سکھاتا۔

جی ہاں میاں جی۔ اونکار ناتھ نے قدرے سخت لہجے میں جواب دیا مجھے خبر ہے دھرم کیا سکھاتا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس سمے آپ اپنی کٹی سے نکل کر میرے پاس کیوں آئے ہیں آخر آپ کو اپنے چیلے کی محبت کھینچ ہی لائی پر تو اتنا دھیان کرنا میاں جی کہ میں نے بھی کچھ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سیکھا ہے کچھ سمجھا ہے میری عمر بھی کچھ حاصل کرنے میں گزر گئی ہے آپ کی طرح میں نے بھی بہت دنوں خاک چھانی ہے لیکن میں نے گھٹنے ٹیکنے نہیں سیکھے میاں صاحب۔

میاں صاحب غصے کی شدت سے کانپنے لگے ان کی شعلہ بار نظریں اونکار ناتھ کے چہرے پر مرکوز تھیں میرا خیال تھا کہ اب ضرور میاں صاحب کا عتاب اونکار ناتھ پر نازل ہوگا لیکن وہ ایک بار پھر نرمی سے بولے غصہ کرنا تم جیسے مہان پنڈت کو اچھا نہیں لگتا آؤ میرے ساتھ اندر بیٹھ کر اطمینان سے باتیں کرتے ہیں۔

تم چلو میاں جی میں جس کام سے آیا ہوں ذرا اس سے نمٹ لوں میں ذرا آپ کے اس چیلے کے جیبھ سے کیڑے جھاڑ کر آتا ہوں اونکار ناتھ اپنی ضد پر اڑا رہا۔

میاں صاحب سنجیدہ ہو گئے اور قدرے درشت لہجے میں بولے یہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری عبادت اور ریاضت کی جگہ ہے پنڈت میں یہاں کسی قسم کا دنگا فساد پسند نہیں کروں گا اگر تم اس نابکار سے بدلہ لینے کے درپے ہو تو اسے یہاں سے لے جاؤ اور پھر جو تمہارا جی کرے کرو۔

میں سمجھ رہا ہوں میاں جی۔ اونکار ناتھ نے میاں صاحب کی باتوں سے چڑ کر کہا آپ بھلا اپنی نظروں کے سامنے اپنے چیلے کی درگت کیسے دیکھ سکیں گے پرنتو میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ میرا فیصلہ اٹل ہے میں اس پرادھی کو اسی جگہ کتے کی موت ماروں گا دیکھتا ہوں کہ آج مجھے کون روکتا ہے۔

اونکار ناتھ کا آخری جملہ سن کر میاں صاحب کا نورانی چہرہ غصے سے تمتما اٹھا وہ جلال کی کیفیت میں بولے پنڈت تم حد سے بڑھ رہے ہو میرا مشورہ ہے کہ اپنی زبان کو لگام دو میں آج تک تمہیں طرح دیتا رہا ہوں میں نے بحث مباحثوں کے درمیان بھی کبھی تمہاری کوئی بات رد

allurdupdfnovels.blogspot.com

نہیں کی میری خاموشی نے غالباً تمہیں خوش فہمی میں مبتلا کر دیا ہے
درگزر کی عادت سیکھو پنڈت ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔
میاں جی۔ اونکار ناتھ تلملا کر تیز لہجے میں بولا کسی اور پر آنکھیں لال
پیلی کرنا پنڈت اونکار ڈرنے والوں میں سے نہیں ہے وہ بہت تنگ آ
چکا ہے اس نے اس مردود کو ختم کرنے کے لئے تپسیا کی ہے اب اونکار
ناتھ کسی کی دھونس میں نہیں آئے گا۔
نابکار مردود میاں صاحب غیظ وغضب کی کیفیتوں سے دوچار تھے
انہوں نے اپنی سرخ نگاہیں پنڈت اونکار ناتھ کے چہرے پر مرکوز کر
دیں اور گرج کر بولے نادان کے کیڑے تجھے دیوی دیوتاؤں کی
شکتی پر اتنا گھمنڈ ہے بس اب بہت ہو چکا؟ آج تو اپنی گندی طاقتیں
بھی آزما لے ٹھیک ہے ذرا تیری آنکھوں کی پٹی بھی کھل جائے اگر
بعد میں تو زندہ رہے تو صرف پیدا کرنے والے کی خاطر اس کی رضا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اور خوشنودی کے لئے زندہ رہے ورنہ بہتر ہے کہ تو مر جائے۔

میں نے اونکار ناتھ کی طرف دیکھا وہ میاں صاحب کو بری طرح گھور رہا تھا اس نے میاں صاحب سے کچھ کہنا چاہا اس کے ہونٹ ہلتے رہے لیکن آواز نہ نکلی اور جب خود اونکار ناتھ کو آواز سے محروم ہو جانے کا احساس ہوتو وہ گھبرا گیا اسکی آنکھوں میں غصے کے بجائے الجھن کے تاثرات پھیل گئے وہ تلملا کر تیزی سے زمین پر جھکا مٹی کی ایک چٹکی اٹھا کر منہ کے قریب لے گیا پھر اس نے دل ہی دل میں کچھ پڑھ کر پھونکا اور مٹی میاں صاحب کی جانب پھینکی لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اونکار ناتھ کے ساتھ ساتھ میں بھی حیرت زدہ رہ گیا کیوں کہ وہ مٹی چنبیلی کے پھول میں تبدیل ہو کر میاں صاحب کے قدموں میں جا پڑی عقیدت مندوں کے ہجوم کے باوجود وہاں موت کا سا سناٹا طاری تھا ہر شخص سکتے کے عالم میں کھڑا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

اونکار ناتھ کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا دوسری طرف میاں صاحب اسے مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے تھے چنبیلی کا پھول ان کے قدموں میں پڑا تھا میاں صاحب نے پنڈت اونکار ناتھ کی سپاٹ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

پنڈت پریشان کیوں ہوتے ہو تمہیں تو بے تحاشا جنتر منتر آتے ہوں گے اپنے دل کی بھڑاس نکال لو اور کوئی حربہ آزما کر دیکھ لو۔

اونکار ناتھ میاں صاحب کا اطمینان دیکھ کر مضطرب ہو گیا ایک بار پھر اس نے حلق پھاڑ کر کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن اس کا حلق صرف کھلتا اور بند ہوتا رہا کوئی آواز سنائی نہ دی۔

غصہ آدمی کو پاگل بنا دیتا ہے پنڈت اسی وجہ سے میں نے تمہاری قوت گویائی سلب کر لی ہے میاں صاحب نے نرمی سے کہا جو کام اطمینان سے کرنے کے بجائے جلد بازی سے کیا جائے اس کا انجام ہمیشہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

خراب ہوتا ہے انسان کو ہر قدم سوچ سمجھ کر اور پھونک پھونک کر اٹھانا چاہیے تم تو پنڈت ہو مہان شکتی کے مالک۔

پنڈت اونکار ناتھ کے چہرے پر غصے اور الجھن کے تاثرات ابھرے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کوئی درندہ ہے اور اپنے شکار کو دبوچ لینے کے لئے کسی سنہرے موقع کا منتظر ہے پنڈت کی کیفیت میں کچھ دیر تک کوئی فرق نہیں آیا پھر میاں صاحب نے نرم آواز میں اسے مخاطب کیا سنو پنڈت میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ غصہ تھوک دو اور ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ اس وقت کیا کرنا چاہیے۔

جواب میں اونکار ناتھ نے منہ بنا کر زمین پر تھوک دیا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اچانک وہ پیچھے ہٹا اور ایک درخت کے قریب پہنچ گیا جو وہاں سے دس قدم دور تھا میرا خیال تھا کہ اونکار ناتھ فرار ہو جانے کے لئے پر تال رہا ہے اونکار ناتھ نے درخت کے قریب جا کر بڑی جھلاہٹ

allurdupdfnovels.blogspot.com

سے پتا توڑا اور اس کے چار ٹکڑے کر کے اسے زمین پر پھینک دیا پتے
کے ٹکڑے زمین پر گرتے ہی جو کچھ ہوا وہ مجھے ششدر کرنے کے
لئے کافی تھا پتے کے ٹکڑوں نے زمین پر گرتے ہی خونخوار نیولوں کی
صورت اختیار کر لی بڑے بڑے ہیبت ناک نیولے خطرناک انداز
میں لہراتے ہوئے میاں صاحب کی طرف بڑھ رہے تھے میں نے
میاں صاحب کے چہرے پر نظر ڈالی وہ مطمئن انداز میں مسکرا رہے
تھے نیولوں اور میاں صاحب کا فاصلہ بتدریج گھٹتا جا رہا تھا جب
نیولے میاں صاحب سے محض ایک گز کے فاصلے پر رہ گئے تو میں نے
میاں صاحب کو شہادت کی انگلی آسمان کی جانب بلند کرتے ہوئے
دیکھا دوسرے ہی لمحے چاروں نیولے ایک ہیبت ناک اور کریہہ چیخ
حلق سے نکالتے ہوئے تیزی سے فضا میں بلند ہوئے اور کچھ دور جا
کر پھر زمین پر گر پڑے اونکار ناتھ اپنے جنتر کے ہیروں کا عبرتناک

allurdupdfnovels.blogspot.com

انجام دیکھ رہا تھا اسی اثناء میں نہ جانے کہاں سے چار عقاب جھپٹ کر آئے اور نیولوں کو اپنے پنجوں میں دبا کر بڑی برق رفتاری کے ساتھ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

یا حق، یا حق، عقیدت مندوں نے یہ معجزہ دیکھ کر نعرے بلند کئے اونکار ناتھ اپنی جگہ کھڑا بید مجنوں کی طرح لرز رہا تھا جیسے طوفانی ہواؤں نے اس کا وجود لرزہ بہ اندام کر دیا ہو میاں صاحب کے چہرے سے جاہ جلال ٹپک رہا تھا ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں میں کانپ اٹھا اور عقیدت مندوں نے نظریں جھکا لیں۔

جہنمی میرا منہ کیا تک رہا ہے کچھ اور جنتر منتر تجھے یاد ہوں تو وہ بھی آزما لے اپنے بیروں کو مدد کے لئے کیوں نہیں بلاتا مردود، کبھی تو نے یہ بھی سوچا ہے کہ تجھے یہ طاقت کس نے اور کس لئے عطا کی ہے تو نے طاقت تو حاصل کر لی لیکن یہ بھول گیا کہ جس نے تجھے طاقت بخشی

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہے وہ تجھے کمزور بھی کر سکتا ہے میاں صاحب جلال کی حالت میں نصیحت کر رہے تھے اونکار ناتھ خاموش کھڑا رہا اس کے چہرے کی حالت بالکل بدل گئی تھی سرخی کی جگہ زردی نے لے لی تھی آنکھوں سے بے بسی مترشح تھی میاں صاحب چپ ہوئے تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور میاں صاحب کے قدموں میں گر پڑا اس کی نظریں میاں صاحب سے رحم وعنایت کی طلب گار تھیں میاں صاحب چند لمحے آسمان کی طرف تکتے رہے پھر ان کی حالت اعتدال پر آ گئی اور انہوں نے اونکار ناتھ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے فرمایا، آواز بند ہونے سے کچھ گھٹن محسوس ہوئی۔؟

اونکار ناتھ نے میاں صاحب کے آگے ہاتھ جوڑ لئے میاں صاحب نے مزید کہا پنڈت اگر تو خود کو بلوان سمجھتا ہے تو بلوانوں جیسی شان بھی پیدا کر انسان اور حیوان کا فرق سمجھنے کی کوشش کر، جا میں نے تجھے

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

معاف کیا دور ہو جا میری نظروں سے زندہ رہنا چاہتا ہے تو کمزوروں کے کام آنا سیکھ، میاں صاحب دیر تک اسے نصیحتیں کرتے رہے۔

میاں جی میاں صاحب کی معافی کے بعد اونکار ناتھ کی آواز دوبارہ بحال ہو گئی تھی اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا میں نے آپ کو غلط سمجھا مجھے شما کر دیجئے میاں جی۔ آپ نے صحیح اپدیش دیا ہے میں اسے سدا یاد رکھوں گا میرے من کے اندھیرے دور ہو گئے ہیں میں آپ کی کرپا کبھی نہیں بھولوں گا مجھ پر بھروسا کیجئے میاں جی۔

میاں صاحب نے زبان سے کچھ نہیں کہا صرف ہاتھ کے اشارے سے اونکار ناتھ کو چلے جانے کی ہدایت کی اونکار ناتھ نے جھک کر میاں صاحب کے قدم چھوئے اور ایک سرسری نظر میری طرف ڈالی پھر گھوم کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا میری نگاہیں دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں اس کے نظروں سے دور

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوتے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا تو میاں صاحب وہاں نہیں تھے جھونپڑی میں جا چکے تھے عقیدت مند حجرے کے دروازے پر قطار بنائے کھڑے اپنی اپنی باری کے منتظر تھے میں کچھ دیر تک عقیدت و احترام سے میاں صاحب کے حجرے کی طرف دیکھتا رہا پھر میرے قدم خود بخود حجرے کی جانب بڑھنے لگے۔ میں میاں صاحب سے ملاقات کے لئے بڑا مضطرب تھا لیکن ان تک میری رسائی نہ ہو سکی میاں صاحب کے کچھ ایسے عقیدت مند میری راہ کی دیوار بن گئے جو پہلے بھی مجھے دھتکار چکے تھے ایک شخص نے زچ ہو کر کہا آخر تو کیوں ایک نیک بزرگ کی عبادت میں خلل ڈالنے چلا آتا ہے تیری وجہ سے خواہ مخواہ میاں صاحب کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے خبردار اگر تو نے آئندہ ادھر کا رخ کیا پھر ہم سے برا کوئی نہ ہو گا۔

اس شخص کی بات سن کر میرے دل پر چوٹ لگی میری آنکھیں نمناک

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہو گئیں میں نے حجرے کی سمت آخری نظر ڈالی اور کسی سے کچھ کہے بغیر سر جھکا کر واپس آ گیا میں اب سر بسر منتشر ہو گیا تھا کبھی مجھے اس طوطے کا خیال آتا جس کے قالب میں راجکماری شیلا کی آتما قید تھی کبھی میاں صاحب کی باتیں سوچ کر میرا دل دھڑکنے لگتا غرضیکہ میرا ذہن اس وقت متضاد خیالوں اور فکروں میں الجھا ہوا تھا اسی انتشار واضطراب کی حالت میں جب میں نے مسجد میں قدم رکھا تو مولوی اشرف علی بے قراری سے میرے قریب آیا، تم کہاں چلے گئے تھے شاہد میاں مجھے خدشہ تھا کہ غصے کی حالت میں کہیں کوئی غلط قدم نہ اٹھا بیٹھو شکر ہے کہ تم صحیح سلامت واپس آ گئے میں نے تمہاری سلامتی کے لئے دو رکعت شکرانے کی منت مانی تھی تم حجرے میں چلو میں منت ادا کر کے آیا تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو۔؟

اشرف علی کے کہنے پر مجھے یاد آیا کہ میں نے مسجد سے روانگی کے وقت

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس سے کیا سلوک کیا تھا مجھے دیکھ کر اشرف علی کو نفرت سے منہ پھیر لینا چاہیے تھا لیکن اس شریف النفس شخص نے میری سلامتی کے لئے منت مانی تھی میں شرمسار اور تھکا تھکا سا حجرے میں داخل ہوا اور بستر پر گر کر سوچنے لگا میں نے اپنے لئے کسی آخری راستے کا تعین کرنا تھا لیکن ذہن ساتھ دینے کے قابل نہ تھا۔

تین روز تک میری کیفیت دیوانوں جیسی رہی بھوک پیاس غائب ہو چکی تھی میں پہروں اپنے بارے میں سوچتا دماغ پھوڑے کی مانند دکھنے لگتا تو میں آبادی سے دور ویرانے کی طرف نکل جاتا رات گئے لوٹتا اور چپ چاپ بستر میں دبک جاتا۔ اشرف علی نے میری دلجوئی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا لیکن میری حالت گرتی ہی چلی گئی میں چوتھے دن ویرانے کی خاک چھان کر مغرب کے وقت واپس پہنچا تو مسجد کے دروازے پر اکبر سے ملاقات ہوگئی وہ نماز پڑھ کر باہر نکل رہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا ہماری نگاہیں چار ہوئیں دل چاہا کہ دوڑ کر اپنے دوست کو کلیجے سے لگالوں لیکن ہمت نہیں پڑی کیونکہ میں جانتا تھا کہ اکبر مجھ سے ناراض ہے اسے کچھ باتوں پر مجھ سے شدید اختلاف تھا میں نے نظریں جھکا لیں اور کترا کر نکل جانا چاہا لیکن اکبر لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے میرے قریب آیا اور مسرت بھرے لہجے میں بولا شاہد علی تم میں نے تمہیں جانے کہاں کہاں تلاش کیا خدا کا شکر ہے کہ تم بخیر و عافیت ہو۔

اکبر کے لہجے اور طور طریق میں وہی خلوص تھا۔ وہی چاشنی اور اپنائیت تھی میں بے اختیار اس سے لپٹ گیا پھر میں اسے حجرے میں لے گیا اور دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا جہاں تک مجھے یاد ہے اس وقت میں اکبر کو اپنی بیتی سنا تا رہا میں نے اپنی تمام قلبی ذہنی الجھنوں سے اسے آگاہ کر دیا وہ حیران حیران میری عجیب و غریب سرگزشت سنتا رہا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اس کا اصرار تھا کہ میں اس کے ساتھ چلوں لیکن میں اب کہاں جاتا میں ثمینہ کو منہ دکھانے کے قابل ہی کہاں تھا میں نے گفتگو کا رخ موڑ دیا اور اکبر کو اونکار ناتھ کے بارے میں بتانے لگا آخر میں میاں صاحب کا ذکر آیا تو اکبر نے حیرت سے دریافت کیا سچ۔؟ کیا میاں صاحب پھر ظاہر ہو گئے ہیں مجھے ان کا پتہ بتاؤ میں پہلی فرصت میں ثمینہ کو لے کر ان کی قدم بوسی کے لئے جاؤں گا۔

میں نے اکبر کو میاں صاحب کا پتا بتا دیا اور دبی زبان میں میاں صاحب سے اپنی ادھوری ملاقاتوں کا ذکر کیا تو اکبر نہایت خلوص سے بولا شاہد علی خدا کرے تم اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لو میں میاں صاحب کے سلسلے میں قبل از وقت کوئی وعدہ نہیں کرتا البتہ کوشش ضرور کروں گا کہ وہ تمہیں صدق دل سے معاف کر دیں اس کے سوا میری کوئی خواہش نہیں ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے ندامت سے کہا مجھے یقین ہے میرے دوست کہ تم میرے لئے ضرور کوشش کرو گے میں بھی اب یہی چاہتا ہوں میاں صاحب سے میری صرف ایک درخواست ضرور کرنا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو راج کماری شیلا کی آتما کو آزاد کر دیں۔

اکبر علی نماز پڑھنے کے بعد واپس چلا گیا اس نے گاہے گاہے آتے رہنے کا وعدہ کیا تھا اکبر سے ملاقات نے میرے ذہن کو سکون بخشا اس رات میں نے نئے سرے سے اپنے ماضی اور حال پر غور کیا اور اپنے برے اعمال پر نظر ڈالی تو شرم سے میرا سر جھک گیا میاں صاحب کے مبارک دیدار نے میری الجھی ہوئی زندگی کی تمام گرہیں کھول دی تھیں اور میں پوری طرح تائب ہو گیا تھا رات بھر میری آنکھوں سے ندامت کے آنسو بہتے رہے مولوی اشرف علی میری یہ کیفیت دیکھ کر گھبرا گیا وہ نہ جانے کیا کیا پڑھ کر پھونکتا رہا صبح سورج

allurdupdfnovels.blogspot.com

نکلنے سے پہلے میں نے اٹھ کر غسل کیا اشرف علی کا دیا ہوا جوڑا پہنا اور
مسجد میں جا کر صدق دل سے سربہ سجود ہو گیا مجھ پر کیف و مستی کی کچھ
عجیب کیفیت طاری تھی آج ایک مدت بعد میں نے بڑی نیک نیتی
اور خلوص دل سے خدا کے حضور سجدہ کیا تھا میری آنکھیں اشک بار
تھیں میں اپنی پیشانی جائے نماز پر رگڑ رہا تھا مجھے اس عالم میں دیکھ کر
اشرف علی کو جو خوشی ہوئی وہ اس کی نظروں سے عیاں تھی۔

زندگی کے اس انقلاب نے مجھے ایک بار پھر دنیا کے ہنگاموں سے
بے نیاز کر دیا میں عبادت و ریاضت ورد وظائف اور تسبیح و درود میں اتنا
ڈوب گیا کہ مجھے کھانے پینے کا ہوش نہ رہتا میں جس راہ سے بھٹک گیا
تھا اب اس کا نشان دوبارہ پا گیا تھا میں بڑی صاف گوئی سے عرض
کروں کہ میری یہ عبادت محض توبہ کی خاطر تھی مجھے اب کسی روحانی
طاقت کی کوئی تمنا نہیں تھی میں نے سب کچھ بھول کر خود کو رب العزت

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے ذکر میں مصروف کر دیا صبح سے شام تک میں یادِ خدا میں محو رہتا اور گناہوں سے توبہ کرتا رہتا اس نئی زندگی نے مجھے روحانی مسرتوں سے سرفراز کر دیا میں دنیا سے اور دنیا والوں سے بے نیاز ہوتا گیا پنج گانہ نمازوں اور تہجد گزاری کے ساتھ ساتھ میں نے میاں صاحب کے بتائے ہوئے وظیفوں کا ورد بھی شروع کر دیا۔

تقریباً ڈیڑھ سال کالی میں گزر گیا اس عرصے میں کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جس کا تذکرہ کیا جائے البتہ ایک روز ایک بات ایسی ضرور ہوئی تھی جس سے مجھے یہ احساس ہوا کہ خداوند کریم نے میری عبادتیں کسی قدر قبول کر لی ہیں اور توبہ کے دروازے مجھ پر کھول دیئے گئے ہیں۔

مولوی اشرف علی پاس پڑوس میں رہنے والوں کی حتی المقدور خدمت کرتا رہتا تھا وہ قرآنی آیات کے تعویذ لکھ کر لوگوں کو دیا کرتا تھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

مغرب کی نماز کے بعد معصوم بچوں کو پھونکنے کا نیک کام انجام دیتا تھا اور معذور لوگوں کے لئے پانی دم کر کے بھیجتا تھا ایک روز وہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد کے صحن میں بیٹھا بچوں پر دم کر رہا تھا میں اس کے قریب ہی بیٹھا ایک وظیفے کا ورد کر رہا تھا کہ ایک عورت کی آواز میری محویت میں خلل انداز ہوئی اس نے بڑی رقت بھری آواز میں مولوی اشرف علی سے کہا مولوی صاحب خدا کے لئے کوئی ایسا تعویذ دیجئے کہ میرا بچہ بچ جائے بڑی دعاؤں کے بعد خدا نے میری گود ہری کی ہے میرا شوہر، بڑا ظالم اور شکی ہے جب سے بچہ بیمار ہوا ہے اس کا طور طریقہ پھر سے جارحانہ ہو گیا ہے وہ اکثر مجھے طلاق کی دھمکی دیتا رہتا ہے اب اس نے قسم کھائی ہے کہ اگر بچے کو کچھ ہو گیا تو مجھے گھر سے نکال دے گا میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مولوی صاحب میرے بچے کو بچا لیجئے خدانخواستہ اسے کچھ ہو گیا تو میں زندہ درگور ہو

allurdupdfnovels.blogspot.com

جاؤں گی۔

اللہ کارساز ہے بی بی، اس کی رحمتوں سے مایوسی گناہ ہے مولوی اشرف علی نے ٹھنڈی آہ بھر کر جواب دیا حکیم صاحب نے بچے کے سلسلے میں کہا کیا ہے۔؟

وہ کہتے ہیں چیچک خطرناک ہوگئی ہے یہ مر جائے گا عورت کے لہجے میں شدید کرب تھا۔

اس خلل اندازی سے میرا ذہن منتشر رہا تھا پھر جب میں نے عورت کی بات سنی تو مجھے خون کا دباؤ اپنے دماغ پر محسوس ہوا میں چپ نہ رہ سکا اور قدرے درشت لہجے میں بولا حکیم بکتا ہے قدرت تیرے بچے کو بچائے گی جا چلی جا۔

عورت پریشان تھی میری تیز آواز سن کر سہم گئی مولوی اشرف علی کو بھی میرے لہجے کی سختی سے تعجب ہوا وہ کھنکار کر دبی زبان میں بولا شاہد

allurdupdfnovels.blogspot.com

میاں یہ عورت بڑی مظلوم ہے میری درخواست ہے کہ آپ بھی اس کے حق میں دعا کریں۔

کہہ تو دیا اس کا بچہ ٹھیک ہو جائے گا اور کیا چاہتی ہے۔ میں نے دوسری بار بھی چڑ چڑے پن سے جواب دیا اور اٹھ کر حجرے میں آ گیا اور دوبارہ وظیفے میں مشغول ہو گیا مجھے نہیں معلوم یہ میں نے کیوں کہا تھا اور کس طاقت کے زیر اثر کہا تھا۔

دوسرے روز شام کے وقت وہی عورت دوبارہ آئی میں اس وقت مسجد کے دروازے کے قریب ایک چبوترے پر بیٹھا تھا عورت ایک لمحے کے لئے جھجکی پھر لپک کر اس نے میرے پیر تھام لئے اور رندھی ہوئی آواز میں بولی میاں صاحب کل آپ نے میرے بچے کے لئے دعا کی تھی آج وہ بالکل ٹھیک ہو گیا اب اس کے جسم پر چیچک کا ایک بھی دھبا نہیں ہے محلہ بھر حیران ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

مجھے عورت کی بات سن کر تعجب ہوا صرف ایک روز میں چیچک کے دانوں کا غائب ہو جانا ایک عجیب بات تھی یہ کیسے ممکن ہوا۔؟ کیا خدا نے میری زبان سے نکلی ہوئی بات کو قبولیت کی سعادت عطا کر دی اس خیال کے ذہن میں ابھرتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی میں اسی چبوترے پر سجدے میں گر پڑا میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے عورت کب واپس گئی مجھے اس کا کوئی علم نہیں البتہ جب یہ رقت انگیز کیفیت دور ہوئی تو مجھے پھر شبہ سا ہوا کہ شاید خدا نے میری زبان کی تاثیر واپس کر دی ہے۔

اس تبدیلی نے مجھے اس قدر متاثر کیا کہ میں یاد الٰہی میں پہلے سے زیادہ مشغول ہو گیا وقت کے ساتھ ساتھ عبادت کا جذبہ جنون کی حد یں چھونے لگا پہلے میں اکبر کی آمد پر تھوڑا بہت وقت نکال لیتا تھا اور کبھی کبھی مولوی اشرف علی سے کچھ دیر گفتگو کر کے یہ سوچ لیا کرتا تھا

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ میں اس دنیا میں تنہا نہیں ہوں لیکن اب اکثر ایسا ہوتا کہ اکبر آتا میرے فارغ ہونے کا منتظر رہتا لیکن مجھے مسلسل مشغول دیکھ کر واپس لوٹ جاتا اشرف علی سے بھی اب شاذ و نادر ہی گفتگو ہوتی میں ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں گم اور میاں صاحب کے ودیعت کردہ وظیفوں کے ورد میں کھویا رہتا۔

کئی مہینے اور گزر گئے میں اس عرصے میں اپنا ماضی بالکل فراموش کر چکا تھا مجھے اتنی فرصت کہاں تھی کہ پلٹ کر دیکھتا مولوی اشرف علی عشاء کی نماز کے بعد جلدی سو جانے کے عادی تھے لیکن میں آدھی آدھی رات گزر جانے کے بعد بھی جاگتا رہتا اور مختلف وظائف پڑھتا رہتا ایک روز میں رات گئے حسب معمول کسی وظیفے کا ورد کر رہا تھا کہ خوشبو کا ایک نہایت لطیف جھونکا آیا اور میرے دل و دماغ معطر کر گیا مسجد میں کوئی پھولدار درخت نہ تھا اس لئے مجھے خوشبو سونگھ کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

حیرت ہوئی یکسوئی میں خلل پیدا ہوا تو میں نے اٹھ کر حجرے کا دروازہ بند کرنا چاہا لیکن دروازے پر نظر ڈالتے ہی میں چونک پڑا راج کماری شیلا انسانی پیکر میں اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ میرے سامنے کھڑی شکایت بھری نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی یہ لمحہ میرے لئے بڑا کٹھن تھا شیلا نے ایک طویل عرصے بعد اچانک سامنے آ کر مجھے چونکا دیا تھا میں اسے دیکھ کر دنگ رہ گیا ماضی کا دھندلا دھندلا عکس اجاگر ہونے لگا میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں اتنے زور سے بند کیں کہ ان میں درد ہونے لگا اور خون کی گردش تیز ہوگئی۔

راج کماری شیلا دروازے پر کھڑی مستانہ وار مجھے دیکھے جا رہی تھی مجھے وہ لمحے یاد آئے جو میں قلعے کے ویران حصے میں راج کماری کی مضطرب روح کے ساتھ گزار چکا تھا اب وہ ایک عرصے کے بعد پھر دعوت نظارہ دے رہی تھی میں نے اپنے ذہنی انتشار پر قابو پانے کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

لئے نظریں پھیر لیں تسبیح کے دانوں پر انگلیوں کی حرکت تیز کر دی ایک طویل عرصے بعد مجھے روحانی سکون نصیب ہوا تھا اب میں کسی صورت میں اسے کھونا نہیں چاہتا تھا میرے سرکش نفس نے مجھے جن ہولناک تماشوں سے دوچار کیا تھا اب مجھے ان کے تصور سے وحشت ہوتی تھی۔

میاں صاحب سے دوبارہ ملاقات کے بعد مجھے اپنی کھوئی ہوئی منزل کا سراغ مل گیا تھا میں پلٹ کر اب ان راستوں پر نہیں جانا چاہتا تھا جہاں رسوائیاں ہی رسوائیاں تھیں آزار ہی آزار تھے۔ راج کماری کو دیکھ کر عارضی طور پر میری عبادت میں خلل پڑا لیکن پھر میں جلد ہی وظیفے کے ورد میں مشغول ہو گیا دیر تک مجھے کسی بات کا ہوش نہ رہا لیکن جب دوسری بار خوشبوؤں میں بسا ہوا ہوا کا پر کیف جھونکا مجھے پھر محسوس ہوا تو میری محویت ٹوٹ گئی میں نے حجرے کی چوکھٹ کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

جانب غصے سے دیکھا راج کماری اب بھی وہاں کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر شادابی کی جگہ اداسی نے لے لی تھی مجھے اپنی طرف متوجہ پا کر وہ مسکرائی اور مترنم آواز میں کہنے لگی پردیپ یہ میں ہوں تمہاری شیلا۔ میں کتنی دیر سے تمہارے دروازے پر کھڑی ہوں شاید تم اپنی شیلا سے ناراض ہو کیا مجھ سے کوئی بھول ہوگئی۔؟

کبھی راج کماری کی ایک مسکراہٹ میرے یقین و اعتماد کو ہلا کر رکھ دیتی اسے اپنی آغوش میں سمیٹ کر دنیا سے بہت دور چلے جانے کو جی چاہتا تھا لیکن اس وقت میری کیفیت برعکس تھی راج کماری شیلا کی روح مجھے اس وقت سراب نظر آ رہی تھی میں اس کی دلنشیں مسکراہٹ سے متاثر نہ ہو سکا اس کی مترنم آواز میرے دل کو گرما نہ سکی میں نے بے چینی اور بے زاری سے اس کی طرف دیکھا اور ہاتھ جھٹک کر اسے وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں نے زمانے کی ٹھوکروں کے بعد عشق حقیقی کا راز پا لیا تھا اب راج کماری شیلا کی بے قراری کیا حیثیت رکھتی تھی۔

میں وظیفے کے ورد میں ہمہ تن غرق تھا کہ خوشبو کا وہی نفیس اور لطیف جھونکا میری عبادت میں مخل ہوا اب میں نے پلٹ کر حجرے کے دروازے کی سمت نہیں دیکھا نظریں بند کر کے یاد الہٰی میں ڈوب جانے کی کوشش کرنے لگا میری زبان میرے ہونٹ اور دل کی ایک ایک دھڑکن وظیفے کے الفاظ کا ورد کرنے لگی تیز خوشبو میرے گرد و پیش کا احاطہ کئے ہوئے تھی میرا دماغ معطر ہو رہا تھا میں اپنے استغراق میں تھا کہ حجرے کے دروازے سے بدلی ہوئی آواز آئی خوب مگر کیا آپ ہماری طرف بھی دیکھنا پسند نہیں فرمائیں گے۔؟

اس آواز میں نہ جانے کیا سحر تھا کیسی التجا تھی کہ سرتا پا میرے جسم میں بجلی دوڑ گئی تسبیح کے دانوں پر انگلی کی گردش تھم گئی میں نے چونک کر

allurdupdfnovels.blogspot.com

آنکھیں کھولیں تو گنگ رہ گیا مجھے اپنی نگاہوں پر دھوکا ہو رہا تھا
درشہوار حجرے کی چوکھٹ پر کھڑی مجھے عقیدت مندانہ نظروں سے
دیکھ رہی تھی۔

مجھے تعجب تھا کہ راج کماری شیلا کی جگہ اچانک درشہوار نے کیسے لے لی
کہیں یہ راج کماری کی آوارہ روح کا کوئی فریب تو نہیں لیکن نہیں جو
کچھ میں دیکھ رہا تھا وہ فریب نہیں حقیقت تھی میں حیرت واستعجاب کی
تصویر بنا درشہوار کو دیکھ رہا تھا کہ اس کے یاقوتی ہونٹوں کو حرکت ہوئی
اتنی غور سے آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔؟ کیا آپ نے اپنی دری کو نہیں
پہچانا۔؟ دری تم یہاں؟ میں نے بکھرے ہوئے الفاظ میں اظہار کیا تو
درشہوار کا چہرہ کسی شگفتہ پھول کی مانند شاداب نظر آنے لگا وہ
بڑے معصوم لہجے میں بولی آپ اتنے حیرت زدہ کیوں ہیں میں تو کبھی
آپ سے دور نہیں ہوئی تھی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

حسین درشہوار کی موجودگی کا احساس اور اس کی شرگیں نظروں میں ایک پیغام محسوس کر کے مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی وہ بڑی پاکیزہ نظر آ رہی تھی میرا دل چاہا کہ بے اختیار اٹھ کر اس کی کشادہ پیشانی چوم لوں اور عاجزی کے ساتھ اپنے اس رویے کی معافی چاہوں جس نے اسے قلبی اذیت پہنچائی تھی راج کماری کے حسین فریب میں مبتلا ہو کر کتنی بار میں نے درشہوار سے بدکلامی اور اس کی دل شکنی کی تھی میں اس کے احسانات فراموش کر بیٹھا تھا میں نے اس کی قربانیوں کا کوئی صلہ نہ دیا تھا شرمندگی کے احساس کی شدت نے مجھے بے بس کر دیا تھا اور باوجود کوشش کے معذرت خواہانہ انداز اختیار کرنے پر میں قادر نہ ہو سکا چپ چاپ بیٹھا رہا تو درشہوار کے ہونٹ دوبارہ کھلے۔

میں آپ کو لینے آئی ہوں آیئے میرے ساتھ چلئے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

دری۔ میں نے مضمحل آواز میں کہا میرا دل اب دنیا کے ہنگاموں سے دور ہو گیا ہے یقین کرو اب میں اس فانی دنیا کی ہر شے سے رشتہ توڑ کر یاد خدا میں غرق ہو جانا چاہتا ہوں اب باقی زندگی توبہ استغفار میں گزارنے کا خواہش مند ہوں میاں صاحب کی ناراضگی نے کیا رنگ دکھایا، کاش میں نے تمہاری اور ابوالحسن کی نصیحت مان لی ہوتی مشوروں پر عمل کیا ہوتا تو آج اس ذلت اور رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور نہ ہوتا۔ میں نے بڑے گناہ کئے ہیں دری ان گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس وقت بہت کم ہے میرا نامہ اعمال بڑا سیاہ ہے خدا مجھے معاف کر دے بس اب میں یہی چاہتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بھی کچھ ناروا سلوک کئے ہیں میں شرمندہ ہوں دری مجھے معاف کر دو۔

درشہوار مجھے شوخ نظروں سے دیکھ کر بولی آپ مجھے کیوں گنہگار

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرتے ہیں میرا دل آپ کی طرف سے کب ناشاد ہوا البتہ آپ نے راج کماری شیلا کی روح کو ضرور دکھ پہنچایا ہے۔

بہتر ہے کہ اس کا تذکرہ نہ کرو درّی ، میں نے ندامت سے کہا جو ہو گیا اسے یاد مت دلاؤ اس ذکر سے بڑی اذیت ہوتی ہے سوچتا ہوں تو خود سے نفرت ہوتی ہے۔

راج کماری ابھی آئی تھی نا آپ کے پاس؟

ہاں میں نے ناگواری سے جواب دیا وہ غالباً ازسرِنو میری گمراہی پر مصر تھی۔

میری دعا ہے کہ اس کی بے چین روح کو قرار آ جائے۔

درشہوار نے مجھے عقیدت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا مگر راج کماری آپ کے پاس کیسے آتی تھی آپ جسے راج کماری سمجھ رہے تھے وہ تو میں تھی۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تم۔ دری تم؟ میں نے حیرت سے پوچھا تمہیں راج کماری کا بھیس بدلنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ اچھا تو تم مجھے آزمانا چاہتی تھی دیکھا میں کتنا بے اعتماد ہو گیا ہوں اب بھی میں ایک مشکوک شخص ہوں۔

نہیں نہیں۔ دری پہلو بدل کر بولی میں یہ جرات نہیں کر سکتی وہ میاں صاحب کا حکم تھا جس نے مجھے راج کماری شیلا کی شکل وصورت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا غالبا میاں صاحب کو آپ کا امتحان مقصود تھا بہر حال مجھے خوشی ہے کہ آپ اس امتحان میں پورے اترے۔

کیا؟ کیا واقعی تم میاں صاحب کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ مجھے اختلاج ہونے لگا۔

ہاں میں آپ کو لینے آئی ہوں میاں صاحب نے آپ کو یاد فرمایا ہے درشہوار نے زیر لب مسکرا کر جواب دیا۔

درشہوار کا آخری جملہ مجھ پر شادی مرگ کی کیفیت طاری کر گیا مجھے اپنی

allurdupdfnovels.blogspot.com

قوت گویا سلب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی کانوں پر اعتبار نہیں آ رہا تھا میاں صاحب اتنی جلدی مجھے معاف کر دیں گے اور قدم بوسی کے شرف سے نوازیں گے مجھے امید نہ تھی نہ جانے کتنے لمحے گزر گئے میں سکتے کے عالم میں درشہوار کی شکل دیکھتا رہا پھر میرا دل بھر آیا مجھ پر رقت طاری ہو گئی میں جہاں بیٹھا تھا وہیں سجدے میں گر گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا درشہوار میرے قریب کھڑی رہی اس نے میرے سجدہ شکر میں خلل ڈالنا مناسب نہ سمجھا جب آنسوؤں کا تار ٹوٹا اور میری حالت سنبھلی تو میں نے ایک بار پھر درشہوار کو دیکھ کر عاجزی سے پوچھا دری خدارا مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا حقیقتاً میاں صاحب نے مجھ بد بخت کو معاف کر دیا ہے یقین نہیں آتا کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

ہاں دری نے جذبات سے مغلوب ہو کر رندھی ہوئی آواز میں جواب دیا مجھے اسی لئے یہاں بھیجا گیا ہے کہ میں آپ کو ساتھ لے چلوں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

درشہوار کا جواب پا کر میں تیزی سے اٹھا باہر آ کر حوض کے پانی سے چہرے کو تازہ کیا اور درشہوار کے ساتھ ہولیا میں نے مولوی اشرف علی کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا مسجد باہر آ کر دروازے کو بھیڑا اور میاں صاحب کی قیام گاہ کی طرف تیز تیز قدم اٹھانے لگا میرے شوق کا عجیب عالم تھا دل چاہتا تھا کہ پر لگ جائیں اور میں اڑ کر جلد از جلد میاں صاحب کے قدموں تک پہنچ جاؤں راستے میں درشہوار نے مجھے بتایا کہ میاں صاحب کے دشمنوں کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے وہ نہ جانے کیا کیا بتا رہی تھی پرانی باتوں اور قصوں کو دہرا رہی تھی میں ایک نئے جذبے سے سرشار لمبے لمبے قدم اٹھا رہا تھا میں آگے قدم بڑھا رہا تھا اور اپنے مسلک یقین و اعتقاد پر جمے رہنے کے عزم کو پختہ کرتا جا رہا تھا منزل قریب آ رہی تھی اور میں اپنے باطن کو پہلے سے زیادہ پاک و صاف محسوس کر رہا تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

راستے میں ہر سو تاریکی تھی اور ہو کا عالم تھا لیکن جب میں میاں صاحب کے حجرے کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ پورا علاقہ روشن ہے میاں صاحب کے کچھ عقیدت منداس وقت بھی حجرے کے باہر موجود تھے ان کے چہرے سوگوار نظر آئے غالباوہ میاں صاحب کی تیمارداری کی تمنا لے کر وہاں پہنچے تھے میں نے اپنی رفتار تیز کر دی حجرے سے کچھ دور تھا کہ معا میری نظر ابوالحسن پر پڑی وہ حجرے سے نکل کر تیزی سے میری طرف آئے اور میرا استقبال کرتے ہوئے بولے شاہد میاں میں آپ کو رشد و ہدایت کی واپسی پر مبارک باد دیتا ہوں خدا کرے اب آپ ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔

میں جواب دینے کے بجائے آگے بڑھ کر گرمجوشی سے ابوالحسن سے بغل گیر ہوا پھر پوچھا نصیب دشمناں میاں صاحب کی طبیعت اب کیسی ہے۔؟

allurdupdfnovels.blogspot.com

فی الحال تو کوئی افاقہ نہیں نظر آتا ابھی آپ ہی کو یاد کر رہے تھے۔

میں تیز تیز قدم اٹھاتا حجرے میں داخل ہوا اس وقت کسی عقیدت مند نے میری راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہیں کی میری حالت میاں صاحب کی علالت کی خبر سن کر غیر ہو رہی تھی۔

حجرے میں داخل ہوتے ہی میرے قدم ٹھٹھک گئے میاں صاحب پلنگ پر آنکھیں بند کیے لیٹے تھے ان کے چہرے سے اضمحلال عیاں تھا وہ بہت لاغر اور کمزور نظر آ رہے تھے لیکن اس ضعف و نقاہت کے باوجود چہرے پر نور ہی نور تھا میری آنکھوں نے میاں صاحب کے ہاتھوں کو بوسہ دیا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں میں بے اختیار رو پڑا اور میاں صاحب کا ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے ملتا رہا، ابوالحسن اور درشہوار بھی حجرے میں موجود تھے مجھ پر رقت طاری تھی میں سسکیاں لے رہا تھا آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہ لیتے تھے مگر اس گریہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

ویکا ندامت وخجالت میں ایک طرح کی لذت محسوس ہوتی تھی میں ان کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دے رہا تھا کہ میاں صاحب کی نحیف آواز میرے کانوں میں گونجی شاہد علی تم آگئے مجھے یقین تھا کہ تم ایک دن ضرور واپس آؤ گے شکر ہے کہ تم پھر اسی راستے پر چل رہے ہو جو حق اور ایمان کا راستہ ہے خدا تمہارے دل کو ایمان کی روشنی سے منور کرے تم نے نفس کی سرکشی خوب دیکھ لی اور اس کا انجام بھی دیکھ لیا۔

میاں صاحب کے شفقت آمیز انداز سے میری رقت میں کمی نہ آئی ہچکیاں بندھ گئیں ابوالحسن کے اشارے پر درشہوار نے مجھے حجرے میں رکھی ہوئی صراحی سے پانی نکال کر مجھے دیا تو میرے ہوش کسی قدر ٹھکانے آئے اب آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں میں نے کانپتی ہوئی آواز میں دریافت کیا تو میاں صاحب کے ہونٹوں پر ایک مضمحل سا تبسم ابھر آیا اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرتے ہوئے بولے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

میری دعا ہے کہ خدا بھی تمہیں معاف کرے دل سے توبہ کرو دعا ضرور قبول ہوگی۔

میاں صاحب میں نے ان کا ہاتھ تھام کر عاجزی اور انکساری سے کہا جب آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو مجھے اپنے قدموں پر پڑا رہنے کی اجازت بھی عطا فرما دیں میں اپنی باقی زندگی آپ کی خدمت میں گزارنے کا آرزومند ہوں یقین کیجئے میرے لئے اس سے بڑی مسرت اور کچھ نہیں ہے۔

میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے شاہد علی۔ میاں صاحب بولے علالت اور کمزوری کے باعث اب میرا اٹھنا بیٹھنا بھی محال ہے میرے عقیدت مندوں کو تمہاری ضرورت ہے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کام پھر سنبھال لو میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

یہ میری خوش نصیبی ہوگی میاں صاحب کہ میں ضرورت مندوں کے کسی

allurdupdfnovels.blogspot.com

کام آ سکوں میں نے خوشی کے جذبے سے سرشار ہو کر جواب دیا۔
میاں صاحب کچھ دیر تک مجھے نصیحتیں کرتے رہے پھر بولے شاہد علی تم نے راج کماری کے ضمن میں کچھ دریافت نہیں کیا۔؟
میں میاں صاحب کے روئے مبارک کی طرف عقیدت مند نظروں سے دیکھ رہا تھا راج کماری کا تذکرہ سن کر میں نے خجل ہو کر نظریں جھکا لیں تو میاں صاحب نے کہا میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں نے راج کماری کی روح کو نہ صرف آزاد کر دیا ہے بلکہ اس کی بے قرار روح کے سکون کے لئے دعا کی ہے اب وہ قلعے میں نہیں ہے یقیناً اسے سکون مل گیا ہے۔
میاں صاحب سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی میاں صاحب نے کچھ دیر باتیں کیں پھر آنکھیں بند کر لیں ان پر غالباً نیند کا غلبہ طاری ہو رہا تھا میں سرک کر نیچے ہوا اور میاں صاحب کے پیر

allurdupdfnovels.blogspot.com

دبانے لگا ورشہوار نے میرے لیے بستر کا انتظام کر دیا ابوالحسن نے مجھے آرام کرنے کو کہا لیکن میں میاں صاحب کی خدمت کی سعادت سے دل بھر کر لطف اندوز ہونا چاہتا تھا کچھ دیر بعد ابوالحسن اور در شہوار چلے گئے چلتے وقت ورشہوار نے مجھے جن نظروں سے دیکھا ان میں عقیدت، محبت اور مسرت کی چمک نمایاں تھی میں نے ایک مدت کے بعد اس کے چہرے پر حوروں جیسی شادابی دیکھی تھی۔

میاں صاحب کی قدم بوسی اور رفاقت کا شرف حاصل کر کے میری زندگی متقلب ہوگئی میرا شعور بیدار اور پختہ ہوتا گیا جیسے جیسے اصل شعور یعنی عرفان الٰہی حاصل ہوتا ہے سفلی صفات ماند پڑ جاتی ہیں اور اصلی صفات اجاگر ہوتی ہیں اللہ رب العزت نے انسان کو دو ذاتوں سے نوازا ہے ذات ادنیٰ اور ذات اعلیٰ جو اپنی صفات ادنیٰ پر قابو پالیتا ہے اور ذات اعلیٰ یا صفات علوی کی طرف راغب ہوتا ہے تو اس کی

allurdupdfnovels.blogspot.com

روح قوی اور اس کا باطن منور ہو جاتا ہے فضیلتیں اس کے عقب میں چلتی ہیں یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہے کہ جو صفات اعلیٰ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں حیوانی اور شیطانی صفات ان پر غالب آ جاتی ہیں انسان کی حیثیت اس دنیا میں ایک مسافر کی سی ہے جس نے اس چند روزہ سر میں دیانت راست گوئی اور پاک بازی کا راستہ اختیار کیا اس نے اپنی دائمی زندگی کے لئے کتنے امکانات پیدا کر لئے انسان ایک صاف اور روشن قلب اور دماغ لے کر پیدا ہوتا ہے لیکن اس دنیا میں آ کر اسے زنگ لگا لیتا ہے گو اللہ راب العزت کا جمال ہمیشہ سامنے رہتا ہے مگر کتنے ہی لوگ اپنے قلب و دماغ کو جمال ربانی کی دید سے محروم کر دیتے ہیں میاں صاحب کے حکم پر میں نے اپنے شب و روز درود و مناجات، وظائف و عبادت کے لئے وقف کر دیے میاں صاحب کی دعاؤں کی بدولت میں جلد ہی پھر وہی پرانا شاہد علی

allurdupdfnovels.blogspot.com

بن چکا تھا میری زبان کی تاثیر واپس آ چکی تھی میری دعاؤں کو قبولیت کا شرف نصیب ہوتا تھا میرے ارد گرد ہمہ وقت عقیدت مندوں کا ہجوم تھا ابوالحسن اور اس کے قبیلے کے افراد میرا لحاظ کرنے لگے تھے اور درشہوار تو میرے اس انہماک و استغراق کو دیکھ کر پھولے نہ سماتی تھی۔

دن جیسے جیسے گزرتے گئے میاں صاحب کی علالت بڑھتی گئی اب انہوں نے بات چیت کرنی بھی بہت کم کر دی تھی کمزوری تشویش ناک حد تک بڑھ گئی تھی میں جتنی دیر عقیدت مندوں اور حاجت مندوں کی خدمت میں مصروف رہتا ابوالحسن اور درشہوار میاں صاحب کی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں فراغت پاتا تو وہ دونوں چلے جاتے میاں صاحب کیفیت یہ تھی کہ ہمہ وقت آنکھیں بند کیے پڑے رہتے تھے لیکن ان کے ہونٹ ہمیشہ متحرک رہتے تھے غالباً وہ اس حالت میں بھی یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے وہ بالکل ہڈیوں کا

allurdupdfnovels.blogspot.com

ڈھانچا بن گئے تھے میں نماز کے لئے کچھ دیر کو اٹھتا پھر میاں صاحب کی خدمت میں مصروف ہو جاتا کبھی جب میں میاں صاحب کی بیماری کے نتائج پر گہرائی میں غور کرتا تو مجھے جھرجھری آجاتی میں رونے لگتا پہروں بے چین رہتا اور سوچتا کہ اگر خدانخواستہ میرے اندیشے درست ثابت ہوئے تو میں بڑی سعادت سے محروم ہو جاؤں گا میں میاں صاحب کے بغیر کیا مجھ پر ان کی شفقتیں اور عنایتیں بے حساب تھیں وہ میرے لئے خضر تھے انہوں نے مجھے فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچایا تھا انہوں نے ایک مرتبہ نظروں سے پردہ کر لیا تھا تو میں بھٹک گیا تھا اب اگر وہ رخصت ہو گئے تو نہ جانے میرا کیا ہو گا۔ غرضیکہ میاں صاحب کی حالت روز بروز گرتی گئی اور میری تشویش میں اضافہ ہوتا رہا انہی دنوں قدرت نے مجھ سے ایک اور امتحان لیا ایک روز میں حسب معمول ضرورت مندوں کی خدمت میں مصروف

allurdupdfnovels.blogspot.com

تھا کہ میاں صاحب کے ایک پرانے خدمت گزار نے جو عقیدت
مندوں کو حجرے کے اندر لاتا لے جاتا تھا ایک برقع پوش خاتون کو
میرے سامنے پیش کیا ہر چند کے عورت کا چہرہ نقاب کی آڑ میں تھا
لیکن نہ جانے کیوں میرے دل میں ایک عجیب سا احساس تھا مجھے
تعجب تھا صبح سے شام تک ضرورت مندوں کا تانتا بندھا رہتا ان میں
عورتیں بھی شامل ہوتیں پھر آخر اس برقع پوش خاتون کو دیکھ کر مجھے
تعجب کیوں ہوا؟ میں چند ثانے دل و دماغ کے اس تغیر پر غور کرتا رہا
پھر خاتون سے بولا بی بی کیا پریشانی لاحق ہے تمہیں۔؟
اس سے پہلے کہ برقع پوش خاتون کوئی جواب دیتی باہر سے ایک نسوانی
چیخ کی آواز سنائی دی کسی عورت نے دیوانہ وار قہقہے لگانے شروع کر
دیئے تھے پھر اس کے بے ربط جملے میری قوت سماعت سے ٹکرائے تم
تم سب پاگل ہو............تو بکرے.......تجھے کیا گھور

allurdupdfnovels.blogspot.com

رہے.........ہا ہا ہا.........پکڑو پکڑو.........وہ بھاگ رہا ہے.........بچاؤ.........بچاؤ.........میرا بچہ.........میرا بچہ.........بول کہاں ہیں میرے بچے۔؟

باہر عورت کی چیخ پکار جاری تھی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں میں اس تغیر کی وجہ جاننے کی کوشش میں مصروف تھا کہ برقع پوش خاتون نے اپنا نقاب پلٹ دیا میرے دل پر ایک گھونسہ لگا اور تجسس بیک نظر ختم ہو گیا تمام گرہیں کھلتی چلی گئیں میں نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا لیا لیکن نظریں بدستور برقع پوش عورت کے چہرے پر مرکوز رہیں جو ثمینہ کے سوا کوئی اور نہیں تھی گناہوں کے احساس نے مجھے لرزہ براندام کر دیا میں اپنے حواس مجتمع کرنے کی فکر میں تھا کہ ثمینہ نے ادب اور سنجیدگی سے کہا میاں صاحب آج ایک پریشان عورت آپ کے در پر سوالی بن کر آئی ہے میں نے آپ کی بزرگی کے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بہت چرچے سنے ہیں لوگوں کا بیان ہے کہ کوئی سوالی اس در سے خالی ہاتھ واپس نہیں گیا ثمینہ جذباتی انداز میں کہہ رہی تھی پھر اس نے برقعے کا دامن ہاتھ سے پھیلا کر رقت بھری آواز میں کہا میں آپ کے سامنے جھولی پھیلاتی ہوں میاں صاحب میری بہن کی حالت پر رحم فرمایئے اسے اس کا ذہنی سکون واپس دلوا دیجیے اس کے لئے دعا کیجیے میری آنکھوں کے گوشے بھیگ رہے تھے اور دل و دماغ میں ہیجان برپا تھا گو رشیدہ حجرے کے اندر نہیں تھی لیکن میری آنکھیں باہر کا منظر دیکھنے کی استطاعت رکھتی تھیں میں نے آنکھیں بند کر لیں اور دیکھا رشیدہ شدت دیوانگی میں اپنے بال نوچ اور کپڑے پھاڑ رہی تھی وہ اپنے بچوں کو دردناک انداز میں آوازیں دے رہی تھی لوگوں نے اسے جکڑ رکھا تھا میں اس منظر کو دیکھ کر سر تا پا کانپ اٹھا ثمینہ نے میری خاموشی محسوس کی تو فریاد کرنے لگی میاں صاحب کیا ایک سوالی آپ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے در سے خالی جھولی لیے واپس جائے گا کیا بہن کو بھائی کی چوکھٹ سے بے نیل ومرام لوٹنا پڑے گا۔

ثمینہ میری بہن۔ میں نے بلند آواز میں کہا پھر اٹھ کھڑا ہوا میرے ساتھ آؤ۔

میں حجرے سے باہر آیا تو تمام عقیدت مندوں کے سر احترا ما جھک گئے میں نے رشیدہ پر نظر ڈالی اس کی حالت قابل رحم تھی اکبر نے اسے پوری قوت سے جکڑ رکھا تھا وہ دیوانہ وار چلا رہی تھی اور واہی تباہی بک رہی تھی قریب ہی راشد حسین بیٹھا تھا کبھی وہ بیرسٹر تھا دولت کے نشے میں اس نے مظلوموں پر ظلم توڑے تھے اور میرا پورا خاندان اس کے مظالم کا نشانہ بنے تھے لیکن آج وہی راشد حسین ایک اندھے اپاہج کی صورت میں میرے سامنے بیٹھا تھا چند لمحوں میں متضاد کیفیتیں گزر گئیں پھر میں چونکا خود میرا سر بھی جھک گیا میں نے ایک وظیفے کا

www.urdurasala.com

allurdupdfnovels.blogspot.com

ورد کیا اور آگے بڑھ کر رشیدہ پر پھونک ماری مجھے اس جلالی وظیفے کا اثر معلوم تھا لیکن دوسرے افراد محو حیرت رہ گئے۔

میرا پھونکنا تھا کہ رشیدہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور تیورا کر فرش پر الٹ گئی اور یوں تڑپنے لگی جیسے کسی مچھلی کو پانی سے نکال کر خشکی پر ڈال دیا گیا ہو بجوم انگشت بدنداں تھا لیکن اکبر اور ثمینہ بے چین نظر آتے تھے اکبر تیزی سے میری طرف بڑھا لیکن میں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا میری تمام تر توجہ رشیدہ کی طرف تھی کچھ دیر میں رشیدہ پر نظریں جمائے رہا پھر میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے میرا عمل کامیاب ہو چکا تھا میں نے خداوند کریم کا شکر ادا کیا۔

رشیدہ کی حالت اب مختلف تھی وہ اب زمین پر ساکت پڑی یوں پلکیں جھپکا رہی تھی جیسے طویل نیند سے بیدار ہوئی ہے کچھ لمحے یہی حالت رہی پھر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اپنے گرد نامحرموں کا ہجوم دیکھا تو سہم گئی پھر

allurdupdfnovels.blogspot.com

ثمینہ پر نظر پڑی تو دوڑ کر اس سے لپٹ گئی میں نے ثمینہ کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو جگمگا رہے تھے میں نے اکبر کو قریب بلا کر کہا راشد حسین کو اندر لے آؤ۔

میں کسی احساس برتری سے نہیں بلکہ بڑے انکسار و عجز سے عرض کروں کہ میاں صاحب کی برکتوں اور ان کی عنایتوں کی وجہ سے میں نے جو کچھ حاصل کیا اس سے بنی نوع انسان کے ہزاروں افراد کو فیض پہنچا چکا تھا قدرت نے میری زبان میں وہ تاثیر دی تھی کہ میں جو کہتا تھا وہ پورا ہو جاتا تھا لیکن جتنی روحانی خوشی مجھے راشد حسین اور رشیدہ کی صحت یابی سے ہوئی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے ذہن سے کوئی بوجھ اتر گیا ہو جیسے قدرت نے میرے گناہوں کا کفارہ قبول کر لیا ہو رشیدہ اور راشد حسین نے مجھ سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگی تو میں نے خلوص دل سے ان کو معاف کر دیا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اکبر کی نظریں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ثمینہ نے جاتے وقت کہا میاں صاحب میں آپ کا یہ احسان تمام عمر یاد رکھوں گی۔

ثمینہ۔تمہارے لئے میں صرف شاہد بھائی ہوں مجھے خوشی ہو گی اگر تم مجھے محض بھائی کہا کرو گی۔

بھائی صاحب ثمینہ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں اور میں نے اٹھ کر اسے سینے سے لگالیا اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پیشانی کا بوسہ لیا اسے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور پھر ضرورت مندوں کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔

میاں صاحب کی حالت تھی کہ سنبھل نہیں پا رہی تھی میں رات کو حجرے سے دور جا کر خداوند کریم کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا اور رو رو کر گڑ گڑا کر میاں صاحب کے لئے درازی عمر کی دعائیں مانگتا درشہوار مجھے سمجھاتی صبر کی تلقین کرتی لیکن نہ جانے کیوں مجھے کسی کروٹ سکون نہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

ملتا ذہن پہ ہر وقت ایک بوجھ سا رہتا ایک شب میں حجرے سے دور بیٹھا میاں صاحب کی درازی عمر کی دعائیں مانگ رہا تھا آنسو میری آنکھوں سے رواں تھے کہ درشہوار آئی جب میں نے دعا ختم کی تو اس نے کہا اس طرح رو رو کر تو آپ اپنی صحت خراب کر لیں گے کم از کم آپ کو اپنی ہزاروں ارادت مندوں کی خاطر اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے ابا جان نے بھی مجھے ہدایت کی تھی کہ میں آپ کو سمجھاؤں۔ دری۔ میں نے ایک سرد آہ بھر کر کہا ابوالحسن میرے محسن ہیں انہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی ہے تم نے بھی میرا بڑا ساتھ دیا ہے لیکن کیا کروں میاں صاحب کی بیماری دیکھ کر میری قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے نہ جانے مجھے کیا ہو جاتا ہے میں سوچتا ہوں دری! اگر خوانخواستہ میرے سر سے میاں صاحب کا سایہ اٹھ گیا تو میں کیا کروں گا میں تو کچھ بھی نہ رہوں گا خدا جانے پھر کیا ہو جائے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

صبر سے کام لیجئے۔ درّی نے مجھے سمجھاتے ہوئے محبت سے کہا میاں صاحب کی علالت نے ابا جان اور قبیلے کے دوسرے اجنہ کو بھی پریشان کر رکھا ہے خدا کو جو منظور ہے وہ پورا ہو کر رہے گا اس کے معاملات میں کون دخل دے سکتا ہے آپ اتنے ہراساں ہو گئے تو ان کا جلیل و عظیم منصب کون سنبھالے گا۔

میں سمجھتا ہوں لیکن دل نہیں مانتا میں نے بجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

درشہوار کیا کر سکتی تھی بس مجھے سمجھاتی رہی اس کی باتیں اس کی نصیحتیں دل کو لگتی تھی لیکن نہ جانے کیوں آج یہ احساس شدید ہو گیا تھا کہ میاں صاحب کا سایہ میرے سر سے اٹھنے والا ہے میں نے اپنے خیالات سے لاکھ چھٹکارا پانا چاہا لیکن دل تھا کہ اُمڈا آ رہا تھا قدرت کو ضرور کچھ منظور تھا جو میں اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا میں درشہوار سے گفتگو میں

allurdupdfnovels.blogspot.com

محو تھا کہ ابوالحسن کا ایک نائب تیزی سے دوڑتا ہوا آیا شاہد میاں میاں صاحب آپ کو یاد کر رہے ہیں۔

یہ پیغام سن کر میرے دل کو ایک دھچکا لگا۔ میاں صاحب نے گزشتہ دو تین روز سے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی مستقل بے ہوشی اور غنودگی سے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی اس کے باوجود اس وقت انہوں نے مجھے یاد کیا تھا میں لپک کر اندر کمرے میں پہنچا تو میاں صاحب کو ہوش وحواس میں پایا وہ ابوالحسن سے گفتگو کر رہے تھے اجنہ قبیلے کے کچھ بزرگ بھی ہاتھ باندھے ہوئے موجود تھے میں کمرے میں داخل ہوا تو میاں صاحب نے اجنہ کو چلے جانے کا اشارہ کیا ان کے اشارے کی تعمیل کی گئی کمرے میں میرے اور میاں صاحب کے سوا اب کوئی نہیں تھا میں نے آگے بڑھ کر میاں صاحب کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہا یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا خدا کا شکر ہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کہ آپ کی طبیعت اس وقت بہتر ہے۔

شاہد علی ۔میاں صاحب نے نہایت نحیف آواز میں کہا مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں میں جو کچھ کہوں وہ غور سے سنتے رہو۔

میں ہمہ تن گوش ہو گیا میاں صاحب کچھ توقف کے بعد بولے جو قدرت کو منظور ہو وہ ضرور پورا ہوتا ہے شاہد علی میری دعا ہے کہ تم خوش رہو اور راستی کی منزل پر قائم رہو میاں صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا میرے بیٹے ایک بات یاد رکھنا کبھی کسی کا دل دکھانے کی کوشش نہ کرنا ،دوبارہ اپنے نفس کے فریب میں نہ آنا کوئی قدم ایسا نہ اٹھانا جو خدا اور اس کے رسول کے ارشادات کے منافی ہو سن لو تم نے جو جبر کیا اور دنیا کی ترغیب وتحریص سے کنارہ کیا ہے اس کی بنا پر تم نے اپنے لئے ایک مقام بنا لیا ہے یہ زندگی چند روز کی ہے اور یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے جو شخص آزمائش کے اس مرحلے سے گزر گیا خدا

allurdupdfnovels.blogspot.com

اسے سرخرو کرتا ہے درگزر کرنے کی عادت ڈالو اس دنیا سے سب کو جانا ہے اور دوسری دنیا میں جواب دینا ہے۔

میاں صاحب کی باتیں سن کر میرا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا لیکن میں گنگ بیٹھا میاں صاحب کی باتیں سنتا رہا انہوں نے دو چار بار سانس لینے کے بعد کہا میرے پاس زیادہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے میں تم سے رخصت ہو رہا ہوں تم ایک ہوش مند شخص ہو، میں نے ابوالحسن اور دوسرے بزرگ اجنہ کو تمہارے بارے میں ضروری ہدایات کر دی ہیں ابوالحسن کا خاص طور پر خیال رکھنا وہ بڑا عالم بزرگ ہے۔

میاں صاحب! میرے صبر و ضبط کے بند ٹوٹ گئے میں مضطرب ہو کر بولا خدارا ایسی باتیں نہ کیجئے میرا دل پھٹ جائے گا میں آپ کے بغیر زندہ نہ رہ سکوں گا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں دوبارہ نہ بہک جاؤں۔

طفلانہ باتوں سے پرہیز کرو شاہد علی! میاں صاحب نے اپنے لرزتے

allurdupdfnovels.blogspot.com

ہوئے ہاتھ میرے سر پر پھیر کر جواب دیا، خدا کا بڑا احسان ہے کہ اس قادر مطلق نے مجھے تم سے کچھ کہنے کا موقع عنایت کیا میرا وقت قریب ہے شاہد علی مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واپس بلا لیا ہے تمہیں صبر وضبط سے کام لینا ہوگا شاہد علی میرے بچے میں بنی نوع انسان کی اصلاح اور خدمت اب تمہارے سپرد کرتا ہوں اس فرض میں کبھی کوتاہی نہ کرنا۔

مجھ سے ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا جاتا تھا صبر کی طاقت نہ رہی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا میری ہچکیوں کی آواز سن کر ابوالحسن اور درشہوار گھبرائے ہوئے اندر آئے اسی لمحے پنجروں میں بند پرندوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور پنجروں کے اندر پھڑ پھڑانے لگے میری نظریں میاں صاحب کے چہرے پر مرکوز تھیں میں نے میاں صاحب کے چہرے پر جلال کی کیفیتیں نمودار ہوتی دیکھیں میاں

allurdupdfnovels.blogspot.com

صاحب پنجروں کی طرف نظر اٹھا کر سخت لہجے میں بولے بدبختو، نامرادو تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا تم خدا کے قہر و غضب سے نہیں بچ سکتے تمہاری گندی روحیں ہمیشہ بے قرار رہیں گی میں تم سب کو اپنے ہمراہ لے چلوں گا، چپ ہو جاؤ۔

میاں صاحب کی آنکھوں میں سرخی تھی اور چہرے پر جاہ و جلال پرندوں نے پھڑ پھڑانا اور چیخنا بند کر دیا تھا میں بھی یہ منظر دیکھ کر چند لمحوں کے لئے حیرت زدہ رہ گیا میاں صاحب پنجروں کی طرف دیکھتے رہے پھر ابوالحسن کو مخاطب کر کے بولے ابوالحسن میں تم سے ایک اہم بات کہنا بھول گیا تھا میرے ساتھ ہی تم ان تمام پرندوں کو بھی دفن کر دینا ان پرندوں میں ان ظالم و جابر شیطان صفت اور بدکردار افراد کی روحیں مقید ہیں جنہوں نے زندگی بھر دوسروں کو پریشان کیا اور مرنے کے بعد بھی لوگوں کے لئے مصیبت بنے رہے

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں سکتے کی حالت میں میاں صاحب کی باتیں سنتا رہا رات کے کوئی ڈیڑھ بجے کا عمل تھا کمرے میں کچھ دیر سکون طاری رہا پھر میاں صاحب نے محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور ابوالحسن سے بولے ابوالحسن میں نے تمہیں جو ہدایات دی ہیں ان کا خیال رکھنا شاہد علی کی نگرانی تمہارے ذمے ہے اسے تکلیف ہوئی تو میری روح بے چین رہے گی۔

پھر انہوں درشہوار کو قریب بلایا اس نے ان کے پیٹ پر اپنا سر رکھ دیا اور ہچکیوں سے رونے لگی نہ رو میری بیٹی ،میاں صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا خدا تجھے خوش رکھے تو بڑی سعد اور نیک بچی ہے تو نے مجھے خوش کیا ہے ابوالحسن !اس کا بہت خیال رکھنا شاہد علی تم بھی اس کے بعد انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا خدا حافظ میرے بچے اور آنکھیں بند کرلیں مجھ پر ابھی سکتے کی کیفیت طاری تھی لیکن جب

allurdupdfnovels.blogspot.com

ابوالحسن نے آگے بڑھ کر میاں صاحب کے جسم پر سفید چادر ڈالی تو میں بے اختیار چلانے لگا میں دھاڑیں مار مار کر میاں صاحب کے پلنگ کی پٹی سے سر ٹکرانے لگا ابوالحسن نے لپک کر مجھے سنبھالا درشہوار نے صبر کی تلقین کی لیکن میں بہرا ہو چکا تھا۔

اس سانحے کے بعد مجھ پر سب سے پہلا اثر یہ ہوا کہ میں خود کو بے سہارا محسوس کرنے لگا میرا روشن ضمیر مرشد مجھ سے رخصت ہو گیا تھا اس کی زبان فیض ترجمان اب خاموش تھی مجھے تنہائی کا شدید احساس ہوا میں دھاڑیں مار کر رو رہا تھا میاں صاحب سے میری وابستگی تو انتہائے کمال کو پہنچ چکی تھی کسی شخص کو حضرت میاں صاحب کی مجھ سے بڑھ کر قربت حاصل نہ تھی لیکن آج رفاقت کا وہ طویل باب مکمل ہو چکا تھا ان کے دامن ولایت میں مجھے ایک تحفظ محسوس ہوتا تھا میاں صاحب کے وصال نے مجھے بے حال کر دیا میں بار بار میاں صاحب

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی سمت بھاگنے کی کوشش کرتا لیکن ابوالحسن مجھے پکڑے ہوئے تھے جب تک میں ہوش میں رہا میری دیوانگی بڑھتی رہی عجیب بات یہ تھی کہ میں میاں صاحب کی چارپائی سے ٹکرا ٹکرا کر مر جانے اور ان کی مقدس روح کے ساتھ آخرت کا سفر کرنے کا متمنی تھا میں چیخ چیخ کر ابو الحسن سے کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے چھوڑ دیں لیکن ابوالحسن مجھے گھسیٹ کر حجرے سے باہر لے آئے یہاں اجنہ قبیلے کے تمام افراد رنج وغم کی تصویر کھڑے تھے وہ سب لوگ میرے قریب آ گئے اور انہوں نے میرے ہاتھوں کا بوسہ لینا شروع کر دیا اس واقعے نے میرا اضطراب دو چند کر دیا مجھے کھڑے کھڑے ایسا محسوس ہوا جیسے میں زمین میں گڑا جا رہا ہوں ابوالحسن نے مجھے گرتا دیکھ کر سہارا دیا اس کے بعد کی کوئی بات مجھے یاد نہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

قارئین کرام اب میں اکبر حسین آفندی آپ سے مخاطب ہوں اب یہ واقعہ اس منزل پر پہنچ گیا ہے کہ میرا قلم سنبھالنا ضروری ہے میں یہ بات فرض کر دوں کہ میاں صاحب کی قدم بوسی کی سعادت دوبارہ حاصل کرنے کے بعد شاہد علی سے میری رفاقت بڑھ گئی تھی میں یہ سرگزشت جزئیات کے ساتھ کبھی نہ لکھ پاتا اگر شاہد علی گاہے گاہے مجھے اپنی قلبی کیفیت سے آگاہ نہ کرتا جب وہ دوبارہ میاں صاحب کے دربار فیض میں واپس ہوا تو اس نے کھل کر اپنی گزشتہ نادانیوں اور جذباتی کشمکش کا اظہار مجھ سے کیا تھا۔

اس بزرگ کے وصال نے جہاں دوسرے ارادت مندوں میں صف ماتم بچھادی تھی وہاں سب سے زیادہ شاہد علی کو متاثر کیا میں رات کو میاں صاحب کے وصال کی خبر پا کر وہاں پہنچ گیا تھا شاہد علی کی حالت قابل رحم تھی جب تک وہ بے ہوش رہتا پر سکون رہتا اور جیسے ہی ہوش

allurdupdfnovels.blogspot.com

میں آتا اس کی حالت مختلف ہو جاتی اٹھ اٹھ کر حجرے کی طرف بھاگنے کی کوشش کرتا رات بھر وہ اسی کربناک حالت سے دو چار رہا میاں صاحب کے وصال کی خبر صبح تک دور دور تک پھیل گئی عقیدت مند آخری دیدار اور تجہیز و تکفین کی رسوم میں حصہ لینے کی خاطر جوق در جوق جمع ہونے لگے دوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ تجہیز و تکفین کے بندوبست میں لگ گئے درشہوار کی حالت بھی نا قابل بیان تھی اس کی آنکھیں روتے روتے سوج گئی تھیں وہ چپ چاپ بیٹھی تھی جسے میں نے بے ہوشی کی حالت میں اپنے زانو پر لٹا رکھا تھا۔

میت قبرستان کے لئے روانہ ہوئی تو ایک خلقت ان بزرگ کے جنازے کے جلوس میں شامل تھی کیا ہندو کیا مسلمان سب ہی آبدیدہ تھے ہر آنکھ نم تھی ہر دل رو رہا تھا شاہد علی کو ابوالحسن نے سنبھال رکھا تھا میں جنازے کو کندھا دینے کی خاطر آگے بڑھ گیا عجیب ایمان پرور

allurdupdfnovels.blogspot.com

منظر تھا عورتیں بے نقاب روتی دھوتی جنازے کے ساتھ تھیں جیسے ان

کا کوئی قریبی رشتے داران سے چھن گیا ہو میں جلد ہی میت کو کاندھا

دینے کا فرض ادا کر کے واپس پیچھے آ گیا جہاں ابوالحسن اور اس کے

رفیق اجنہ نے شاہد علی کو سنبھال رکھا تھا مجھے حیرت تھی کہ شاہد علی اس

وقت نہ رو رہا تھا نہ دھاڑیں مار رہا تھا بس آنکھیں پھاڑے جنازے

کی طرف دیکھ رہا تھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا یوں لگ رہا تھا کہ

جیسے کوئی شخص نیند کی کیفیت میں آنکھیں کھولے رواں دواں ہو وہ

اپنے گردوپیش سے قطعاً بے نیاز تھا میں نے قریب جا کر آہستہ سے

اسے مخاطب کیا شاہد علی کیا تم جنازے کو کندھا دینے کا فرض ادا نہیں

کرو گے۔؟

شاہد علی نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے کچھ توقف کے بعد پھر کہا

شاہد علی زندگی اور موت خدا کے ہاتھ ہے تمہارا صدمہ بجا ہے لیکن مجبور

allurdupdfnovels.blogspot.com

وبے کس لوگوں کو تمہاری شدید ضرورت ہے تمہیں دوسروں کے لئے اپنی زندگی از سرنو سنوارنی ہوگی۔

شاہد علی نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہ دیا میں محسوس کر رہا تھا کہ اس کی یہ طویل خاموشی اور سکتے کی کیفیت خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے اور واقعی میرا اندازہ درست ثابت ہوا جتنی دیر تک قبرستان میں رسوم ادا ہوتی رہیں شاہد علی پر نزع کا عالم طاری رہا لوگوں نے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے مگر شاہد علی بدستور خاموش کھڑا ٹکٹکی باندھے قبر کو گھورتا رہا پھر جب واپسی کا وقت آ گیا تو شاہد علی کو ہوش آیا وہ میاں صاحب کی قبر سے چمٹ گیا وہ منظر بڑا روح فرسا تھا ابوالحسن اور میں نے بڑی مشکل سے شاہد علی کو قبر سے دور کیا لیکن شاہد علی پر دیوانگی طاری ہوگئی وہ بڑبڑا تا رہا عقیدت مندوں کے دلوں پر کیا گزر رہی تھی اس کا اندازہ ان کے چہروں سے ہو رہا تھا میں بڑی مشکلوں سے شاہد

allurdupdfnovels.blogspot.com

علی کو واپس لا سکا جب تک وہ بے ہوش نہیں ہو گیا برابر میاں صاحب کا نام لے لے کر بین کرتا رہا۔

کوئی پندرہ روز تک شاہد علی کی حالت تشویشناک رہی پھر وہ آہستہ آہستہ سنبھل گیا میاں صاحب کے حکم کی تعمیل میں اس نے نئے سرے سے حجرے کی نشست میں پابندی سے شرکت شروع کر دی البتہ ایک بات میں نے خاص طور پر محسوس کی اس نے دیوانگی کے ساتھ ساتھ ریاضت بھی شروع کر دی تھی چند ہی دنوں میں اس کے چہرے کی ہڈیاں ابھر آئی تھیں اور حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ چڑچڑا اور تنک مزاج ہو گیا تھا لوگوں کے حالات سنتے سنتے اکثر اس کی ذہنی رو بہک جاتی اور وہ انہیں برا بھلا کہنے لگتا نفرت سے دھتکار دیتا لیکن اس کی زبان میں اب بھی وہی تاثیر تھی جو کچھ اس کی زبان سے نکلتا وہ پورا ہو کر رہتا عقیدت مندوں نے شاہد علی کو اس

allurdupdfnovels.blogspot.com

رنگ میں بھی قبول کرلیا لیکن میری اور ابوالحسن کی تشویش بڑھ گئی دو
چار بار تو اس نے درشہوار کو بھی نفرت سے جھڑک دیا لیکن وہ بے چاری
بڑی خلوص اور مستعدی سے شاہد علی کی خدمت کرتی رہی۔
اب میرا زیادہ تر وقت شاہد علی کے پاس گزرتا ثمینہ، رشیدہ،
اور میرے سسر راشد حسین کو بھی شاہد علی کی ذہنی حالت پر افسوس تھا
کبھی کبھی وہ بھی اسے دیکھنے آتے اور گھڑی دو گھڑی بیٹھ کر واپس چلے
جاتے میں نے ابوالحسن کے مشورے سے دو چار اعلیٰ درجے کے
حکیموں کو بلوا کر شاہد علی کو دکھوایا ڈاکٹری علاج بھی کرایا لیکن شاہد علی
کی ذہنی کیفیت اعتدال پر نہ آسکی بلکہ اس کی چڑچڑاہٹ میں روز بروز
اضافہ ہوتا گیا مولوی اشرف علی کا بھی زیادہ تر وقت حجرے کے آس
پاس گزرتا وہ بڑے فخر اور شان سے کہتا پھرتا میاں شاہد علی میرے
ساتھ ایک عرصے تک رہ چکے ہیں مجھے ان کی دوستی اور قربت کا شرف

allurdupdfnovels.blogspot.com

حاصل ہے شاہد علی بھی اس کا بہت خیال رکھتا اشرف علی بھی اپنے دوست شاہد علی کی اس بدلتی ہوئی حالت سے بہت پریشان تھا۔

ایک روز ایسا واقعہ پیش آیا کہ ہم سب لوگ پریشان ہو گئے میں زیادہ تر حجرے میں شاہد علی کے پاس ہی بیٹھا رہتا تھا اس روز بھی میں حسب معمول چپ چاپ بیٹھا تھا کہ ایک ادھیڑ عمر کی عورت اندر آئی وہ صورت اور شکل کے اعتبار سے بڑی بھولی اور فرشتہ صفت نظر آتی تھی شاہد علی نے اپنی عادت کے مطابق اس پر ایک گہری نظر ڈالی پھر نظریں جھکا لیں میں نے عورت کو اشارہ کیا تو اس نے شاہد علی کو عقیدت مندانہ نظروں سے دیکھ کر کہا میاں صاحب میں بڑی امیدیں لے کر آپ کی چوکھٹ پر آئی ہو مجھے مایوس نہ کیجیے گا۔

کیا چاہتی ہے۔ مقصد بیان کر شاہد علی نے چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا حالانکہ وہ کچھ دیر پہلے تک بالکل نارمل تھا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

عورت ایک لمحے کو جھجکی پھر بولی میاں صاحب میری ایک ہی لڑکی ہے میں نے بڑے ارمانوں سے اس کی شادی کی تھی کچھ دنوں تک حالات ٹھیک رہے پھر میرے داماو نے نہ جانے کون سا جادو کر دیا کہ میری بیٹی مجھ سے متنفر ہوگئی پندرہ روز ہو گئے میں نے اپنی بچی کی صورت تک نہیں دیکھی اب آپ کی خدمت میں آئی ہوں دعا کیجئے کہ میرا داماد سیدھے راستے پر آجائے اور لڑکی کا دل میری طرف سے صاف ہو جائے۔

ہو سکتا ہے شاہد علی نے برا سا منہ بنا کر کہا تیری دلی مراد پوری ہو سکتی ہے مجھے رنڈیوں کا ناچ کرانا ہوگا، سمجھی۔؟

مجھے حیرت تھی کہ شاہد علی نے ایسی بات کیوں کر کہی عورت یہ جواب سن کر چونک پڑی پھر پہلو بدل کر دبی زبان میں بولی آپ روشن ضمیر ہیں میاں صاحب دلوں کا حال پڑھ سکتے ہیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

اگر میری مراد پوری ہوگئی تو شاندار مجرا کراؤں گی۔

بد بخت، حراف۔ اچانک شاہد علی کے تیور خراب ہوگئے اور اس نے عورت کی طرف حقارت سے گھور کر کہا بدکردار، نائیکہ تو اپنی لڑکی کی کمائی کھانا چاہتی ہے دفع ہو جا میرے سامنے سے مکار فریبی عورت۔

میں نے دیکھا کہ عورت کا چہرہ اچانک زرد پڑ گیا وہ مجھ سے نظریں چرا کر شاہد علی سے بولی میاں صاحب جب تک آپ میری مراد پوری نہیں کریں گے میں واپس نہیں جاؤں گی آپ کو میرا بندوبست کرنا ہوگا میاں صاحب نہیں تو میں آپ کی چوکھٹ پر جان دے دوں گی۔

میں تیرا بندوبست ضرور کروں گا، فاحشہ۔ شاہد علی نے جلالی کیفیت میں کہا جا تیری نجات موت میں ہے تجھے مر جانا چاہیے دفع ہو جا۔

شاہد علی اور عورت کی گفتگو سے میں یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ عورت کس

allurdupdfnovels.blogspot.com

قماش کی ہے مجھے یقین تھا کہ وہ آسانی سے شاہد علی کا پیچھا نہیں
چھوڑے گی لیکن اچانک وہ اٹھی اور مشینی انداز میں حجرے کے باہر
نکل گئی میں بھی دبے قدموں اٹھ کر حجرے سے باہر نکلا میں عورت کو
نیک راستے پر چلنے کی تلقین کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن مجھے اس کا
موقع نہ مل سکا عورت باہر نکل کر تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ یک لخت چکرا
کر نیچے گری اور کچھ دیر لوٹ پوٹ کر ساکت ہوگئی میں قریب گیا تو
اس کے منہ سے خون جاری تھا نبض ٹٹولنے سے معلوم ہوا کہ وہ مر چکی
ہے میں نے کچھ عقیدت مندوں کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی
سواری کا بندوبست کریں اور عورت کی لاش اس کے گھر چھوڑ آئیں۔
اس واقعے نے میری اور ابوالحسن کی تشویش میں اضافہ کر دیا شاہد علی
نے اپنی زندگی میں پہلی بار حجرے میں بیٹھ کر کسی کو موت کی بد دعا دی
تھی چنانچہ ایک دن ابوالحسن نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کچھ دنوں آرام

allurdupdfnovels.blogspot.com

کرے اور حجرے کی نشستوں میں بیٹھنا کم کر دے لیکن شاہد علی نے ابو الحسن کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہا ہم سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے پھر ہمیں چار و نا چار خاموش ہو جانا پڑا اس واقعے کے بعد پھر ایک ایسا پریشان کن واقعہ پیش آیا جس نے ہماری عقلیں خبط کر دیں شاہد علی نے ایک شب اچانک اٹھ کر میاں صاحب کی قبر کی طرف بھاگنا شروع کر دیا اور قبر سے مٹی ہٹانے لگا حسن اتفاق سے میں جاگ رہا تھا میں نے رات کے سناٹے میں ابو الحسن کو آواز دی وہ بھاگے بھاگے میرے پاس آئے میں نے انہیں ساتھ لیا اور ہم دونوں شاہد علی کے پیچھے دوڑتے ہوئے قبر پر پہنچ گئے میں نے بڑی مشکل سے شاہد علی کو پکڑا تو وہ مجھ سے زور آزمائی کرتا ہوا بولا چھوڑ دے مردود، مجھے جانے دے میں اپنے نوشہ کے پاس جا رہا ہوں دیکھ انہوں نے مجھے آواز دی ہے وہ مجھے بلا رہے ہیں۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

چیخ پکار کی آواز سن کر کچھ دوسرے اجنہ بھی وہاں آ گئے شاہد علی پاگلوں کی طرح واہی تباہی بک رہا تھا اس نے ہم لوگوں کو پہچاننے سے انکار کر دیا ابوالحسن نے موقع کی نزاکت محسوس کی تو درشہوار سے کچھ کہا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور جب واپس آئی تو اس کے ہاتھوں میں ایک گلاس تھا ابوالحسن نے شاہد علی کو زبردستی پکڑ کر گلاس کا عرق اس کے حلق میں انڈیل دیا جس کا فوری اثر ہوا شاہد علی وہیں قبر پر گر گیا اور میں اسے کاندھے پر لٹکا کر حجرے میں لایا وہ رات میں نے اور ابوالحسن نے شاہد علی کے سرہانے بیٹھ کر گزاری، دوسری صبح شاہد علی کو ہوش آیا تو اسے رات کا واقعہ یاد نہ تھا۔

اس نئی صورت حال نے ہمیں محتاط کر دیا شاہد علی پر اچانک سوتے میں اٹھ کر بھاگنے کا دورہ آئے دن پڑنے لگا چنانچہ ایک شخص رات کو شاہد علی کے پاس کمرے میں رہتا اور باہر کی نگرانی پر ابوالحسن نے اجنہ قبیلے

allurdupdfnovels.blogspot.com

کے کچھ معتبر جن تعینات کر دیے تا کہ شاہد علی کا ذہنی انتشار کوئی خطرناک صورت اختیار نہ کر لے۔

شہر کے حکیموں کے علاوہ دور دراز کے حکیموں، ڈاکٹروں کو بھی مرض کی وجہ سمجھ میں نہ آ سکی اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا البتہ شاہد علی کی ہذیانی اور جنونی کیفیت کی مدت میں قدرت نے شاہد علی کی زبان کو کچھ ایسی تاثیر عطا کر دی تھی جو شاذ و نادر ہی کسی بزرگ کو نصیب ہوئی ہو ڈیڑھ سال کی مدت میں یوں تو میں نے شاہد علی کی زبان کی تاثیر کی بے شمار کرامتیں دیکھیں اگر میں سب کو رقم کرنے بیٹھا تو ایک علیحدہ کتاب مرتب ہو جائے گی اس لئے یہاں اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف دو حیرت انگیز واقعات پر اکتفا کروں گا۔

پہلا واقعہ ایک عورت کا تھا وہ متواتر ایک ہفتے سے شاہد علی کے پاس آ رہی تھی اس عورت کے سلسلے میں مجھے شاہد علی کے رویے پر حیرت تھی

allurdupdfnovels.blogspot.com

وہ جب بھی حجرے میں آتی شاہد علی اسے دھتکار دیتا عورت مایوس ہو کر جانے لگتی تو کہتا کل آنا۔ میں تیرے لئے کچھ کروں گا۔

عورت دوسرے روز آتی تو پھر اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا، جب مسلسل تین بار عورت کو نا امید ہونا پڑا تو میرا خیال تھا اب نہیں آئے گی لیکن چوتھے دن پھر آ گئی غالباً اس کی لگن سچی تھی وہ غریب بڑی عقیدت مندی سے شاہد علی کو سلام کرتی پھر جواب میں ڈانٹ پھٹکار سن کر واپس چلی جاتی یہ سلسلہ چھ روز تک جاری رہا ایک دوبار میرے جی میں آئی کہ عورت کے سلسلے میں شاہد علی سے پوچھوں کہ آخر یہ کس مقصد سے آتی ہے اور اس غریب کو کیوں دھتکار دیا جاتا ہے لیکن مجھے اس کا موقع نہ مل سکا بہر حال ساتویں روز وہ دھن کی پکی عورت آئی اس نے حسب معمول شاہد علی کو عقیدت بھرے انداز میں سلام کیا اور بڑی عاجزی سے بولی میاں صاحب میں تمام زندگی آپ

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی قدم بوسی کو حاضر ہوتی رہوں گی لیکن جس کام کے لیے اتنے دنوں سے چکر لگا رہی ہوں آج اس کا آخری دن ہے۔

عورت نے ابھی کھل کر اپنا مقصد بیان نہیں کیا تھا میں نے شاہد علی کی سمت دیکھا وہ آنکھیں بند کیے مراقبے میں تھا دیر تک یہی کیفیت رہی پھر اس نے آنکھیں کھول کر عورت کو غور سے دیکھا اور کہا تیرا جذبہ سچا ہے جا تیری مراد پوری ہوگی حکم مل جائے گا اندھیرا دور ہو جائے گا وہ بدبخت سامنے آجائے گا جس نے اپنا منہ کالا کیا تھا۔

عورت نے شکر گزاری سے شاہد علی کی طرف دیکھا اور ادب سے سلام کر کے باہر چلی گئی میرے تجسس میں اضافہ ہو گیا میں نے حجرے سے باہر جا کر عورت کو روکا اور صورت حال دریافت کی تو وہ دبی زبان سے بولی بھائی کل صبح میرے اکلوتے لڑکے کو پھانسی دی جانے والی ہے اس پر ایک لڑکی کے ساتھ ملوث ہونے اور اسے قتل کرنے کا جرم

allurdupdfnovels.blogspot.com

ثابت ہو چکا ہے ساری شہادتیں اس کے خلاف دی گئی ہیں۔

تمہیں پورا یقین ہے کہ تمہارا بیٹا بے گناہ ہے۔؟

عورت ایک سرد آہ بھر کر بولی دلوں کے حال خدا بہتر جانتا ہے اس نے مجھ سے یہی کہا ہے کہ اسے زبردستی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے مجھے یقین ہے کہ وہ مجرم نہیں ہے میں ایک بے سہارا عورت ہوں میاں صاحب کے سوا میرا کوئی پرسان حال نہیں۔

عورت تو چلی گئی لیکن میری تشویش دو چند ہو گئی مجھے دوسرے دن کا انتظار تھا اور دوسرے دن عورت دن چڑھے آئی تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا آج وہ تنہا نہیں تھی اس کے ساتھ ستائیس اٹھائیس سال کا ایک نوجوان تھا عورت نے آتے ہی شاہد علی کے پاؤں پکڑ لئے پھر لڑکے کو اشارہ کیا اس نے بھی بڑھ کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا میرا خیال تھا کہ شاہد علی اس عورت سے تازہ حالات دریافت کرے گا

allurdupdfnovels.blogspot.com

لیکن ایسا نہیں ہوا اس نے بڑی بے نیازی سے ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا جاؤ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔

میں نے باہر نکل کر عورت سے معاملے کی نوعیت دریافت کی تو اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا یہی وہ بچہ ہے جسے آج پھانسی دی جانے والی تھی لیکن میاں صاحب کے کہنے کے مطابق عین اس وقت اصل قاتل نے سامنے آ کر جرم کا اقرار کر لیا جب میرے بچے کو کلمہ طیبہ پڑھایا جا چکا تھا اور جلاد تختہ ہٹانے کے لئے ایک اشارے کا منتظر تھا یہ تو ایک بہت بڑی کرامت ہے۔

دوسرا واقعہ اپنی مثال آپ ہے اس میں شاہد علی نے ایک سائل کو ایک ہی وقت میں دو مختلف طاقتوں سے دوچار کر دیا تھا، ایک بااثر اور صاحب ثروت شخص نے ہر طرف سے مایوس ہو کر شاہد علی کی چوکھٹ تھام لی پہلی بار جب میں نے اسے حجرے میں دیکھا تو یہ محسوس کیے

allurdupdfnovels.blogspot.com

بغیر نہ رہ سکا کہ یہ مجبور ہو کر یہاں تک آ گیا ہے ورنہ اس ماحول میں شاہد یا اپنے کسی نوکر کی موجودگی بھی برداشت نہ کر سکتا تھا شاہد علی کو سلام کرتے وقت اس کے انداز سے رعونت اور بیزاری عیاں تھی شاہد علی نے عادت کے مطابق سوٹ بوٹ والے امیر و کبیر شخص پر ایک نظر ڈالی پھر نظریں جھکا لیں مالدار آدمی نے بولنے کے لئے منہ کھولا تو میں نے اشارے سے منع کر دیا ان دنوں شاہد علی کچھ زیادہ ہی چڑچڑا ہو گیا تھا بات بات پر گالیاں دینا شروع کر دیتا آنے والا اگر اپنا دکھ بیان کرنا شروع کرتا تو وہ اسے بڑی حقارت سے دھتکار دیتا چنانچہ حجرے میں داخل ہونے سے پیشتر ضرورت مندوں کو تاکید کر دی جاتی کہ خاموشی سے سلام کریں اور جب تک شاہد علی کی اجازت نہ ہو منہ نہ کھولیں یہی بات اس نئے آدمی سے بھی کہی گئی تھی لیکن وہ شخص جو تمام زندگی دوسروں پر حکم چلانے کا عادی ہو بھلا دوسرے کے حکم پر

allurdupdfnovels.blogspot.com

کس طرح چلتا غرض کہ جب میں نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تو اس کے چہرے کی خشونت میں مزید اضافہ ہو گیا اس نے مجھے نفرت سے گھورا اور شاہد علی کی طرف متوجہ ہو کر بول پڑا جناب میں ایک ضرورت کے تحت یہاں تک آ گیا ہوں۔

اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ کہتا شاہد علی کے چہرے پر جھلاہٹ نمودار ہوئی وہ مراقبے سے سر اٹھا کر غصے سے بولا مردود، حرام زادے یہ فقیروں کی جھونپڑی ہے تیرے باوا کی جاگیر نہیں دولت پر غرور کرتا ہے بدبخت بے ایمان۔

مالدار شخص اس سخت کلامی کا متحمل نہ ہو سکا وہ تذبذب کی حالت سے دوچار ہو گیا شاہد علی نے کہا تو کیا بتائے گا گندے کتے میں جانتا ہوں کہ تو یہاں کیوں آیا ہے خود غرض تیری بچی کی آنکھیں ضائع ہو گئی ہیں اس کی شادی نہیں ہو رہی ہے تو مجھے خریدنے آیا ہے۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

تف ہے تجھ پر۔ شاہد علی کا جلال دیکھنے کے قابل تھا وہ بڑی برہمی سے بولا تو یہاں بھی سودے بازی کی نیت سے آیا ہے کم بخت جا تیری لڑکی کی بینائی تیرے گھر پہنچنے تک واپس آ جائے گی اس کی شادی کر دے اور اگر تو نے خود کو نہ بدلا تو یاد رکھ نحوستیں تجھے گھیر لیں گی تو نے لوگوں کو پریشان کر دیا اب خود پریشان ہو کر دیکھ جا دور ہو جا میری نظروں سے۔

مالدار شخص تیزی سے باہر نکل گیا میں نے اس شخص کے بارے میں درشہوار سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اس کے پاس دولت کی افراط ہے شاہد علی نے جو کہا تھا وہ پورا ہوا اس نے اپنی لڑکی کی بینائی ٹھیک ہو جانے کے بعد ایک شاندار جشن کا اہتمام کیا بڑی دھوم دھام سے اس کی شادی کی مگر شادی کے ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی کاروباری حالت خراب ہونے لگی اور کچھ عرصے بعد وہ دربدر خاک

allurdupdfnovels.blogspot.com

چھپانے پر مجبور ہو گیا جو کچھ اس کے پاس تھا وہ ریت کے ڈھیر کی
طرح کسی طوفانی ریلے میں غائب ہو گیا۔

اس قسم کی بے شمار کرامتیں ہیں جو میرے سامنے پیش آئیں اب میں
تسلسل برقرار رکھنے کے لئے اصل سرگزشت کی طرف آتا ہوں۔

اس رات میں ابوالحسن کے ساتھ حجرے سے باہر بیٹھا ہوا باتیں کر رہا
تھا ابوالحسن کے دوسرے ساتھی اجنہ حجرے کی نگرانی پر مامور تھے
درشہوار اندر شاہد علی کے پاس تھی رات کے کوئی ساڑھے بارہ ایک کا
عمل ہو گا جب درشہوار حجرے سے باہر آئی تو اس نے ابوالحسن کو بتایا
کہ شاہد علی اس وقت پرسکون نیند سو رہا ہے اس خبر سے ہم سب کے
چہرے شگفتہ ہوئے اس لئے کہ گزشتہ تین چار راتوں سے شاہد علی
ایک لمحے کے لئے بھی سویا نہیں تھا درشہوار یہ جانفزا مژدہ سنا کر اندر گئی
تو میں نے شکر ادا کیا لیکن ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ وہ دوبارہ

allurdupdfnovels.blogspot.com

بوکھلائی ہوئی باہر آئی باوا جان اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں ابو الحسن سے کہا وہ اپنے کمرے سے غائب ہیں میں نے ہر جگہ تلاش کیا لیکن نہیں پتا نہ چلا۔

میں اور ابوالحسن بوکھلا کر کھڑے ہو گئے حجرے میں اچھی طرح دیکھنے کے بعد قرب و جوار میں بھاگ دوڑ شروع ہوئی لیکن شاہد علی کا کوئی سراغ نہ ملا ابوالحسن نے اپنے اجنہ سے دریافت کیا جو نگرانی پر مامور تھے لیکن وہ بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہ دے سکے میں دنگ رہ گیا تھا کہ شاہد علی کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا اس کا اجنہ تک کی نظروں سے غائب ہو جانا ناقابل فہم تھا۔!

دوسرے روز جب عقیدت مندوں کو شاہد علی کے غائب ہونے کا علم ہوا تو ہر طرف افراتفری پھیل گئی ہر شخص اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا شہر کا کونا کونا چھان مارا لیکن شاہد علی کو نہ ملنا تھا نہ ملا۔

allurdupdfnovels.blogspot.com

قارئین کرام! ان واقعات کو ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن آج بھی جب شاہد علی کی یاد آتی ہے تو دل تڑپ اٹھتا ہے میں خود بھی اب عمر کی اس منزل میں ہوں جہاں کسی بھی وقت خالق حقیقی کی طرف سے بلاوا آ سکتا ہے یہ عبرت ناک سرگزشت رقم کرتے وقت مجھے ہر لمحے یہ خیال رہا ہے کہ جو مافوق الفطرت واقعات میرے علم اور تجربے میں آئے ہیں انہیں لوگوں کے سامنے پیش کر دوں مجھے پتا نہیں کہ میں یہ سرگزشت بیان کرنے کی اصل وجہ لوگوں تک منتقل کر پایا ہوں یا نہیں یہ بہت نازک موضوع ہے اور لکھنے لکھانے کے مشکل کام سے میرا کبھی واسطہ نہیں رہا تھا بہر حال میں نے ان بے ترتیب واقعات میں جگہ جگہ اصل روح اور تنبیہ و نصیحت کا خیال رکھا ہے۔

اس کے بعد میں نے شاہد علی کو نہیں دیکھا بہت سے خیالات دل میں آتے ہیں کبھی سوچتا ہوں ممکن ہے میاں صاحب نے میرے دوست

allurdupdfnovels.blogspot.com

کی حالت پر ترس کھا کر اسے اپنے پاس بلا لیا ہو۔

ختم شد

www.urdurasala.com